بسم الله الرحمن الرحيم

القول المبين

في اثبات

التراويح العشرين

الجزء الاول

والرد على

الألباني المسكين

من تاليفات

العبد المذنب خادم التوحيد والسنة

خان بادشاه بن شاندي قل بن مسعود بن محمود غفر لهم الله الودود

ساكن اوچت كرم مجنى تحصيل على زي من مضافات كوهاٹ الباكستان

ص ب ١٨٢١ / 1821 حالا نزيل دولة قطر تلفون: ٤٨١٤٣٤٥ / 4814345



بسم اللہ الرحمن الرحیم

القول المبين

في اثبات

التراويح العشرين

والرد على

الالباني المسكين

من تاليفات

العبد المذنب خادم التوحيد والسنه

خان بادشاه بن شاندی قل بن مسعود بن محمود غفر لهم الله الودود

ساكن اوچت كرم ايجنسى تحصيل على زئى من مضافات كوهات الباكستان

[illegible] دولة قطر

تلفون ٤٣٠٣٥٩ 430359

Scanned by PDF

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ الامام العلامة وحید العصر صاحب الفهم الباهر قامع الشرک والبدعة مفتی دارالعلوم دیوبند الحضرة الشیخ مولنا کفیل الرحمن حفظه الرحمن من المصائب مادام الملوان علی القول المبین

تعریبه قرا الاحقر بعمیق النظر تالیف مولنا خان بادشاه زید مجده فی اثبات التراویح العشرین والوتر ثلاث رکعات و رد المخالفین الالبانی وغیره و هو تحقیق علمی و قابل قدر و صفات و هو مزین بالمراجع المستنده وبعد قراءة الکتاب یقال بدون ای مبالغة بان مثل هذا الکتاب الجامع المکسر لاسنان المخالفین فی هذا الموضوع فلا اقل مامر امام نظری فی هذا القرن وان مولف هذا الکتاب من المقلدین عموما ومن الاحناف خصوصا مستحق الشکر و التهنیة علی فرض الکفایة وان الله سبحانه یجازیه بهذه الخدمة الدینیه احسن الجزاء وان لم تکن للمؤلف المحترم تالیفات سوی هذا التالیف هویکفی لا ظهار تحقیقه العلمی و سعة علمه و مطالعته ' التوقیع للحضرة مولنا کفیل الرحمن ۲۴ / ۵ / ۱۴۱۳

تقریظ

تقریظ : احقر نے جناب مولنا خان بادشاہ زید کی انتہائی قابل قدر اور بیش قیمت علمی تحقیق اور مستند حوالوں سے مزین تالیف بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر کے اثبات اور مخالفین البانی وغیرہ کے ابطال میں دلچسپی سے پڑھی کتاب کے مطالعہ کے بعد کسی مبالغہ کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ صدی میں اب تک اس موضوع پر اتنا مکمل جامع اور مخالفین کو دندان شکن جوابات پر مشتمل تالیف کم از کم میری نظر سے نہیں گذری مولف کتاب مقلدین کے جانب سے عموماً اور احناف کی طرف سے خصوصاً اس فرض کفایہ کی ادائیگی پر مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ اس عظیم دینی خدمت کے بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے آمین۔

اگر مولف محترم کی دیگر تالیفات نہ بھی ہو یہ کتاب ان کی عرق ریزی علمی کاوش اور وسعت علم و مطالعہ کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

(دستخط حضرت مولنا کفیل الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۴ / ۵ / ۱۴۱۳ھ)



وكنب الشيخ الموصوف المذكور فى المكتوب الثانى

تعريبه : محترمى ومكرمى الحضرة مولنا خان بادشاه زيد مجدكم

السلام علكيم رحمه الله وبركاته

قد وصل الى المكتوب فى حب التقريظ ' والله شاهد بانى ما فعلت المبالغة فى التقريظ بل الحقيقة بان مساعيك قابلة للصفات هذا كتاب كامل و مدلل للاحناف و مسكت للمخالفين و جواب محير يجازيك الله سبحانه من جميعنا احسن الجزاء

التوقيع المحضرة الشيخ مولنا كفيل الرحمن ۱۴ اينائر ۱۹۹۴ء

حضرت مولنا مفتی کفیل الرحمٰن نے دوسرے خط میں فرمایا تھا

۲ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ ' محترمی و مکرمی حضرت مولنا خان بادشاہ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

مکتوب گرامی تقریظ کی پسندیدگی کے سلسلہ میں موصول ہوا اللہ شاہد ہے کہ میں نے تقریظ میں کسی مبالغہ سے کام نہیں لیا بلکہ واقعی آپکی کوشش ستائش کی قابل اور احناف کے لئے ایک مکمل و مدلل دستاویز اور مخالفین کے حق میں مسکت اور حیران کن جواب ہے اللہ تعالیٰ آپکو ہم سب کی طرف سے جزا خیر عطا فرمائے۔

(دستخط حضرت مولنا کفیل الرحمٰن ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء)



اعلم ایھا الاخ الکریم ان الشیخ محمد ناصر الدین البانی اجتراء جرأة عظیمة حیث الف رسالة صغیرة فی دریقات وقال فیھا ان عدد التراویح عشرین رکعة بدعة ضلالة وقلد فی ھذا الاطلاق للصنعانی صاحب سبل السلام المتوفی ۱۱۸۲ھ - وللمبارکفوری صاحب تحفة الاحوذی المتوفی ۱۳۵۳ھ وقد خالف البانی عن الخلفاء راشدین المھدیین وعن المذاھب الاربعة المتبوعة وعن جمیع فقھاء ائمة الدین ولن یقدر الالبانی ان یأتی بقول واحد عن التابعین وعن ائمة المذھب الاربعة المتبوعة وعن ائمة الدین لتائید دعواہ لکن لاعجب علی البانی لانہ اقد من ناقد الرجال و حافظ الاحادیث و فقیہ من الفقھاء یکون محفوظا عن ردودہ ومطاعنہ انا اسئل عن القاری الکریم ان یطالع الکتاب عن الابتداء الی الانتھاء حتی یعلم بحقیقة الحال .... وان یعرف الرجال بالاقوال ولا یعرف الاقوال بالرجال ...

"من المؤلف"

اے میرے محترم بھائی کہ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ اس نے چھوٹا رسالہ لکھا جس میں تحریر کیا ہے کہ بیس تراویح بدعت اور گمراہی ہے اور اس میں صنعانی مؤلف سبل السلام متوفی ۱۱۸۲ھ اور مبارکفوری مؤلف تحفۃ الاحوذی متوفی ۱۳۵۳ھ کی تقلید کی ہے اور البانی نے خلفاء راشدین جو ہدایت پر ہیں اور چار مذاہب متبوعہ اور تمام فقہاء آئمہ دین کی خلاف کی ہے اور البانی کی قیامت تک طاقت نہیں کہ ایک قول تابعی کا یا ایک امام کا چار آئمہ سے یا آئمہ دین سے کسی کا، اپنے تائید کے لئے پیش کر سکے لیکن البانی پر تعجب نہیں کیونکہ بہت کم ناقد الرجال اور حافظ الاحادیث اور فقیہہ آئمہ فقہاء سے اس کے ردّ اور مطاعن سے محفوظ ہوگا اور میں قاری کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ابتداء سے لے کر آخیر تک کتاب کا مطالعہ کریں تاکہ وہ حقیقت حال پہچان لیں اور آدمیوں کو اقوال سے پہچان لیں نہ کہ اقوال کو آدمیوں سے۔ (از مصنف)

تقریظ الامام المحقق الحجۃ الثبت شیخ القرآن و الحدیث مرشدی و مرشد العلماء مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ الغافر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

الحمد للہ وکفٰی والسلام علی سیدنا محمدن المصطفٰی وعلی آلہ وصحبہ البررۃ التقی

اما بعد

فقد سردت النظر علی رسالۃ الفاضل المحقق المولوی خان بادشاہ فیما کتب فی رسالۃ رکعات التراویح والوتر فوجدتہا کافیۃ مشتملۃ علی الادلۃ فی ھٰذہ المسئلۃ وتحقیق انیق جامعۃ لفنون من سرد الاحادیث وتنقید الرواۃ و مذاہب الائمۃ المتبوعۃ رحمہم اللہ تعالٰی فقد افحم الخصم و بیّن المنھج الاقوم وازال شبہات فلا مجال لمنکر الا معاند جاھل ومتشبث بالباطل و مزخرفات کاسدۃ ۔

یہ تقریظ حضرت امام محقق حجت اور ثبت شیخ القرآن والحدیث مرشدی اور مرشد العلماء مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے (جس کی روح مبارک ۲۹ مارچ ۱۹۸۷ء میں جسد عنصری سے عالم بالا کو پرواز کر گئی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو جنت الفردوس نصیب فرماوے آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ تمام تعریفیں الوہیت والی اس ذات کے لئے ہیں جو کافی ہے (تمام عالم کے لئے) اور نزول رحمت ہو ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل اور نیک پرہیزگار صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے میں کہتا ہوں ۔

کہ میں نے فاضل محقق مولوی خان بادشاہ کے رسالہ پر نظر ڈالی جو تراویح اور وتر میں لکھا ہے تو میں نے اس رسالہ کو اس مسئلہ میں عجیب تحقیق اور دلائل پر مشتمل پایا اور یہ رسالہ احادیث اور راویوں کی تنقید اور مذاہب متبوعہ ائمہ رحمہم اللہ کے لیے جامع ہے ۔ اور خصم کو خاموش کیا ہے اور صحیح طریقہ بتایا اور شبہات کا ازالہ کر دیا ہے ۔ اور منکر کیلئے کوئی گنجائش نہیں کہ انکار کرے ۔ البتہ اگر انکار کرنے والا جاہل ۔ اور باطل اور جھوٹی چیزوں سے تمسک کرنے والا ہو تو وہ انکار کریگا

واسئل الله سبحانه ان يجعلها منيفة لمن يشاء الهداية والحق
ويوفق الله سبحانه للمؤلف نصرة الحق ورد الباطل وخدمة العلم
واشاعة التوحيد والسنة ورد الشرك والبدعة ويجعلنا ممن
اقاموا بذلك وتوفنا مسلمين ان ولى الله الذى نزل الكتاب وهو
يتولى الصالحين وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى اله واصحابه اجمعين

انا الاحقر محمد طاهر عفى الله عنه نزيل قطر يوم الخميس
۲۱ جمادی اولی سنه ۱۴۰۶ھ الموافق ۳۱ ینایر سنه ۱۹۸۶ء

میں اللہ تعالٰی سے سوال کرتا ہوں کہ یہ رسالہ خوبصورت ان لوگوں کو بنائے جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت اور حق دینا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصنف کو حق کی نصرت اور باطل کی تردید اور خدمت علم اور توحید اور سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ہم کو ان لوگوں سے بنائے جو اس راستہ پر قائم رہیں گے اور ہم کو اسلام کی حالت پر وفات دے۔ اور ہمارا ولی وہ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور یہی نیک لوگوں کا ولی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو بہترین مخلوق پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور آپ کی آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

انا الاحقر محمد طاہر عفی اللہ عنہ نزیل دولۃ قطر بروز جمعرات ۲۱ جمادی اولی
۱۴۰۶ھ موافق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان
وانزل لھدایتھم الفرقان فی شھر رمضان
والصلوٰۃ والسلام علی محمد ن البعوث الی الانس والجان
الذی سن لنا قیام رمضان وامرنا باتباع سنتہ و
سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین الی یوم الدین۔

اما بعد

یقول العبد المذنب ابو منیب الرحمٰن خان بادشاہ بن شاندی قل
بن مسعود بن محمود عفر اللہ لھم الودود۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تمام تعریفیں الوہیت کی اس ذات کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔
اور ماہ رمضان میں ان کی ہدایت کے لئے قرآن کو نازل فرمایا۔
اور نزول رحمت اور سلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو جن اور انسان کے لئے بھیجا گیا ہے۔
اور جس نے ہمارے لئے قیام رمضان سنت طریقہ بنایا اور ہم کو آپ کی سنت اور خلفاء راشدین جو
ھدایت یافتہ ہیں کی سنت کی پیروی کا امر فرمایا۔
اور صلوٰۃ اور سلام ہو آپ کے آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر یوم قیامت تک۔

صلوٰۃ وسلام کے بعد

کہتا ہے بندہ گنہگار ابو منیب الرحمٰن خان بادشاہ بن شاندی گل
بن مسعود بن محمود اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔



وكان يخطر ببالي من زمان بان اؤلف كتابا في بيان التراويح بانها عشرون ركعة والوتر ثلاث ركعات وهي ثابتة من الاحاديث الصحيحة ومن سنن الخلفاء الراشدين المهديين واقر بها الائمة المجتهدون من المذاهب الاربعة المتبوعة وعمل بها الفقهاء المحققون من الاحناف والشوافع والحنابلة والمالكية لكني اقدم رجلا واؤخر اخرى لان آثار العلوم قد اندرست وابصار بعض الناس قد طمست لانهم لا يعرفون الرجال بالاقوال بل يعرفون الاقوال بالرجال فاستخرت الله سبحانه فالقى في قلبي نورا وضياء فالفت بحمد الله سبحانه كتابا نفيسا بحيث يروق

میرے دل میں پہلے سے یہ خیال تھا کہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پر ایک کتاب لکھوں جس میں یہ ثابت کروں کہ یہ صحیح احادیث اور سنن خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور اس پر چار مذاہب کے ائمہ مجتہدین نے اقرار کیا ہے اور اس پر فقہاء محققین احناف اور شوافع اور حنابلہ اور مالکیہ تمام نے عمل کیا ہے لیکن میں قدم آگے کرتا دوسرے کو پیچھے کر لیتا کیونکہ علم کے آثار مٹ گئے ہیں اور بعض لوگوں کی آنکھیں بے نور ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ لوگوں کو باتوں سے نہیں پہچانتے بلکہ باتوں کو آدمیوں سے پہچانتے ہیں (آدمی بڑا ہو بات جس طرح کرے قبول ہوگی آدمی غریب اور فقیر ہو بات جیسی اچھی کرے قابل قبول نہیں ہوگی)

تو میں نے استخارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں نور اور روشنی ڈالی تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں نے ایک ایسی نفیس اور عمدہ کتاب لکھی کہ

النواظر و يعجب الخواطر و تنشط به قلوب العارفين و تتزلزل به قلوب الملزمين على الراكعين الساجدين القائمين في شهر رمضان بالتراويح العشرين ۔

اذا استثقلت المضاجع بالطاعنين، وجعلته على بابين اما الباب الاول فهو مشتمل على خمسة فصول وتكملة و خاتمة ۔

اما الفصل الاول ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة وهي ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين

اما الفصل الثاني ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الاحناف رحمهم الله تعالى

اما الفصل الثالث ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الشوافع رحمهم الله تعالى

اما الفصل الرابع ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الحنابلة رحمهم الله تعالى

اما الفصل الخامس ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند محققي المالكية رحمهم الله تعالى ۔

لوگوں کی نظروں کو خوش کرے گی اور دلوں کو تعجب میں ڈالدے گی اور جاننے والے کے دل اس کتاب سے خوش ہوجائیں گے اور جو ان لوگوں پر الزامات لگاتے ہیں جو ماہِ رمضان میں بیس رکعات تراویح میں سجدے اور رکوع کرتے ہیں تو ان کے دل اس کتاب سے ہل جائیں گے جبکہ الزام لگانے لیٹنے سے تھک جاتے ہیں ۔

تو میں نے اس کتاب کو دو بابوں پر مشتمل کیا ہے ۔

پہلا باب پانچ فصلوں اور ایک تکملہ اور خاتمہ پر مشتمل ہے ۔

- فصل اوّل بیس تراویح کے بیان میں ہے کہ یہ سنن خلفاء راشدین مہدیین سے ثابت ہیں ۔
- فصل دوم بیس تراویح کے بیان میں ہے ۔ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
- فصل سوم بیس تراویح کے بیان میں ہے ۔ شوافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
- فصل چہارم بیس تراویح کے بیان میں ہے ۔ حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
- فصل پنجم بیس تراویح کے بیان میں ہے مالکیہ محققین کے نزدیک (رحمہم اللہ تعالیٰ)

٥ اما التكملة ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند جمهور العلماء رحمهم الله تعالى
٥ اما الخاتمة ففي الاجوبة عن مستدلات المنكرين الملزمين على القائمين بالتراويح العشرين .

اما الباب الثاني فهو ايضاً مشتمل على خمسة فصول وتكملة وخاتمة وتبصرة

٥ اما الفصل الاول ففي بيان الوتر بانها ثلاث ركعات وهي ثابتة من الاحاديث الصحيحة
٥ اما الفصل الثاني ففي بيان الوتر عند الاحناف رحمهم الله تعالى -
٥ اما الفصل الثالث ففي بيان الوتر عند الشوافع رحمهم الله تعالى -
٥ اما الفصل الرابع ففي بيان الوتر عند الحنابلة رحمهم الله تعالى -
٥ اما الفصل الخامس ففي بيان الوتر عند المالكية رحمهم الله تعالى
٥ اما التكملة ففي بيان الوتر الاتفاقي عند جميع الائمة المذاهب المتبوعة -
٥ اما الخاتمة ففي بيان الاجوبة عن مستدلات المنكرين
٥ اما التبصرة ففي مزعومات الباني

و بالله استعين و بامداده يظهر الحق و يبين

---

٥ اور تکملہ بیس تراویح کے بیان میں ہے جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ خاتمہ جوابات میں ہے منکرین کے ان الزامات سے جو بیس تراویح پڑھنے والوں پر لگاتے ہیں ۔
٥ باب دوم بھی پانچ فصول اور ایک تکملہ اور ایک خاتمہ اور ایک تبصرہ پر مشتمل ہے ۔
٥ فصل اول وتر کے بیان میں ہے کہ تین رکعات وتر صحیح احادیث سے ثابت ہیں ۔
٥ فصل دوم وتر کے بیان میں ہے احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ فصل سوم وتر کے بیان میں ہے شوافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
٥ فصل چہارم وتر کے بیان میں ہے حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ فصل پنجم وتر کے بیان میں ہے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ تکملہ وتر اتفاقی کے بیان میں ہے تمام ائمہ مذاہب متبوعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ خاتمہ منکرین کے استدلالات کے جوابات میں ہے ۔
تبصرہ البانی کے مزعومات میں ہے ۔
اللہ تعالیٰ سے امداد مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امداد سے حق ظاہر اور واضح ہوتا ہے ۔

الباب الأوّل

فی التراویح

التراویح جمع ترویحة وهی المرة الواحدة من الراحة کتسلیمة من السلام سمیت الصلوٰة
فی الجماعة فی لیالی رمضان بالتراویح لانهم اول ما اجتمعوا علیها وکانوا یستریحون
بین کل تسلیمتین کما وضحه الائمة الاعلام[1]

وهذه التراویح عشرون رکعة وعلیه جمهور العلماء المحققین من الائمة
المجتهدین والمحدثین والفقهاء من المذاهب الاربعة.

[1] طالع فتح الباری شرح صحیح البخاری ۴/ ۲۵۰
• ارشاد الساری " " " ۳/ ۴۲۴
المبسوط ۲/ ۱۴۵
• درر الحکام ۱/ ۱۱۹ • مجمع الأنهر ۱۳۶

باب اوّل تراویح کے بیان میں ہے

تراویح جمع ترویحة ہے یہ راحت سے ایک مرتبہ کے لئے آتا ہے جیساکہ تسلیمة سلام سے۔
جو نماز مہینہ رمضان میں جماعت سے ادا کرتے ہیں اس کو تراویح کہتے ہیں کیونکہ ہر دو سلاموں کے درمیان
لوگ راحت کرتے ہیں جیساکہ بڑے بڑے علماء نے وضاحت فرمائی ہے۔

مطالعہ کریں فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۴/ ۲۵۰ • ارشاد الساری شرح صحیح البخاری
۳/ ۴۲۴ المبسوط ۲/ ۱۴۵ • درر الحکام ۱/ ۱۱۹
• مجمع الانہر ۱۳۶

اور تراویح بیس رکعات ہیں اور اس پر ائمہ مجتہدین اور محدثین اور چار مذاہب کے فقہاء قائل ہیں۔



لكن البلية كل البلية ان بعض الناس لايؤدونها عشرين ركعة بل يعد ونها من البدع المنكرات[1] ولايدرون بل ولا يشعرون ان التراويح العشرين ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وعمل عليها الصحابة والتابعون والائمة المجتهدون۔

---

[1] وقد ارتكب هذه الجهالة الشيخ محمد ناصرالدين الالبانی وقلد محمد بن اسماعيل الصنعانی المتوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام) فی ان عدد العشرين فی التراويح بدعة وليس فی البدعة مايمدح بل كل بدعة ضلالة (رسالہ صلوٰة التراويح ۸۰ بحوالہ سبل السلام)

ولايدری الالبانی بان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وعن جميع الائمة المجتهدين وعن فقهاء المذاهب الاربعة وعن جميع الائمة المحدثين فهل هو قائل بتضليل جميع ائمة الدين بانهم ارتكبوا هذه البدعة الضلالة سبحنك هذا بهتان عظيم. وسيجئ تفصيله انشاء الله تعالٰی فانتظر۔

لکن مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ بعض لوگ بیس تراویح تو نہیں پڑھتے بلکہ بیس تراویح بدعات منکرہ سے شمار کرتے ہیں اور یہ[1] لوگ جانتے نہیں بلکہ شعور نہیں رکھتے کہ بیس تراویح خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں سے ثابت ہیں اور اس پر صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ مجتہدین نے سلف صالحین سے عمل کیا ہے۔

---

[1] اور اس جہالت کا ارتکاب شیخ محمد ناصرالدین البانی نے کیا ہے کیونکہ اس نے محمد بن اسماعیل صنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام کی تقلید کی ہے اس بات میں کہ بیس تراویح ادا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے رسالہ صلوٰة التراویح ۸۰ بحوالہ سبل السلام اور البانی کو پتہ نہیں کہ بیس تراویح جبکہ خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین اور چار مذاہب کے فقہاء اور تمام محدثین سے ثابت ہیں تو کیا یہ تمام ائمہ دین کو گمراہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس گمراہی کا ارتکاب کیا ہے۔ پاک ہے تیرے لئے اے رب یہ تو بڑا بہتان ہے۔ تفصیل انشاء اللہ تعالٰی آجائے گی۔ انتظار کر۔

من السلف الصالحين فاطلاق البدعة عليها من فعل الحاسدين المعاندين للائمة المجتهدين لان البدعة احداث كل قول وعمل فى الدين اذا لم يكن له ثبوت عن السلف الصالحين كما وضحه الائمة الاعلام[1] وذكرت فى رسالتى رفع الملام عن المأموم والامام باتم تفصيل .

---

[1] طالع تفسير ابن جرير ١/٤٠٤ • التفسير الكبير للرازى ٤/٢٥ • الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ٢/٨٦ • تفسير ابن كثير ١/١٦ و ٤/١٥٦ • تفسير النسفى ١/٧١ • تفسير روح البيان ١/٢١٤ • محاسن التاويل ٢/٢٣٤ • فتح البارى ١٣/٢٧٨ • شرح المقاصد ٢/٢٧١ • ارشاد السارى ١٠/٣٠٢ • المجموع شرح المهذب ٨/٢٧٥ • تهذيب الاسماء واللغات القسم الثانى ٣/٢٢ • منهاج السنة النبوية ١/١٤٦ • مجموع الرسائل الكبرى ١/٢٤٧ الرسالة الخامسة • جمهرة اللغة ٢/٢٤٥ • لسان العرب ٨/٦ • تلبيس ابليس ١٦ • القاموس المحيط باب العين ٣/٢ • مختار الصحاح ٤٤ • المعجم الوسيط ٤٣ باب الباء • الرائد معجم لغوى ٢١٠ • المنجد الجديد ٢٩ -

---

تو اس پر بدعت کا اطلاق کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو ائمہ مجتہدین کے ساتھ حسد اور عناد کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے کہ
بدعت تو کہتے ہیں اس فعل اور قول کو جو دین میں ایجاد کیا جائے جس کا ثبوت سلف صالحین سے نہ ہو جیساکہ بڑے بڑے علماء نے وضاحت فرمائی ہے -

نوٹ : مندرجہ بالا حوالجات کا مطالعہ کیجئے -
اور میں نے اپنی تصنیف رفع الملام میں وضاحت کی ہے -

ولما كان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين[1]

ففي اداء التراويح عشرين ركعة عمل بسنة الخلفاء الراشدين والعمل بسنتهم عمل بسنة نبينا صلى الله عليه وسلم ولذا امرنا باتباع سنته وسنتهم فاطلاق البدعة عليها جهل الجاهلين نعوذ بالله ان نكون من الجاهلين۔

---

[1] طالع المستدرك ١/٩٥ • تلخيص الحافظ الذهبي على المستدرك ١/٩٦ • تفسير القرطبي ٧/١٣٩ • سنن ابي داؤد ٢/٢٨٧ و ٨/١٨ مع بذل المجهود • سنن الترمذي ٢/٣٤ • سنن ابن ماجة ٥ • شرح ثلثيات احمد بن حنبل ٢/٢٩٠ • تيسير الوصول الى جامع الاصول ٢/٣٣٢ • سنن الدارقطني ١/٤٥ • احكام القرآن للجصاص ١/٤٣٧ • الفتاوى الكبرى لشيخ الاسلام ابن تيمية ١/١٦١ • الرسائل الكبرى لشيخ الاسلام ١/٣٠٢ • الكافي للحافظ ابن عبد البر ١/٢٥٥ • سير اعلام النبلاء ٣/٤٢٠ للحافظ الذهبي • كتاب المجروحين ١/١٠ للحافظ ابن حبان • المنار المنيف ١٥٠ للحافظ ابن القيم • كتاب الوسيلة ٢٢٦ و ٢٢٧ للامام ابي حفص عمر بن محمد • المرقات شرح المشكوٰة ٢/١٧٥ • تلبيس ابليس للحافظ ابن الجوزي ٢٤ • جامع بيان العلم وفضله ٢/٢٢٤

• اور جبکہ تراویح بیس رکعات سنن خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سُنّت کی اتباع کرنا۔ جیساکہ یہ حدیث مندرجہ بالا کتابوں میں موجود ہے۔

تو بیس رکعات تراویح ادا کرنے میں سنت خلفاء راشدین پر عمل کرنا ہے اور ان کی سُنّت پر عمل کرنے میں سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہے اسی وجہ سے تو آپ نے اپنی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع پر امر فرمایا ہے، تو بیس تراویح پر بدعت کا اطلاق کرنا جاہلوں کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم پناہ مانگتے ہیں کہ جاہلوں سے ہو جائیں

وکذلک الوتر ثلاث رکعات ثابتة من الاحادیث الصحیحة فالحکم بکراهیتها وعدم جوازها انکار عن الاحادیث الصحیحة ولذا اردت[1] ان اوضح فی هذا الکتاب انشاء الله تعالیٰ اثبات التراویح عشرین رکعة والوتر ثلاث رکعات حتی یکون موعظة للمتقین وعبرة للملزمین علی القائمین فی شهر رمضان بالعشرین واحسن ما قیل ؎

وان عنا ان تفهم جاهلا — فیحسب جهلا انه منک افهم
متی یبلغ البنیان یوما تمامه — اذا کنت تبنیه وغیرک یهدم

کما فی الفقیه والمتفقه ۲/۹۶

حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم
ربنا لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ۔

---

[1] یوم الخمیس ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ الموافق ۲۲ دیسمبر ۱۹۸۳ء

اور اسی طرح تین رکعات وتر پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہیں تو اس کے مکروہ اور عدم جواز پر حکم کرنا صحیح احادیث سے انکار کرنا ... تو اسی وجہ سے میں نے بروز جمعرات ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ کو موافق ۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء ارادہ کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بیس تراویح اور تین رکعات وتر کو ثابت کروں گا تاکہ یہ کتاب پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور جو لوگ رمضان میں بیس تراویح پڑھنے والوں پر الزام لگاتے ہیں ان کے لئے عبرت ہو جائے گی ۔

اور کیا خوب کہا گیا ہے ۔

- اگر تو جاہل کو سمجھانے کی کوشش کرے تو وہ گمان کرتا ہے کہ تجھ سے بڑا زیادہ سمجھدار ہے ۔
- جبکہ بنیاد پایۂ تکمیل کو پہنچا ئے ۔ اور جب تو بنائے تو دوسرا اس کو گرا دے گا ۔

جیسا کہ فقیہ اور متفقہ ۲/۹۶ میں ہے

ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ اور وہی بڑے عرش کا مالک
اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے حسد پیدا نہ کر

الفصل الاول

فی اثبات التراویح العشرین

اعلم وفقنی الله وایاک ان عدد التراویح عشرین رکعة ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدین المهدیین بالادلة الکثیرة

الاول منها ما قال الحافظ الامام احمد بن الحسین البیهقی[1] المتوفی سنہ ۴۵۸

---

[1] قال الامام عبد الکریم السمعانی المتوفی سنہ ۵۶۲ھ البیهقی بفتح الباء المنقوطة وسکون الیاء المنقوطة هذه نسبة الی بیهق وهی قری مجمعة بنواحی نیسابور ومن المصنفین المشهورین ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی البیهقی الحافظ کان اماما فقیها حافظا جمع بین معرفة الحدیث وفقهه ... الانساب ۳/۴۱۲ و ۴۱۳

• قال الامام ابن الاثیر المتوفی سنہ ۶۳۰ھ. البیهقی هذه النسبة الی البیهق وهی قری مجمعة بنواحی نیسابور علی عشرین فرسخا. والمشهور بالنسبة الیها الامام ابوبکر احمد بن الحسین الحافظ الفقیه الشافعی کان عالما بالحدیث والفقه وله کتب مصنفة تدل علی فضله. اللباب ۲۰۲/۸ • طالع الکامل ۱۰۴/۸

فصل اول بیس تراویح کے اثبات میں ہے۔

جان لو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ بیس تراویح کی عدد ادلہ کثیرہ کے ساتھ سنن خلفاء راشدین مہدیین سے ثابت ہیں دلیل اول ان میں سے وہ ہے جو حافظ احمد بن حسین بیہقی[1] متوفی ۴۵۸ھ نے فرمایا ہے۔

امام عبد الکریم سمعانی متوفی ۵۶۲ھ فرماتے ہیں کہ بیہقی فتح باء اور سکون یاء کے ساتھ نسبت بیہق کی طرف ہے یہ نیسابور کی اطراف مجتمع گاؤں ہیں اور وہاں کے مصنفین مشہورین سے ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی حافظ ہیں اور یہ امام فقیہ حافظ تھے جس نے معرفۃ الحدیث اور فقہ میں جمع کیا تھا الانساب ۳/۴۱۲ و ۴۱۳

• امام ابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ فرماتے ہیں کہ بیہقی نسبت بیہق کی طرف ہے اور اس نسبت کے ساتھ مشہور ابو بکر احمد بن حسین حافظ فقیہ شافعی ہیں یہ حدیث اور فقہ کے عالم تھے اور آپ کی تصانیف آپ کی فضیلت پر دلیل ہیں۔ اللباب ۸/۲۰۲ الکامل ۸/۱۰۴ کا مطالعہ کریں۔

• قال الحافظ ابن عساكر المتوفى ۵۷۱ھ ابوبكر البيهقي الامام الحافظ الفقيه الاصولي الدين الورع واحد زمانه فى الحفظ وفرد اقرانه فى الاتقان والضبط من كبار اصحاب الحاكم ابى عبد الله الحافظ وكان رحمه الله على سيرة العلماء قانعا من الدنيا باليسير متجملا فى زهده وورعه وبقى كذلك الى ان توفى رحمه الله بنيسابور يوم السبت العاشر من الجمادى الاولى سنة ثمان وخمسين واربعمائة .. تبيين كذب المفترى ۲۶۵-۲۶۷

• قال الحافظ ابن الجوزى المتوفى ۵۹۷ھ ذكر من توفى فى هذه السنة ۴۵۸ من الاكابر احمد بن الحسين بن على البيهقى وكان واحد زمانه فى الحفظ والاتقان حسن التصنيف وجمع علم الحديث والفقه والاصول وهو من اكابر اصحاب الحاكم ابى عبد الله . و كان متقنا زاهدا ... المنتظم ۸/۲۴۲

حافظ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ فرماتے ہیں کہ ابوبکر بیہقی امام حافظ فقیہ اصولی دین پرہیزگار، حفظ میں یکتا اور اتقان اور ضبط میں اپنے ساتھیوں میں یگانہ تھے اور حاکم ابوعبداللہ حافظ کے اکابر میں سے تھے اور علماء کی عادت پر تھے۔ معمولی چیز پر قانع اور پرہیزگاری سے متجمل مزین تھے۔ دربروز ہفتہ ۱۰ جمادی اول ۴۵۸ھ میں وفات پاگئے ہیں۔

تبیین کذب المفتری ۲۶۵ .. ۲۶۷

حافظ ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں کہ

وہ اکابر جو ۴۵۸ھ میں رحلت فرما گئے ہیں

ان میں سے احمد بن حسین بن علی بیہقی بھی ہیں اور حفظ میں، اتقان میں اپنے زمانہ کے یکتا اور اچھی تصنیف والے تھے

علم الحدیث اور فقہ اور اصول میں جمع کئے ہیں اور حاکم ابی عبداللہ کے اکابر میں سے تھے۔ اور یہ متقی اور زاہد تھے۔

المنتظم ۸/۲۴۲



○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

● قال الامام ابن خلكان المتوفی سنہ ۶۸۱ھ ،

ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی الحافظ الکبیر الشهیر واحد زمانہ وفرد اقرانہ فی الفنون

وفیات الاعیان ۱/۷۵

● قال الحافظ الذهبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ ، البیهقی هو الحافظ العلامة الثبت الفقیه شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن الحسین . قال الحافظ عبد الغافر ابن اسماعیل فی تاریخه - کان البیهقی علی سیرة العلماء قانعا بالیسیر متجملا فی زهده وورعه ... وقال ایضاً هو ابوبکر الفقیه الحافظ الاصولی الدین الورع واحد زمانه فی الحفظ وفرد اقرانه فی الاتقان والضبط و تالیفه تقارب الف جزء ولم یسبق الیه احد جمع بین علم الحدیث والفقه وبیان علل الحدیث .

طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۶۳ الی ۱۷۰

● امام ابن خلکان متوفی سنہ ۶۸۱ھ فرماتے ہیں۔ ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی حافظ کبیر مشہور تھے۔ اور زمانہ میں یکتا اور فنون میں اپنے ساتھیوں میں یگانہ تھے۔ وفیات الاعیان ۱/۷۵

● حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ فرماتے ہیں بیہقی حافظ علامہ ثبت فقیہ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن الحسین تھے۔ عبد الغافر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ بیہقی سیرت العلماء پر تھے اور معمولی چیز پر قانع اور زہد اور پرہیزگاری سے متجمل مزین تھے اور اسی طرح فرمایا ہے، یہ ابوبکر فقیہ حافظ اصولی دین دار والورع حفظ میں یکتا اور اتقان اور ضبط میں اپنے ساتھیوں سے یگانہ تھے۔ اور آپ کی تصانیف تقریباً ہزار جزء تک پہنچ جاتی ہیں، جس کو کسی نے سبقت نہیں کی ہے علم الحدیث اور فقہ اور علل الحدیث میں جمع کیں ہیں۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۶۳ تا ۱۷۰



٥ ٥ ٦ ٦ ٦ ٥ ٥ ٥ ٥

ومطالع تذكرة الحفاظ ٣/ ١١٣٣ الى ١١٣٥

• ودول الاسلام ١/ ٢٦٩

• قال الامام السبکی المتوفیٰ سنہ ٧٧١ھ احمد بن الحسين البيهقى احد ائمة المسلمين وصدوق المؤمنين والدعاة الى حبل الله المتين فقيه جليل حافظ كبير

الطبقات الكبرىٰ ٤/ ٨

• قال الحافظ ابن كثير المتوفیٰ سنہ ٧٧٤ھ ـ وفيها توفى ابوبكر احمد بن الحسين البيهقى وكان اماما فى الحديث والفقه وكان اوحد زمانه رحل فى طلب الحديث الى العراق والجبال والحجاز ـ المختصر فى اخبار البشر ٢/ ١٨٥

• طالع التفصيل ـ فى النجوم الزاهرة ٥/ ٧٧ • تتمة المختصر فى اخبار البشر ١/ ٥٦١ للامام ابن الوردى • البداية والنهاية ١٢/ ٩٤ • مفتاح السعادة ٢/ ١٢٦

• شذرات الذهب ٣/ ٣٠٤ • طبقات الاسنوى ١/ ١٩٨

• الرسالة المستطرفة ٣٣ للكتانى • معجم البلدان ١/ ٥٣٨ • كشف الظنون ٢/ ١٠٠٧

• هداية العارفين ١/ ٧٨

• تدريب الراوى ٢/ ٣١٩ • طبقات الشافعية ٢٢٣ لابن هداية الله

• مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ٣/ ١١٣٣ تا ١١٣٥ • دول الاسلام ١/ ٢٦٩

• امام سبکی متوفی ٧٧١ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن الحسین البیہقی ائمہ مسلمین سے ایک امام تھے اور سچے مؤمنوں سے ایک تھے اور کتاب اللہ کی طرف بلانے والوں میں سے ایک داعی فقیہ حافظ کبیر تھے۔ طبقات کبریٰ ٤/ ٨

• حافظ ابن کثیر متوفی ٧٧٤ھ فرماتے ہیں کہ اسی سن میں ابوبکر احمد بن حسین بیہقی وفات پا گئے ہیں جو حدیث اور فقہ کے امام تھے اور اپنے زمانہ میں یگانہ تھے اور حدیث کے طلب میں عراق اور حجاز اور پہاڑوں کی طرف سفر کیا۔

المختصر فی اخبار البشر ٢/ ١٨٥

نوٹ: تفصیل کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

قد اخبرنا ابوعبد الله الحسين بن محمد بن فنجويه الدينوري بالدامغان[1]

---

[1] قال الحافظ الذهبیؒ:- ابن فنجويه الامام المحدث المفيد بقية المشائخ ابوعبدالله الحسين بن محمد بن عبد الله بن صالح بن فنجويه الثقفي الدينوري روى عن هارون العطار وابی علی بن حبش وابی بکر بن السنی وابی بکر القطیعی وعیسی ابن حامد وعدد كثير من اهل همدان قال شيرويه في تاريخه كان ثقة صدوقا كثير التصانيف ۔ طالع سیر اعلام النبلاء ١٧/ ٣٨٣ و ٣٨٤

● وعدّ الحافظ الذهبیؒ من محدثی نیسابور فی ترجمة تمام بن الحافظ ابی الحسين الرازیؒ - فی تذكرة الحفاظ ٣/ ١٠٥٧

---

[1] بیہقی فرماتے ہیں کہ ہم کو ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوریؒ نے خبر دی ہے ۔

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن فنجویہ امام محدث بقیة المشائخ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن عبداللہ بن صالح بن فنجویہ ثقفی دینوری تھے ۔
ھارون عطار ابوعلی بن حبش وابوبکر بن سنی وابوبکر قطیعی وعیسی بن حامد اہل ہمدان کے بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے اور شیرویہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے کہ یہ ثقہ سچا زیادہ تصانیف والے تھے ۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٧/ ٣٨٣ و ٣٨٤

● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن محمد ... بن فنجویہ ۔ احادیث ابن سنی سے روایت کی ہیں اور اس سے اپنے بیٹے ابوبکر محمد نے روایت کیں ہیں ۔

المشتبہ ٥١٠

● اور حافظ ذہبی نے نیساپور کے بڑے محدثین میں سے تمام بن حافظ ابوالحسین رازیؒ کے ترجمہ میں شمار کیا ہے ،

تذکرۃ الحفاظ ٣/ ١٠٥٧

قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ .. فنجویہ الحسین ابن محمد بن عبد اللہ بن فنجویہ الدینوری روی السنن عن ابن السنی وابنہ ابوبکر روی عن ابیہ وعاش تسعین عامًا ۔
تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۳ / ۱۰۸۴

- قال الامام ابن الاثیر - ابوعبد اللہ ۔ الحسین بن محمد بن فنجویہ الدینوری الحافظ روی عن ابی الفتح محمد بن الحسین وابی بکر بن مالک وغیرهما روی عنہ ابو اسحاق الثعلبی فاکثر فی تفسیرہ ویذکر کثیرا اخبرنا الفنجوی ۔
اللباب فی تہذیب الانساب ۲ / ۴۴۱ و ۴۴۲ طالع هامش الانساب ۱۰ / ۲۴۸

- قال الفقیہ الامام ابن العماد المتوفی سنہ ۱۰۸۹ھ ۔ سنۃ اربع عشرۃ واربعمائۃ فیها توفی ابوعبد اللہ بن فنجویہ وکان ثقۃ مصنفا روی عن ابن السنی وعیسی بن محمد وطبقتهما ۔
شذرات الذهب ۳ / ۲۰۰

- حافظ ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں ۔ فنجویہ الحسین بن محمد بن عبد اللہ بن فنجویہ دینوری احادیث ابن السنی سے روایت کیں ہیں اور اس سے اس کے بیٹے ابوبکر نے روایت کیں ہیں اور نوے سال زندہ رہے تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۳ / ۱۰۸۴
- امام ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ ابوعبد اللہ ... الحسین بن محمد بن فنجویہ دینوری حافظ ابو الفتح محمد بن الحسین اور ابوبکر بن مالک وغیرہ سے روایت کیں ہیں اور اپنی تفسیر میں زیادہ ذکر کرتے ہیں کہ مجھے فنجوی نے خبر دی ہے ۔ اللباب فی تہذیب الانساب ۲ / ۴۴۱ و ۴۴۲ ● مطالعہ کریں هامش الانساب ۱۰ / ۲۴۸
- فقیہ امام ابن العماد ۱۰۸۹ھ فرماتے ہیں کہ سن ۴۱۴ھ میں ابوعبد اللہ بن فنجویہ وفات پاگئے ہیں اور یہ ثقہ مصنف تھے ابن السنی اور عیسی بن محمد اور ان کے طبقہ والوں سے روایت کرتے ہیں ۔

شذرات الذهب ۳ / ۲۰۰



- قال الحافظ الذهبیؒ ۔ ابن فنجویه وکان ثقة مصنفاً
العبر ۲/۲۲۷
- قال العلامة النیموی - اما عبد الله بن فنجویه
فهو من کبار محدثین فی زمانه لا یسئل عن مثله ۔
التعلیق الحسن علی آثار السنن ۲/۵٤
- قال العلامة عمر رضا ۔ الحسین بن محمد بن عبد الله محدث
کثیر التصانیف ۔ معجم المؤلفین ٤/٤٩ بحوالة عیون التواریخ
۱۳-۱۲/۲

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ ابن فنجویہ ثقہ اور مصنف تھے ۔ العبر ۲/۲۲۷
- علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اپنے زمانہ میں یہ بڑے محدثین میں سے تھے اس جیسا کوئی نہیں تھا ۔ التعلیق الحسن ۲/۵۴
- علامہ عمر رضا فرماتے ہیں الحسین بن محمد بن عبد اللہ محدث بڑے تصانیف والے تھے
معجم المؤلفین ۴/۴۹ بحوالہ عیون التواریخ ۱۳-۱۲/۲

حدثنا احمد بن اسحاق السُّنّی[1]

---

[1] قال الحافظ ابن ماکولا المتوفی سنہ ۴۷۵ھ۔ السنی بضم السین المہملۃ وبعدھا نون .... وابوبکر احمد بن اسحاق السنی الحافظ الدینوری حدث عن ابی عروبۃ وخلق کثیر روی عنہ ابوبکر احمد بن عبد اللہ القاضی الدینوری والخلق بعد

الاکمال فی رفع الارتیاب ۴/۵۰۰ و ۵۰۱

● قال الامام السمعانی۔ السنی بضم السین المہملۃ وتشدید النون المکسورۃ ھذہ نسبۃ الی السنۃ التی ھی ضد البدعۃ ولما کثر اھل البدع خصوا جماعۃ بہذا الانساب والمشہور بہذہ النسبۃ العلاء بن عمرو السنی .... وابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق السنی الحافظ الدینوری۔ طالع الانساب ۷/۲۷۸ و ۲۷۹

● اللباب فی تہذیب الانساب ۲/۱۴۹ و ۱۵۰

ابن فنجویہ فرماتے ہیں کہ ہم کو احمد بن اسحاق سنی نے بیان کیا ہے۔

---

[1] حافظ ابن ماکولا متوفی ۴۷۵ھ فرماتے ہیں کہ سنی، سین بغیر نقطہ کے ضمہ کے ساتھ جس کے بعد نون ہے:- ابوبکر احمد بن اسحاق سنی حافظ دینوری ابو عروبۃ اور بہت سے لوگوں سے احادیث بیان کرتے ہیں اور اس سے ابوبکر احمد بن عبد اللہ قاضی دینوری اور بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں الاکمال ۴/۵۰۰ و ۵۰۱

● امام سمعانی فرماتے ہیں کہ سنی سین بغیر نقطہ کے ضمہ کے ساتھ اور نون مشددہ مکسورہ کے ساتھ ہے یہ سُنت کی طرف منسوب ہے جو کہ بدعت کی ضد ہے اور جب کہ مبتدعین زیادہ ہو گئے تو اس نسبت کے ساتھ جماعت کو مخصوص کیا۔ اور مشہور اس نسبت کے ساتھ علاء بن عمرو سنی ہے اور ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق سُنی حافظ دینوری ہے۔

مطالعہ کریں انساب ۷/۲۷۸ و ۲۷۹

● اللباب فی تہذیب الانساب ۲/۱۴۹ و ۱۵۰

قال الحافظ الذهبیؒ - ابن السنی الحافظ الامام الثقة ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق وکان یکتب الحدیث فوضع القلم فی انبوبة المحبرة و رفع یدیه یدعوالله تعالیٰ فمات رحمه الله تعالیٰ وذلک فی اخر سنة اربع و ستین وثلثمائة قلت کان دینا خیرا صدوقا۔ تذکرة الحفاظ ۹۳۹/۳

- قال الامام السبکی المتوفی سنة ۷۷۱ھ کان رجلا صالحا فقیها شافعیا۔
الطبقات الکبری ۳۹/۳
- طالع النجوم الزاهرة ۱۰۹/۴ • شذرات الذهب ۴۷/۳ و ۴۸
- کشف الظنون ۲۰۵/۱ و ۱۱۷۳/۲ و ۱۴۵۱

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں
ابن السنی حافظ امام ثقہ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق تھے اور یہ حدیث لکھتے تھے اور قلم کو دوات میں رکھ دیا اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے کہ وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ اور یہ ۳۶۴ھ کے اخیر میں تھا اور میں کہتا ہوں کہ یہ پرہیزگار اور بہتر اور سچا تھے۔
تذکرۃ الحفاظ ۹۳۹/۳

- امام سبکی متوفی ۷۷۱ھ فرماتے ہیں کہ
یہ نیک مرد فقیہ شافعی تھے۔
الطبقات الکبریٰ ۳۹/۳
مطالعہ کریں النجوم الزاہرۃ ۱۰۹/۴ • شذرات الذہب ۴۷/۳ و ۴۸
- کشف الظنون ۲۰۵/۱ و ۱۱۷۳/۲ و ۱۴۵۱

انبأ عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوی له

قال الامام ابن الندیم المتوفی سنة ۳۸۰ھ ... ابو القاسم عبد الله بن محمد توفی فی سنة ۳۱۷ھ وله من الکتب المعجم الکبیر وکتاب المعجم الصغیر وکتاب المسند الفهرست ۲۸۸

- قال الحافظ البغدادی المتوفی سنة ۴۶۳ھ :- عبد الله بن محمد بن عبد العزیز البغوی کان ثقة ثبتا مکثرا فهما عارفا - (قال) ذکر ابو عبد الرحمٰن السلمی انه سأل الدارقطنی عن البغوی فقال ثقة جبل امام من الائمة ثبت ...

طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۱۱ الی ۱۱۷

- قال الامام ابو الحسین محمد بن محمد بن الحسین المتوفی سنة ۵۲۶ھ - سأل عبد الرحمٰن السلمی الدارقطنی عن البغوی فقال ثقة جبل امام من الائمة

طبقات الحنابلة ۱/ ۱۹۰

(احمد بن اسحاق سنی فرماتے ہیں) کہ ہم کو خبر دی ہے محمد بن عبد العزیز البغوی نے ــه

ــه امام ابن الندیم متوفی ۳۸۰ھ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد سنة ۳۱۷ھ میں وفات پا گئے ہیں اور معجم کبیر اور معجم صغیر اور کتاب المسند آپ کی تصانیف ہیں۔ الفہرست ۲۸۸

- حافظ بغدادی متوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ثقہ ثبت عارف اور فہیم اور کثیر الحدیث تھے (فرماتے ہیں) کہ ابو عبد الرحمٰن السلمی نے ذکر کیا ہے کہ بغوی کے متعلق دارقطنی سے پوچھا اس نے فرمایا کہ یہ ثقہ ثبت پہاڑ جیسے ائمہ حدیث میں سے امام تھے ... مطالعہ کریں "تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۱۱ الی ۱۱۷

- امام ابو الحسین محمد بن محمد بن الحسین متوفی ۵۲۶ھ - کہ عبد الرحمٰن سلمی نے بغوی کے متعلق دارقطنی سے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ یہ ثقہ اور ائمہ حدیث میں سے پہاڑ جیسے امام تھے۔

طبقات الحنابلہ ۱/ ۱۹۰

● قال الامام ابن الجوزی .... عبد الله بن محمد..... كان ثقة مثبتًا مكثرًا فهمًا عارفًا ۔ ثم اسند هذا الامام الى الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد بانه قال لا يعرف فى الاسلام محدث وازى عبد الله بن محمد البغوى فى قدم السماع فانه توفى فى سنة سبع عشرة وثلاثمائة ۔

طالع المنتظم من ٦/ ٢٢٧ الى ٢٣٠

● قال الحافظ الذهبى .... البغوى عبد الله بن محمد بن عبد العزيز الحافظ الامام الحجة المعمر مسند العصر ابوالقاسم البغوى.....

قال ابومحمد الرامهرمزى لا يعرف فى الاسلام محدث وازى البغوى فى قدم السماع قلت اما الى وقته فنعم واما بعده فقد اتفق ذلك لطائفة منهم ۔

طالع التفصيل فى سير اعلام النبلاء من ١٤/ ٤٤٠ الى ٤٥٧ ● تذكرة الحفاظ ٢/ ٧٣٩

● دول الاسلام ١/ ١٩٢ ● ميزان الاعتدال ٢/ ٤٩٢

● امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن محمد .. ثقہ ثبت فہیم عارف تھے ۔

حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد فرماتے ہیں ۔ کہ اسلام میں عبداللہ بن محمد بغوی جیسے قدم سماع میں محدث معروف کوئی نہیں تھے اور یہ ۳۱۷ھ میں وفات پا گئے ہیں ۔ مطالعہ کریں منتظم ٦/ ٢٢٧ تا ٢٣٠

● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ بغوی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز حافظ امام حجت معمر مسند العصر ابوالقاسم تھے ۔

ابو محمد الرامھرمزی فرماتے ہیں کہ اسلام میں بغوی جیسے محدث قدم سماع میں کوئی معروف نہیں تھے ۔

میں کہتا ہوں کہ اس کے وقت تک تو ٹھیک ہے اور اس کے بعد اوروں کا قدم سماع معروف ہے ۔

مطالعہ کریں تفصیل کے لئے سیر اعلام النبلاء ۱۴/ ۴۴۰ تا ۴۵۷

● تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۳۹

● دول الاسلام ۱/ ۱۹۲ ● میزان الاعتدال ۲/ ۴۹۲



قال الحافظ ابن کثیرؒ: عبد الله بن محمد بن عبد العزيز. كان ثقة حافظا ضابطا روى عن الحفاظ وله مصنفات وقال موسى بن هارون الحافظ كان ابن بنت منيع ثقة صدوقا فقيل له ان هٰهنا اناسا يتكلمون فيه فقال يحسدونه ابن بنت منيع لا يقول الا الحق وقال ابن ابی حاتم وغيره احاديثه تدخل فی الصحيح. طالع التفصيل فی البداية والنهاية ۱۱/۱۶۳ و ۱۶۴

- قال الامام السمعانیؒ: عبد الله بن محمد كان محدث العراق وكان ثقة مكثرا فهما عارفا بالحديث. الانساب ۲/۲۷۴

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز۔ ثقہ حافظ ضابط تھے اور حفاظ الحدیث سے روایت کرتے تھے اور موسی بن ہارون حافظ فرماتے ہیں کہ منیع کی بہن کا بیٹا ثقہ صدوق تھے اس کو کہا گیا، کہ یہاں لوگ اس کے متعلق باتیں کرتے ہیں اس نے فرمایا کہ اس سے ساتھ حسد کرتے ہیں ابن منیع حق بات کہتے ہیں اور ابن ابی حاتم وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث صحیح حدیث میں داخل ہیں
تفصیل مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۶۳ و ۱۶۴

- امام سمعانی فرماتے ہیں کہ

عبداللہ بن محمد عراق کا محدث اور ثقہ فہم والے حدیث جاننے والے کثیر الحدیث تھے۔ الانساب ۲/۲۷۴





ه ه ه ے ه ه ه ه ه ه

- قال الحافظ جمال الدين يوسف بن تغرى المتوفى سنة ۸۷۳ھ (۳۱۷) فيها توفى عبدالله بن محمد بن عبد العزيز مسند الدنيا وبقية الحفاظ وتفرد فى الدنيا بعلوا لسند رضى الله عنه. طالع النجوم الزاهرة ۳/۲۲٦
- طالع لسان الميزان ۳/۳۳۸ الى ۳٤۱
- طبقات القراء ۱/٤٥۰ • الكامل لابن الاثير ٦/۱٦۲
- شذرات الذهب ۲/۲۷۵ • الرسالة المستطرفة ۲۸
- تاريخ التراث العربى ۱/٤۳۹ • كشف الظنون ۱/٦۷٤ و ۲/۱۷۳٦
- هدية العارفين ۱/٤٤٤ • الاعلام للزركلى ٤/۲٦۳

- حافظ جمال الدین یوسف بن تغری متوفی ۸۷۴ھ فرماتے ہیں۔ (۳۱۷) اس سال میں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز جو مسند الدنیا اور بقیۃ الحفاظ تھے وفات پا گئے ہیں اور دنیا میں علو سند میں متفرد تھے۔ رضی اللہ عنہ مطالعہ کریں۔
- النجوم الزاھرۃ ۳/۲۲۶ • مطالعہ کریں لسان المیزان ۳/۳۳۸ تا ۳۴۱
- طبقات القراء ۱/۴۵۰
- الکامل لابن الاثیر ۶/۱۶۲
- شذرات الذھب ۲/۲۷۵
- الرسالۃ المستطرفۃ ۲۸
- تاریخ التراث العربی ۱/۴۳۹
- کشف الظنون ۱/۶۷۴ و ۲/۱۷۳۶
- ھدیۃ العارفین ۱/۴۴۴ • الاعلام للزرکلی ۲۰

ثنا علی بن الجعد[۱]

[۱] قال الحافظ الناقد ابو محمد عبد الرحمٰن بن الامام الحافظ الکبیر ابو حاتم المتوفی ۳۲۷ھ علی بن جعد الجوھری ابو الحسن البغدادی روی عن الثوری وشعبة قال ابو محمد روی عنہ ابی و ابو زرعة … کتب عنہ ابی فی الرحلة الاولی سنة اربع عشرة و مائتین وسألتہ عنہ فقال کان متقناً صدوقاً لم ار من المحدثین من یحفظ و یأتی بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیرہ سوی قبیصة وابی نعیم فی حدیث الثوری ویحیی الحمانی فی شریک وعلی بن الجعد فی حدیثہ۔ الجرح والتعدیل ۶/۱۷۸

• قال الحافظ الناقد ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی المتوفی ۳۶۵ھ علی بن الجعد بن عبید ابو الحسن الجوھری….. علی بن الجعد ما اری بحدیثہ باساً ولم ار فی روایتہ اذا حدث عن ثقة حدیثا منکرا فیما ذکرہ والبخاری مع شدة استقصائہ یروی عنہ فی صحاحہ۔ الکامل ۵/۱۸۵۷

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی فرماتے ہیں کہ ہم کو علی بن الجعد نے بیان کیا ہے

حافظ ناقد ابوعبدالرحمٰن بن امام حافظ کبیر ابو حاتم متوفی ۳۲۷ھ فرماتے ہیں … علی بن الجعد جوھری ابوالحسن بغدادی ثوری اور شعبہ سے روایت کرتے ہیں ابو محمد فرماتے ہیں کہ میرا والد اور ابوزرعہ اس سے روایت کرتے ہیں اور ۲۱۴ھ میں میرے والد نے پہلے سفر میں حدیث لکھی ہیں اور میں نے والد سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ متقن اور صدوق ہے کہ میں نے محدثین میں ایسا نہیں دیکھا ہے کہ حدیث کو یاد کیا ہو اور ایک لفظ کے ساتھ ذکر کریں جس میں تغیر نہ کریں سوی قبیصہ اور ابونعیم حدیث ثوری میں اور یحیی حمانی شریک میں اور علی بن الجعد اس کی حدیث میں الجرح والتعدیل ۶/۱۷۸

• حافظ ناقد ابواحمد عبداللہ بن عدی جوہری متوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں کہ علی بن الجعد جب ثقہ سے روایت کریں تو اس میں میں نے منکر حدیث نہیں دیکھی ہے اور باوجودیکہ بخاری سخت محتاط ہیں صحاح میں اس سے روایت کرتے ہیں۔ الکامل ۵/۱۸۵۷

● قال الحافظ البغدادیؒ .. علی بن الجعد بن عبید ابوالحسن الجوهری ... عن موسی بن داود قال مارأیت احفظ من علی بن الجعد۔ یقول یحیی بن معین کتبت عن علی بن الجعد منذ اکثر من ثلاثین سنۃ۔ قال جعفر قلت لیحیی بن معین ایما احب الیک فی شعبۃ ادم او علی بن الجعد فقال کلاھما ثقۃ۔ طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۱/۳۶۰ الی ۳۶۶

● قال الحافظ الذھبیؒ .. علی بن الجعد بن عبید. الامام الحافظ الحجۃ مسند بغداد ابوالحسن البغدادی الجوھری .. حدث عنہ البخاری و ابوداؤد ویحیی بن معین وخلف بن سالم واحمد بن حنبل شیئا یسیرا.. قال محمد بن حماد۔ سألت یحیی بن معین عن علی بن الجعد فقال ثقۃ صدوق ثقۃ ... (ثم قال الذھبی) نعلی امام کبیر حجۃ یقال مکث ستین سنۃ یصوم یوما ویفطر یوما وبحسبک ان ابن عدی یقول فی کاملہ لوار فی روایتہ حدیثا منکرا اذاحدث عنہ ثقۃ۔ طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۰/۴۵۹ الی ۴۶۹

● حافظ البغدادی فرماتے ہیں۔ علی بن الجعد بن عبید ابوالحسن جوہری۔ موسیٰ بن داؤد کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الجعد سے بڑا حافظ (الحدیث) نہیں دیکھا ہے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الجعد سے تیس سال سے زائد (حدیث) لکھی ہیں۔ اور یحیی بن معین نے آدم اور علی بن الجعد کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ دونوں ثقہ ہیں۔ تفصیل تاریخ بغدادی میں ۱۱/۳۶۰ سے ۳۶۶ تک مطالعہ کریں۔

● حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ علی بن الجعد بن عبید امام حافظ حجت مسند بغداد ابوالحسن البغدادی الجوہری ہے اس سے بخاری اور ابوداؤد اور یحیی بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ محمد بن حماد نے یحیی بن معین سے اس کے بارے پوچھا تو فرمایا .. ثقہ صدوق اور ثقہ ہیں۔ پھر ذہبی فرماتے ہیں کہ علی (بن الجعد) امام کبیر حجت ہے کہتے ہیں کہ ساٹھ سال میں ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطاری کرتے تھے اور اس کے بارے آپ کو یہ کافی ہے کہ ابن عدی فرماتے ہیں کہ جب اس سے ثقہ روایت کریں تو اس میں منکر حدیث میں نے نہیں دیکھی ہے تفصیل سیر اعلام النبلاء ۱۰/۴۵۹ تا ۴۶۰ تک مطالعہ کریں۔

• طالع الكاشف ۲/ ۲۴۴ • تذكرة الحفاظ ۱/ ۴۰۰ • ميزان الاعتدال ۲/ ۱۱۷

• العبر ۱/ ۳۳۰

• قال الحافظ ابن حجر العسقلانیؒ بعد كلام طويل .. قال صالح ثقة قال النسائي صدوق وقال ابن قانع ثقة وقال مطين ثقة ثم قال والبخاری مع شدة استقصائه يروی عنه فی صحاحه وفی هامش الزهرة بخط ابن الطاهر روی عنه البخاری ثلاثة عشر حديثا ۔ طالع التهذيب ۷/ ۲۸۹ الی ۲۹۳

• التقريب ۲۳۰

• طالع التفصيل فی التاريخ الكبير ۶/ ۲۶۶ • التاريخ الصغير ۲/ ۳۵۹

• تهذيب الكمال ۹۵۷ الی ۹۵۸ • طبقات ابن سعد ۷/ ۳۳۸

• النجوم الزاهرة ۲/ ۲۵۸ • الجمع بين رجال الصحيحين ۱/ ۳۵۵

• مقدمة فتح الباری ۴۲۹

• الرسالة المستطرفة ۶۸ • الكامل لابن الاثير ۵/ ۲۲۴

• تاريخ التراث العربی ۱/ ۲۸۹ • خلاصة تذهيب الكمال ۲۷۲

• الأعلام للزركلی ۵/ ۷۶

• شذرات الذهب ۲/ ۶۸

مطالعہ کریں کاشف ۲۸۰ • تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۴۰۰ • میزان الاعتدال ۲/ ۱۱۷

• العبر ۱/ ۴۱۶

• حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ صالح نے فرمایا ہے کہ ثقہ ہے نسائی نے صدوق کہا ہے۔ ابن قانع نے ثقہ فرمایا ہے اور مطین نے ثقہ فرمایا ہے ... پھر فرماتے ہیں کہ بخاری باوجود محتاط ہونے کے اپنی صحیح میں اس سے روایت کرتے ہیں .. حاشیہ زہرہ میں ابن طاہر کے خط سے لکھا ہے کہ بخاری نے اس سے تیرہ احادیث روایت کی ہیں ۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۷/ ۲۸۹ تا ۲۹۳ • تقریب التہذیب ۲۳۰

• تاریخ کبیر ۶/ ۲۶۶ • تاریخ صغیر ۲/ ۳۵۹

نوٹ : مندرجہ بالا کتابیں دیکھ لیں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔



انبأ ابن ابی ذئب ؎

؎ قال شیخ الاسلام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی سنہ ۲۵۶ھ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب۔ ھو احد الاعلام الثقات متفق علی عدالتہ۔
التاریخ الکبیر ۱/۱۵۲ طالع التاریخ الصغیر ۲/۱۳۲
• قال شیخ الاسلام ابن ابی حاتم الرازی۔ سألت ابی عن ابن ابی ذئب فقال ثقۃ اوثق من اسامۃ بن زید سمعت ابی یقول ابن ابی ذئب مدنی قرشی ثقۃ
الجرح والتعدیل ۷/۳۱٤
• وعدہ الامام شیخ الاسلام احمد بن حنبل المتوفی سنہ ۲٤۱ھ فی فقہاء المدینۃ
طالع کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ۱/٤۰۸ رقم ۲۷٤٤
• قال الامام یعقوب بن سفیان المتوفی سنہ ۲۷۷ھ۔ فقیل لہ (ای لاحمد بن حنبل) ما تقول فی حدیثہ قال کان ثقۃ فی حدیثہ صدوقا رجلا صالحا ورعا۔ المعرفۃ والتاریخ ۱/۶۸۶ • طالع ۱/۶۸۵

(علی بن الجعد فرماتے ہیں) کہ ہم کو ابن ابی ذئب نے خبر دی ہے ؎

؎ شیخ الاسلام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ فرماتے ہیں۔ کہ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب ثقہ علماء حدیث سے ثقہ ہے اور اس کی عدالت پر اتفاق ہے۔ مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۱/۱۵۲ • تاریخ صغیر ۲/۱۳۲
• شیخ الاسلام ابن ابی حاتم رازی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے ابن ابی ذئب کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہے اور اسامہ بن زید سے اوثق ہے میں نے اپنے والد سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب مدنی قرشی ثقہ ہے الجرح والتعدیل ۷/۳۱۴
• اور شیخ الاسلام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ نے اس کو فقہاء مدینہ منورہ میں شمار کیا ہے مطالعہ کریں کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ۱/۴۰۸ رقم ۲۷۴۴ • امام یعقوب بن سفیان المتوفی ۲۷۷ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سے پوچھا کہ ابن ابی ذئب کی حدیث کے بارے کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ حدیث میں ثقہ اور صدوق ہے۔ صالح پرہیزگار آدمی ہے۔ المعرفۃ والتاریخ ۱/۶۸۶ مطالعہ کریں ۱/۶۸۵

ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ

- قال الامام ابو الحسن المسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ۔ مات ابن ابی ذئب بالکوفۃ سنۃ تسع وخمسین ومائۃ .. مروج الذہب ۳/۳۳۳
- قال الامام ابن الندیم :- ابوعبد الرحمٰن. محمد بن عبد الرحمٰن من الفقہاء والمحدثین وکان قاضیا .. الفہرست ۲۸۱
- قال الحافظ البغدادیؒ .. محمد بن عبد الرحمٰن کان فقیھا ورعا یأمر بالمعروف وینھی عن المنکر سمعت احمد قال کان ابن ابی ذئب ثقۃ صدوقا تاریخ بغداد ۲/۲۹۶ الی ۳۰۵
- قال الامام ابن حبان المتوفی سنہ ۳۵۴ھ۔ محمد بن عبد الرحمٰن .... من عباد اھل المدینۃ وقرائھم وفقہائھم ۔ مشاہیر علماء الامصار ۰ ۴ رقم ۱۱۰۶
- قال الامام ابن خلکانؒ المتوفی سنہ ۶۸۱ھ :- ابن ابی ذئب ... احد الائمۃ المشاھیر۔ وفیات الاعیان ۴/۱۸۳
- قال الحافظ الذھبیؒ :- ابن ابی ذئب :- محمد بن عبد الرحمٰن :- الامام شیخ الاسلام
  طالع سیر اعلام النبلاء ۸/۱۳۹ الی ۱۴۹

- امام ابوالحسن المسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب سنہ ۱۵۹ھ کو کوفہ میں وفات ہوگئے تھے۔ مروج الذہب ۳/۳۳۳
- امام ابن الندیم فرماتے ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن۔ محمد بن عبدالرحمٰن فقہاء اور محدثین میں سے تھے اور قاضی تھے۔ الفہرست ۲۸۱
- حافظ البغدادی فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمٰن فقیہ پرہیزگار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ احمدؒ سے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب ثقہ اور صدوق تھے "تاریخ بغداد ۲/۲۹۶ تا ۳۰۵
- امام ابن حبان متوفی سنہ ۳۵۴ھ فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمٰن۔ مدینہ منورہ کے قاریوں اور فقہاء اور پرہیزگاروں سے تھے۔ مشاہیر علماء الامصار ۰۴ رقم ۱۱۰۶
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ ابن ابی ذئب۔ محمد بن عبدالرحمٰن۔ امام شیخ الاسلام تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۱۳۹ تا ۱۴۹

● قال الحافظ الذهبيؒ - محمد بن عبد الرحمٰن - احد الائمة الثقات متفق على عدالته

میزان الاعتدال ۳/۶۲۰

● قال الذهبیؒ - ابن ابی ذئب الامام الثبت العابد شیخ الوقت قال احمد هو اورع واقوم بالحق من مالك دخل على المنصور فلم يهبه ان قال له الحق وقال الظلم ببابك فاش وابو جعفر ابو جعفر ...... قال مصعب الزبیری کان ابن ابی ذئب فقیه المدینة فبل ان المهدی حج فدخل مسجد النبی صلی الله علیه وسلم فلم یبق الا من قام الا ابن ابی ذئب فقیل له قم فهذا امیر المومنین قال انما یقوم الناس لرب العالمین فقال المهدی دعه فقد قامت کل شعرة فی رأسی توفی سنة تسع وخمسین ومائة رحمه الله تعالی.

تذکرة الحفاظ ۱/۱۹۱ الی ۱۹۳

● قال الحافظ العسقلانیؒ - محمد بن عبد الرحمٰن - قال احمد بن سعید بن ابی مریم عن ابن معین - ابن ابی ذئب ثقة ..... الخ وقال الخلیلی ثقة اثنی علیه مالك فقیه من ائمة اهل المدینة حدیثه مخرج فی الصحیح.

طالع التهذیب ۹/۳۰۳ الی ۳۰۷

● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الرحمٰن ائمہ ثقہ سے ایک (امام) ہے اسکی عدالت پر اتفاق ہے۔ میزان الاعتدال ۳/۶۲۰ ● حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب امام ثبت عابد وقت کے شیخ تھے۔ احمد فرماتے ہیں کہ یہ پرہیزگار بعد امام مالکؒ سے بھی زیادہ حق پر قائم تھے۔ منصور پر داخل ہوا اور اس کو حق کہا اور اس پر ہیبت نہ آئی اور فرمایا کہ تیرے دروازے پر ظلم ہے ● مصعب زبیری فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب فقیہ المدینہ ہے کہا گیا ہے کہ مہدی حج کو گیا اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے سوی ابن ابی ذئب کے۔ اسے کہا گیا کہ یہ امیر المومنین ہے اس نے جواب دیا کہ لوگ رب العالمین کیلئے قیامت میں کھڑے ہوں گے مہدی نے کہا کہ چھوڑو ہر بال میرے سر پر کھڑا ہو گیا اور ۱۵۹ھ میں وفات پا گئے ہیں رحمہ اللہ تعالی۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۹۱ تا ۱۹۳ ● حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں محمد بن عبد الرحمٰن احمد بن سعید فرماتے ہیں کہ ابن معین نے ابن ابی ذئب کو ثقہ فرمایا ہے اور خلیلی نے بھی توثیق فرمائی۔ اور فرمایا ہے کہ امام مالکؒ نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ اس کی حدیث صحیح (بخاری) میں ہے مطالعہ کریں تہذیب ۹/۳۰۳ تا ۳۰۷

- طالع التفصیل فی تہذیب الکمال ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ • الاعلان بالتوبیخ للسخاوی ۱۳۶
- صفۃ الصفوۃ ۲/۱۷۴ • تقریب التہذیب ۳۸۰ • تاریخ خلیفہ ۴۲۹
- الکامل لابن الاثیر ۵/۵۴ • المعارف لابن قتیبۃ ۳۱۳
- الاکمال ۳/۳۹۴ للحافظ ابن ماکولا • المعرفۃ والتاریخ ۲/۱۶۳ و ۴۰۰
- الامصار ذوات الامصار ۱۵۴ للحافظ الذہبی • شذرات الذہب ۱/۲۴۵
- خلاصۃ تذہیب الکمال ۳۴۸ • ہدیۃ العارفین ۲/۷
- العبر ۱/۱۷۷ • البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۱۳۱
- الوافی بالوفیات ۳/۲۲۳ و ۲۲۴
- ثقات ابن حبان ۷/۳۹۰ و ۳۹۱ • طبقات الخلیفۃ ۲۸۳
- طبقات الفقہاء لابی اسحٰق الشیرازی ۵۲

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں

تہذیب الکمال ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ • الاعلان بالتوبیخ ۱۳۶ للسخاوی

- صفۃ الصفوۃ ۲/۱۷۴ • تقریب التہذیب ۳۸۰
- تاریخ خلیفہ ۴۲۹ الخ

نوٹ: مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت ہے۔

عن يزيد بن خصيفة [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفۃ مدینی روی عن السائب بن یزید وعروۃ بن زبیر..... قال ابوبکر الاثرم سألت اباعبد اللہ عن یزید ابن خصیفۃ فقال ثقۃ [ثقۃ] نا عبد الرحمٰن قال ذکرہ ابی عن اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین انہ قال یزید بن خصیفۃ ثقۃ نا عبد الرحمٰن قال سألت ابی عن یزید بن خصیفۃ فقال ثقۃ...... الجرح والتعدیل ۹/۲۷۴

• قال الحافظ الذھبی ۔ یزید بن عبد اللہ بن خصیفۃ... وخصیفۃ ھو اخو السائب بن یزید بن سعید بن اخت نمر المدنی الفقیہ... حدث عن السائب بن یزید وعروۃ بن زبیر ۔ وعنہ مالک والثوری وسلیمان بن ھلال ۔ قال ابن سعد کان ثبتاً عابداً ناسکا کثیر الحدیث تلت توفی بعد الثلاثین ومائۃ

سیر اعلام النبلاء ۶/۱۵۷ و ۱۵۸

• الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ ۳/۲۴۶ • المیزان ۴/۴۳۰

• (ابن ابی ذئبؒ) یزید بن خصیفہؒ سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں:۔ یزید بن عبداللہ بن خصیفہؒ مدینی سے ۔ سائب بن یزید اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ۔ ابوبکر اثرم فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے یزید بن خصیفہؒ کے بارے پوچھا اس نے فرمایا ثقہ ثقہ ہے ۔ ابن ابی حاتم اپنے والد کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس نے اسحٰق بن منصور سے اس نے یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ہے اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن خصیفہ کے بارے والد صاحب سے پوچھا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہے ۔ الجرح والتعدیل ۹/۲۷۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ یزید بن عبداللہ بن خصیفہ .... خصیفہ سائب بن یزید کا بھائی ہے... سائب بن یزید اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مالک اور ثوری اور سلیمان بن ہلال کرتے ہیں ۔ ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہ ثبت عابد کثیر الحدیث تھے

ذہبی فرماتے ہیں کہ ۱۳۰ھ کے بعد وفات پاگئے ہیں ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۶/۱۵۷

• الکاشف ۳/۲۴۶ • میزان الاعتدال ۴/۴۳۰



- قال الحافظ جمال الدين المزی المتوفی سنة ٧٤٢ھ ... يزيد بن عبد الله بن خصيفة قال ابو بكر الاثرم عن احمد بن حنبل وابو حاتم والنسائی ثقة .. وقال احمد بن سعيد ابن ابی مريم عن يحيی بن معين ثقة حجة قال محمد بن سعد ... كان عابدا ناسكا كثير الحديث ذكره ابن حبان فی كتاب الثقات روی له الجماعة طالع تهذيب الكمال ١٥٣٦
- قال الحافظ ابو الفضل محمد بن طاهر المتوفی سنة ٥٠٧ھ . يزيد بن عبد الله بن خصيفة المدنی الكندی سمع السائب بن يزيد ويزيد بن قسيط عندهما وبسر ابن سعيد وعروة بن الزبير عند مسلم ... روی عنه اسمعيل بن جعفر ومالك بن انس عندهما وجبيد بن عبد الرحمن وسليمان بن بلال عند البخاری وعبد الله بن محمد ابو علقمة وسفيان بن عيينة عند مسلم كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ٢/٢٧٥
- قال الحافظ ابن شاهين - يزيد بن خصيفة ثقة تاريخ الثقات ٣٤٨ رقم ١٤٨٧
- طالع ثقات ابن حبان ٧/٦١٦

- حافظ جمال الدين المزی المتوفی ٧٤٢ھ فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ ابو بکر اثرم احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ ہے ابو حاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں ۔ احمد بن سعید، یحیی بن معین سے ثقہ حجت نقل کرتے ہیں ۔ محمد بن سعد عابد ناسک کثیر الحدیث فرماتے ہیں - ابن حبان نے کتاب الثقات میں اس کو ذکر کیا ہے ۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال ١٥٣٦
- حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر المتوفی ٥٠٧ھ فرماتے ہیں ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ المدنی، الکندی نے سائب بن یزید اور یزید بن قیسط سے سنا ہے نزد بخاری و مسلم .... اور بسر بن سعید اور عروہ بن زبیر سے نزد مسلم اور اس سے اسماعیل بن جعفر اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں نزد بخاری و مسلم اور عبید بن عبد الرحمٰن اور سلیمان بن بلال سے نزد بخاری اور عبد اللہ بن محمد ابو علقمہ اور سفیان بن عیینہ سے نزد مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ٢/٢٧٥
- حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں یزید بن خصیفہ ثقہ ہیں ٤٨ رقم ١٤٨٧ تاریخ الثقات
- طالع ثقات ابن حبان ٧/٦١٦

• قال الحافظ العسقلانی ... یزید بن عبد الله بن خصیفة ثقة من الخامسة
تقریب التهذیب ۳۸۳

• وقال الحافظ ... یزید بن عبد الله بن خصیفة قال الاثرم عن احمد
ابوحاتم والنسائی ثقة قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة حجة وقال
ابن سعد ناسکا کثیر الحدیث ثبتا وذکره ابن حبان فی الثقات قلت زعم ابن عبد البر
انه ابن أخی السائب بن یزید وکان ثقة ماموناً ۔ تہذیب التہذیب ۱۱/۳۴۰

• ذکر الحافظ الطبرانی المتوفی سنہ ۳۶۰ھ ۔ احادیث یزید بن خصیفة عن السائب
ابن یزید فی معجم الکبیر ۸/۱۸۲ و ۱۸۴ رقم الحدیث ۶۶۶۹ إلی ۶۶۷۵

• طالع التاریخ الکبیر ۸/۳۴۵ • طبقات ابن سعد ۷/۵۲۰

• خلاصة تذهیب الکمال ۴۳۲

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ ثقہ ہے اور پانچویں طبقہ کا ہے ۔
تقریب التہذیب ۳۸۳

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ ...
اثرم احمد سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں ۔ ابن ابی مریم ابن معین سے
ثقہ حجۃ نقل کرتے ہیں اور ابن سعد ناسک کثیر الحدیث ثبت نقل کرتے ہیں ۔ ابن حبان نے اس
کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۔ حافظ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ سائب بن یزید کا بھتیجا
تھا اور ثقہ اور مامون تھے ۔ تہذیب ۱۱/۳۴۰

• حافظ طبرانی متوفی ۳۶۰ھ یزید بن خصیفہ کی روایات سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے معجم کبیر
میں ۸/۱۸۲ و ۱۸۴ رقم الحدیث ۶۶۶۹ تا ۶۶۷۵ نقل کئے ہیں ۔

• مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۸/۳۴۵ • طبقات ابن سعد ۷/۵۲۰

• خلاصہ تذہیب الکمال ۴۳۲



تنبیہ) اعلم یا اخی وفقنی اللہ وایاک لما یحب ویرضی ان یزید بن خصیفۃ ثقۃ ثبت حجۃ وثقۃ الائمۃ النقاد وروی عنہ الشیخان وغیرھما من الائمۃ الاعلام لکن ومع ھذا قد تجاھل الشیخ الالبانی وقال ان ابن خصیفۃ وان کان ثقۃ فقد قال الامام احمد فی روایۃ عنہ منکر الحدیث فمثلہ یرد حدیثہ اذا خالف من ھو احفظ منہ یکون شاذا ... وھذا الاثر من ھذا القبیل فان مدارہ علی السائب بن یزید وقد رواہ عنہ محمد بن یوسف وابن خصیفۃ واختلفا فی العدد فالاول قال عنہ (۱۱) والاخر قال (۲۰) والراجح قول الاول لانہ اوثق منہ فقد وصفہ الحافظ ابن حجر بانہ ثقۃ ثبت واقتصر فی الثانی علی قولہ ثقۃ فھذا التفاوت من المرجحات عند التعارض۔

الثانی ان ابن خصیفۃ اضطرب فی روایۃ العدد تارۃ یقول عشرین وتارۃ احدی عشرین فھذہ وحدہ کاف لاسقاط الاحتجاج بھذہ العدد

الثالث ان محمد بن یوسف ابن اخت السائب بن یزید فھو لقرابتہ للسائب اعرف۔

خبردار۔ جان لے اے میرے بھائی اللہ تعالی مجھے اور تجھ کو توفیق عطا فرمائے جسے وہ پسند کرے اور جس پر وہ راضی ہو جائے کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجت ہے تنقید کرنے والے ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے اور بخاری و مسلم اور دیگر بڑے بڑے ائمہ نے اس سے روایت کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود شیخ البانی نے جہالت کا ارتکاب کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن یزید اگرچہ ثقہ ہے احمد بن حنبل نے اس کو منکر الحدیث فرمایا ہے تو اس جیسے کی حدیث مردود ہوتی ہے جب کہ اس راوی سے مخالف ہو جو اس سے زیادہ حافظ والا ہو تو یہ شاذ ہے تو یہ اثر اسی قبیل سے ہے کیونکہ اس کا دارو مدار سائب بن یزید پہ ہے تو اس سے محمد بن یوسف اور ابن خصیفہ روایت کرتے ہیں اور شمار میں مختلف ہیں۔ اول نے گیارہ فرمایا ہے دوسرے نے بیس فرمایا ہے راجح اول کا قول ہے کیونکہ وہ اس سے ثقہ ہے ابن حجر نے اس کو ثقہ ثبت کہا ہے اور دوسرے کے بارے فقط ثقہ کہا ہے اور تعارض کے وقت یہ فرق ترجیح دینے والا ہے۔

دوم کہ ابن خصیفہ شمار میں مضطرب ہے کبھی بیس اور کبھی اکیس کہتے ہیں تو یہ اس کی روایت سے استدلال کرنے کو ساقط کرتا ہے۔

سوم محمد بن یوسف، سائب بن یزید کا بھانجا ہے تو یہ قرابت کی وجہ سائب کی روایت اچھی طرح دوسروں سے

	اسماء الكتب	صفحاتها
١٥٥٦	النجوم الزاهرة	١١/١٦
١٥٥٧	كشف الظنون	١/٢٥٤ ٢/١٣٥٦
١٥٥٨	ايضاح المكنون	٢/٦٧٨
١٥٥٩	هدية العارفين	٢/١٦٢
١٥٦٠	المدارس	٢/٤٣
١٥٦١	كتاب الفروع	١/٥٣٦
١٥٦٢	القلائد الجوهرية	١/١٦١
١٥٦٣	الضوء اللامع	١/١٥٣
١٥٦٤	شذرات الذهب	٧/٢٣٨
١٥٦٥	ايضاح المكنون	١/٣ و ٢/٥٤٩
١٥٦٦	المدارس	٢/٥٩
١٥٦٧	معجم المصنفين	٤/٣٧٢
١٥٦٨	المبدع في شرح المقنع	٢/١٧
١٥٦٩	الضوء اللامع	٥/٢٢٥
١٥٧٠	شذرات الذهب	٧/٣٤٠
١٥٧١	البدر الطالع	١/٤٦٦
١٥٧٢	كشف الظنون	١/٣٥٧
١٥٧٣	ايضاح المكنون	١/١٣٤
		٢/٤٥
١٥٧٤	هدية العارفين	١/٢٣٦
١٥٧٥	الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف	٢/١٨٠
١٥٧٦	خلاصة الاثر	٤/٣٥٨
١٥٧٧	الاعلام للزركلي	٨/٨٨
١٥٧٨	غاية المنتهى مع مطالب اولى النهى	١/٦٥٣

	اسماء الكتب	صفحاتها
١٥٧٩	خلاصة الاثر	٤/٤٢٦
١٥٨٠	الاعلام للزركلي	٨/٢٤٩
١٥٨١	هدية العارفين	٢/٤٧٦
١٥٨٢	ايضاح المكنون	١/٦٠٧
		٢/١٣٢، ١٧٣
١٥٨٣	فهرست الخديوية	٣/٢٩٤
١٥٨٤	الكشاف	٩٢ و ٩٣
١٥٨٥	فهرس الازهرية	٢/٦٣٩
		٢/٦٤٠
١٥٨٦	شرح منتهى الارادات	١/٢٣١
١٥٨٧	الاعلام للزركلي	٨/١٣٥
١٥٨٨	مطالب اولى النهى	١/٥٦٢
١٥٨٩	الاعلام للزركلي	٧/١٣٧
١٥٩٠	هدية العارفين	٢/٣٥
١٥٩١	ايضاح المكنون	١/٣٠٧ ٢/٢٧٤
١٥٩٢	مختصر طبقات الحنابلة	١٣٧
١٥٩٣	المسلك الاذفر	١١١
١٥٩٤	المجددون في الاسلام	٤٣٧
١٥٩٥	تاريخ اداب اللغة العربية	٣/٢٣٠
١٥٩٦	معجم المطبوعات	١٦٩
١٥٩٧	الكشاف	٢٢٢
١٥٩٨	مؤلفات شيخ الاسلام محمد ابن عبد الوهاب	١٥٧
١٥٩٩	الاعلام للزركلي	٣/١٩٢
١٦٠٠	هدية العارفين	١/٤٠٨
١٦٠١	ايضاح المكنون	١/٣٣٨

وقال الحافظ فی ترجمۃ یونس بن القاسم وثقہ یحیی بن معین والدارقطنی وقال البردیجی منکر الحدیث قلت اوردت ھذا لئلا یستدرک والا فمذھب البردیجی ان المنکر ھو الفرد سواء تفرد بہ ثقۃ او غیر ثقۃ فلا یکون قولہ منکر الحدیث جرحا بینا وقد وثقہ یحیی بن معین ۔ مقدمۃ فتح الباری ۴۵۵

فعلم من ھذا ان المنکر عند الامام احمد یقال لمن یکون منفردا بالحدیث ولذا وثقہ احمد فی روایۃ الاثرم وھذا حق لا مریۃ فیہ ولذا قال الحافظ العسقلانی احتج بہ مالک والائمۃ کلھم وان کان یزید بن خصیفۃ ضعیفا کما ظنہ الشیخ الالبانی فکیف یحتج بہ الائمۃ کلھم .... تدبر وتدرب

اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ یونس بن قاسم کے ترجمہ میں فرمایا ہے کہ اس کی توثیق یحیی بن معین اور دارقطنی نے کی ہے اور بردیجی نے منکر الحدیث کہا ہے ۔ میں نے اس لئے یہ کہا کہ مجھ پر کوئی گرفت نہ کریں ورنہ بردیجی کا مذہب یہ ہے کہ منکر الحدیث منفرد کو کہتے ہیں خواہ اس کے ساتھ ثقہ منفرد ہو یا غیر ثقہ لہٰذا منکر الحدیث واضح جرح نہیں اور اس کی توثیق یحیی بن معین نے کی ہے ۔ فتح الباری ۴۵۵
تو اس توضیح سے یہ معلوم ہوگیا کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک منکر اس راوی کے متعلق کہتے ہیں جو حدیث میں منفرد ہو اور اسی وجہ سے اثرم کی روایت کی بنا پر امام احمد نے یزید بن خصیفہ کی توثیق فرمائی ہے اور اس میں شک وشبہ نہیں اور اسی وجہ سے حافظ عسقلانیؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے امام مالک اور تمام ائمہ نے احتجاج کیا ہے اگر یزید بن خصیفہ ضعیف ہوتا جیسا کہ شیخ البانی کا گمان ہے تو ائمہ اس کی روایات سے احتجاج کیوں کرتے .. فکر اور تدبر کر

اقول ان قول الامام احمد فی حق راوٍ بانہ منکر الحدیث لیس دلیلا علی ضعف الراوی کما سأوضح ببعض الرواۃ انشاء اللہ تعالیٰ۔

- قال الامام احمد فی حق محمد بن ابراھیم التیمی المدنی یروی مناکیر او قال احادیثہ منکرۃ مع ان الحافظ الذھبی یقول قلت وثقہ الناس واحتج بہ الشیخان

میزان الاعتدال ۳/۴۴۵

- وکذا قال الامام احمد فی حق خالد بن مخلد لہ مناکیر مع ان الشیخین رویا عنہ فی صحیحیھما۔۔ میزان الاعتدال ۱/۶۴۰

- وکذا قال الامام احمد فی حق ابی بن عباس بن سھل منکر الحدیث قال یحیی بن معین ضعیف وقد احتج بہ البخاری۔

الکاشف ۱/۵۲

- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ امام احمد کا یہ قول کہ منکر الحدیث ہے یہ راوی کے ضعف پر دلیل نہیں جیسا کہ میں بعض راویوں سے وضاحت کروں گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

- امام احمد نے محمد بن ابراہیم التیمی کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ منکر حدیثیں روایت کیا کرتے تھے یا فرمایا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں اور اس کے باوجود حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اس کی توثیق لوگوں نے فرمائی ہے اور بخاری ومسلم نے اس سے احتجاج کیا ہے۔

میزان الاعتدال ۳/۴۴۵

- اور اسی طرح امام احمد نے خالد بن مخلد کے بارے فرمایا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں اور اس کے باوجود اس سے بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔

- اور اسی طرح امام احمد نے ابو عباس بن سہل کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے اور یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا ہے۔ اور اس سے امام بخاری نے احتجاج کیا ہے۔

الکاسف ۱/۵۲



فهل يقول الالباني بضعف روايات الشيخين، او جاءت غشاوة على العينين اقول ان تطالع تحقيق الالباني نتعلم بالقطع و البتات بان الالباني يظن على نفسه بانه ناقد الرجال يوثق احدا او يضعف احدا و بيده التضعيف و التوثيق اذكر لك من احاديثه الصحيحة التي ذكرها في سلسلة الاحاديث الصحيحة مع جرح شديد على الرواة. لكن الحسد آفة من الآفات

(1) يقول الالباني تحت رقم ١٠٠١ ... قلت هذا اسند حسن رجاله كلهم ثقات دفي ابي قبيل اسمه يحيى بن هاني كلام يسير لا ينزل به حديثه عن رتبة الحسن . الاحاديث الصحيحة ٣/٣

اقول العجب كل العجب على الالباني بان في هذه الرواية احمد بن بكر البالسي و مع هذا ان الالباني يقول رجاله كلهم ثقات فاعلم ايها المعجب على نفسك

توکیا البانی شیخین کی روایات کو بھی ضعیف کہتے ہیں یا اس کی آنکھوں پر پردے ہیں

میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ آپ البانی کی تحقیق مطالعہ کریں تو آپ کو قطعی اور یقینی معلوم ہو جائے گا کہ البانی اپنے پر گمان کرتا ہے کہ یہ ناقد الرجال ہے کسی کی توثیق کرتا یا تضعیف کرتا ہے اس کے ہاتھ میں ہے کسی کو ضعیف کریں یا توثیق کریں۔ میں چند مثالیں ذکر کرتا ہوں کہ البانی نے احادیث صحیحہ کے سلسلہ میں بہت احادیث شمار کیں ہیں حالانکہ ان کے راویوں پر شدید جرح موجود ہے لیکن حسد ایک آفت ہے آفات سے۔

(1) البانی رقم ١٠٠١ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ سند حسن ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ابو قبیل جس کا نام یحیی بن ھانی ہے اس میں معمولی کلام ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کی حدیث مرتبہ حسن سے نہیں اترتی

احادیث صحیحہ ٣/٣

میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں تعجب پر تعجب البانی پر ہے کہ اس حدیث میں احمد بن بکر بالسی موجود ہے اس کے باوجود کہتے ہیں کہ تمام راوی ثقہ ہیں جان لو اپنے آپ پر تعجب کرنے والے (البانی)



• قال الحافظ ابن عدی المتوفی سنہ ۳۶۵ھ یقول احمد بن بکر یروی احادیث مناکیر عن الثقات ثم ساق له ثلاثة احادیث
طالع الکامل ۱/۱۹۱
• قال الحافظ الذهبیؒ (بعد نقل کلام ابن عدی) قال ابو الفتح الازدی کان یضع الحدیث۔ المیزان ۱/۸۶ • طالع دیوان الضعفاء ۲
• قال الحافظ ابن الجوزی المتوفی سنہ ۵۹۷ھ قال الازدی یضع الحدیث
الضعفاء والمتروکین ۱/۶۶
• وقال الحافظ الذهبیؒ – احمد بن بکر شیخ ابن ابی ثابت۔ قال الازدی یضع الحدیث وقال ابن عدی یروی مناکیر۔
المغنی فی الضعفاء ۱/۳۵ • طالع اللسان ۱/۱۴۰

• حافظ ابن عدی متوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن بکر ثقہ راویوں سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں پھر تین احادیث بیان کیں ہیں الکامل ۱/۱۹۱
• حافظ ذہبیؒ ابن عدی کا کلام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابو الفتح ازدی فرماتے ہیں کہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ المیزان ۱/۸۶
• حافظ ابن الجوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ ازدی فرماتے ہیں۔۔کہ یہ بناوٹی احادیث بنایا کرتا تھا۔
الضعفاء والمتروکین ۱/۶۶
• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ احمد بن بکر ابن ابی ثابت کا شیخ ہے۔ ازدی فرماتے ہیں کہ بناوٹی احادیث بناتا تھا۔ اور ابن عدی فرماتے ہیں۔ منکر احادیث بیان کرتا تھا۔
المغنی فی الضعفاء ۱/۳۵ • اللسان ۱/۱۴۰

Scanned by PDFer

ولما كان احمد بن بكر يروى احاديث مناكير وكان يضع الحديث ليكون الحديث موضوعا اويكون صحيحا حيث انه ذكره فى الاحاديث الصحيحة بل هذا الحديث بقانون الالبانى موضوع بلاشك وارتياب لانه يقول فى حديث ابن عباس الذى رواه ابن ابى شيبة - ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى فى رمضان عشرين ركعة -

مصنف ۲/۲۹٤ وقال الالبانى موضوع ... الاحاديث الضعيفة ۲/۳۵

مع ان فى هذه الرواية ابراهيم بن عثمان وهو ضعيف بالاتفاق لكن ليس عليه جرح الوضاع بانه يضع الحديث لكن ومع هذا يقول الالبانى بانه موضوع والحديث الذى ذكره فى الصحيحة وان كان فيه احمد بن بكر الذى يروى المناكير وكان يضع الحديث لكن الحديث صحيح لان التوثيق والتضعيف بيد الالبانى وقد صدق -

وكم من عائب قولا صحيحا ، آفته من الفهم السقيم

جبکہ احمد بن بکر منکر احادیث روایت کرتا تھا اور بناوٹی حدیث بناتا تھا تو حدیث موضوع بن گئی یا صحیح کہ اس نے احادیث صحیحہ میں ذکر کیا ہے، بلکہ یہ حدیث البانی کے قانون کے مطابق یقینی موضوع ہے کیونکہ اس نے اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق کہا ہے جس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات تراویح پڑھی ہیں کہ یہ حدیث موضوعی اور من گھڑت ہے جیسا کہ احادیث ضعیفہ ۲/۳۵ میں ذکر کیا ہے۔

حالانکہ اس روایت میں ابراہیم بن عثمان ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے۔ لیکن اس پر بناوٹی حدیث بنانے کی جرح نہیں لیکن اس کے باوجود البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث من گھڑت ہے اور جو حدیث احادیث صحیحہ میں ذکر کیا ہے اس میں اگرچہ احمد بن بکر ہے جو منکر احادیث روایت کرتا تھا اور من گھڑت حدیث بناتا تھا لیکن یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ توثیق اور تضعیف البانی کے ہاتھ میں ہے۔ سچ فرمایا ہے۔ کتنے لوگ قول صحیح پر عیب لگانے والے ہیں

یہ آفت اس کے فہم سقیم (بیمار) کی وجہ سے ہے۔

وما قال الالبانی ۔ من ابی قبیل اسمہ یحیی بن ھانی فیہ کلام یسیر مردود علیہ لان اسمہ حیی بن ھانی . کما فی الجرح والتعدیل ۳/۳۷۵ • طبقات ابن سعد ۷/۵۱۰
• المعرفۃ والتاریخ ۲/۵۰۷ • سیر اعلام النبلاء ۵/۲۱٤ • الاکمال ۷/۳۲۷
• تھذیب الکمال ۱/۳۵۱ • المحقق ۷/٤۹۰ • میزان الاعتدال ۱/٦۲٤
• تھذیب التھذیب ۳/۷۲ • المشتبہ ٦۲۸ • الکاشف ۱/۲٦٤
• خلاصۃ تھذیب الکمال ۹۷ • شذرات الذھب ۱/۱۷۵
• وقال الحافظ ابن حجر حیی بن ھانی ۔ ابو قبیل المعافری ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان یخطی ووثقہ الفسوی والعجلی واحمد بن صالح وذکرہ الساجی فی الضعفاء وحکی عن ابن معین انہ ضعفہ ۔ التھذیب ۳/۷۳
• وقال الحافظ . حیی بن ھانی صدوق یھم ۔ التقریب ۸۷ / ۲۳۱

حیی بن ھانی التقریب ۲۳۱

اور جو البانی نے کہا ہے کہ ابو قبیل کا نام یحیی بن ھانی ہے اس میں تھوڑا سا کلام ہے اس پر مردود ہے کیونکہ اس کا نام حیی بن ھانی ہے (نہ کہ یحیی بن ھانی) جیسا کہ الجرح والتعدیل ۳/۳۷۵ وغیرہ مندرجہ بالا کتابوں میں ہے (دوبارہ نام لکھنے کی ضرورت نہیں)
• حافظ ابن حجر فرماتے ہیں حیی بن ھانی ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن فرمایا ہے کہ وہ غلطیاں کیا کرتا تھا۔ فسوی عجلی احمد نے توثیق کی ہے۔ ساجی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ ابن معین سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ اس کی تضعیف کیا کرتے تھے۔ تہذیب ۳/۷۳
• حافظ فرماتے ہیں حیی بن ھانی صدوق ہے وہم کا شکار ہے۔ التقریب ۸۷



• کذلک فیما ذکرہ الالبانی ... فیہ یحیی بن صالح وھو وان کان ثقہ لکن قال مھنا سالت احمد عنہ فقال رأیتہ فی جنازۃ ابی المغیرۃ فجعل ابی یضعفہ وقال الحاکم ابو احمد لیس بالحافظ عندھم قال عبداللہ بن احمد قال ابی لم اکتب عنہ لانی رأیتہ فی مسجد الجامع یسیئ الصلوۃ وقال الخلیلی ثقۃ روی من الائمۃ روی مالک حدیثا لا یتابع علیہ وھو عن مالک عن الزھری عن سالم عن ابیہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یمشون امام الجنازۃ قال الخلیلی ھذا منکر من حدیث مالک
طالع التہذیب ۱۱/۲۲۹ الی ۲۳۱

• اسی طرح البانی نے ذکر کیا ہے اس میں یحیی بن صالح ہے یہ اگرچہ ثقہ ہے لیکن مھنا فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے احمد سے پوچھا اس نے فرمایا کہ میں نے اس کو ابو المغیرہ کے جنازہ میں دیکھا تھا میرا والد اس کی تضعیف کرتا اور حاکم ابو احمد کے نزدیک یہ حافظ (الحدیث) نہیں تھے عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے اس سے (حدیث) نہیں لکھی تھیں کیونکہ اس کو میں نے جامع مسجد میں دیکھا یہ بری نماز پڑھتا تھا اور خلیلی ثقہ کہتے ہیں امام مالک نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو تابع بھی نہیں بن سکتی۔ مالک زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم جنازہ سے آگے چلتے۔ خلیلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام مالک کی منکر ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۲۲۹ تا ۲۳۱



ایها الاخ الکریم انظر الی عدل الالبانی بان الحدیث الذی مشتمل علی الضعفاء والوضاعین یقول فی حقه سنده حسن ورجاله کلهم ثقات۔ والحدیث الذی لیس فیه ضعیف ولا وضاع بل وثقه الائمة النقاد وثقة وحجة لکن لا یصلح به الاحتجاج لان هذا الحدیث مخالف عن رای الالبانی مع ان یزید بن خصیفة راوی الحدیث وثقه یحیی بن معین وغیره من الائمة النقاد و قال الالبانی فی الاحادیث الضعیفة حسبك منهم یحیی بن معین فقد قال فیه (ای فی زاذان) ثقة ثم رد علی ابن حبان والحاکم ابی احمد تحت رقم ۹۳۰ ۲/ ۳۳۳

والعجب علی تجاهله بان توثیق یحیی بن معین یکفی لزاذان ولا یکفی لیزید بن خصیفة لان روایته مخالفة عن رأیه الکریم . تدبر وخف من الله العلیم

اے میرے بھائی محترم البانی کا انصاف دیکھ لیں کہ جو حدیث ضعیف اور بناوٹی حدیث بنانے والے راویوں پر شامل ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن اور تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ حدیث جس میں نہ راوی ضعیف ہے اور نہ بناوٹی حدیث بنانے والا موجود ہے بلکہ ائمہ نقاد نے توثیق فرمائی ہے اور ثقہ اور حجت ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کر سکتے کیونکہ یہ البانی کے نظریہ سے مخالف ہے۔ حالانکہ یزید بن خصیفہ جو حدیث کا راوی ہے یحیی بن معین وغیرہ ائمہ ناقدین نے توثیق کی ہے اور البانی احادیث ضعیفہ میں کہتے ہیں کہ ان میں سے تمہارے لئے یحیی بن معین کی توثیق کافی ہے جس نے زاذان کی توثیق کی ہے پھر البانی نے رد کرنے والوں پر جیسا ابن حبان اور حاکم ابو احمد ہے رد کیا ہے رقم الحدیث ۹۳۰۔ ۲/۳۳۳

البانی کے تجاہل پر تعجب ہے کہ یحیی بن معین کی توثیق زاذان کے لئے کافی ہے لیکن یزید بن خصیفہ کے لئے کافی نہیں کیونکہ اس کی روایت اس کے مبارک نظریے سے مخالف ہے۔ فکر کر اللہ علیم سے خوف کر۔

قال البانی تحت رقم ۱۲۷۹۔ قلت هذا اسناد جید رجالہ کلهم ثقات۔ الاحادیث الصحیحۃ ۳/۲۸۴، والعجب علی الالبانی بانه ما ذکر توثیق سعد ابن الصلت لکن افتی بان اسناده جید۔

• وقال الالبانی تحت رقم ۱۲۰۶ قلت هذا اسناد صحیح رجالہ کلهم رجال الصحیح الاحادیث الصحیحۃ ۳/۲۰۸

اقول ان فیه یونس بن ابی اسحاق ... وقال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ انا عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل فیما کتب الی قال سألت ابی عن یونس بن ابی اسحاق فقال حدیثه مضطرب وقال الحافظ سالت ابی عن یونس بن ابی اسحاق فقال کان صدوقا لا یحتج به۔

الجرح والتعدیل ۹/۲۴۴

• قال الحافظ ابن الجوزیؒ یونس بن ابی اسحاق قال ابو حاتم الرازیؒ کان صدوقا الا انه لا یحتج به۔ الضعفاء والمتروکین ۳/۲۲۳

• البانی رقم ۱۲۷۹ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ اسناد کھری ہے تمام راوی اس کے ثقہ ہیں۔ احادیث صحیحہ ۳/۲۸۴ البانی پر تعجب ہے کہ سعد بن صلت کی توثیق نہیں کی ہے لیکن فتوی لگاتے ہیں کہ اسناد کھری ہے

• البانی رقم ۱۲۰۶ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے اور تمام راوی صحیح کے راوی ہیں الاحادیث الصحیحہ ۳/۲۰۸

• میں کہتا ہوں کہ اس میں یونس بن ابی اسحاق ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم عبد اللہ بن احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یونس بن ابی اسحاق کے بارے پوچھا تو فرمایا کہ اس کی حدیث مضطرب ہے اور حافظ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے یونس بن ابی اسحاق کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ سچا تھا اور اس سے حجت صحیح نہیں ہے۔

الجرح والتعدیل ۹/۲۴۴

• حافظ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یونس بن ابی اسحاق کے بارے میں ابو حاتم رازیؒ کا خیال ہے کہ وہ سچا ہے لیکن اس سے احتجاج درست نہیں۔

الضعفاء والمتروکین ۳/۲۲۳



قال الحافظ الذهبی - یونس بن ابی اسحاق - قال ابو حاتم لا یحتج به وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن خراش فی حدیثه لین وقال ابن حزم فی محلاه ضعفه یحیی القطان واحمد بن حنبل جدا طالع المغنی فی الضعفاء ۲/۷۶۶

• المیزان ۲/۴۸۲ و ۴۸۳ • الکاشف ۳/۲۶٤ • دیوان ۳٤۹

• قال الحافظ العسقلانی - یونس بن ابی اسحاق - قال الاثرم سمعت احمد یضعف حدیث یونس عن ابیه .. قال عبد اللہ بن احمد عن ابیه حدیثه مضطرب قال ابو حاتم کان صدوقا لا یحتج بحدیثه وقال الساجی صدوق وضعفه بعضهم وقال ابو احمد ربما وهم فی روایته . التهذیب ۱۱/ ٤۳٤

• قال الحافظ العقیلی - یونس بن ابی اسحاق - حدثنا عبد اللہ بن احمد قال سألت ابی عن عیسی بن یونس سأل عنه قلت فابوہ یونس قال کذا وکذا قال ابی مرۃ اخری یونس بن ابی اسحاق حدیث مضطرب ... قال احمد بن محمد بن هانی سمعت ابا عبد اللہ وذکر یونس بن ابی اسحاق وضعف حدیثه عن ابیه . الضعفاء الکبیر ٤/٤۵۷ و ٤۵۸

حافظ ذہبی فرماتے ہیں - - یونس بن ابی اسحاق ... ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس سے حجت نہیں ہو سکتی ۔ نسائی کہتے ہیں لا بأس بہ ۔ ابن خراش فرماتے ہیں کہ اس میں نرمی ہے ۔ ابن حزم محلی میں فرماتے ہیں کہ یحیی قطان اور احمد بن حنبل نے سخت ضعیف کہا ہے ۔ مطالعہ کریں المغنی فی الضعفاء ۲/ ۷٦٦

• مطالعہ کریں میزان الاعتدال ۳/ ۴۸۲ و ۴۸۳ • الکاشف ۳/۲٦۴

• دیوان الضعفاء ۳۴۹

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں یونس بن ابی اسحاق ۔ اثرم کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے سنا ہے کہ وہ یونس عن ابیہ کی حدیث ضعیف کہا کرتے تھے ۔ عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ یونس کی حدیث مضطرب ہے ابو حاتم کہتے ہیں کہ سچے تھے حجت نہیں ۔ ساجی اسے سچا سمجھتے ہیں اور بعضوں نے تضعیف کی ہے ابو احمد کہتے ہیں کہ روایات میں بسا اوقات وہم کا شکار ہوتا تھا تہذیب التہذیب ۱۱/ ۴۳۴

• حافظ عقیلی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے اس کے متعلق مضطرب الحدیث نقل کرتے ہیں ۔ احمد بن محمد بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا ہے اور یونس بن ابی اسحاق کا ذکر کیا اور اسکی حدیث جو باپ سے روایت کرتے ہیں ضعیف کہا ۔ الضعفاء الکبیر ۴/ ۴۵۷ و ۴۵۸



ايها الاخ الكريم فانظر الى عدل الالبانى يقول هذا اسناد صحيح مع ان الامام يحيى القطان واحمد بن حنبل يضعفان يونس بن ابى اسحاق وقال الحافظ ابن ابى حاتم لا يحتج بحديثه وقال بعضهم وحديثه مضطرب وربما وهم وفيه لين و مع هذا اسناده صحيح عند الالبانى وما ضعف احد من النقاد يزيد بن خصيفة بل موثقة وحجة لكن روايته ليست بصحيحة لانها مخالفة عن رأى الالبانى.

اعوذ بالله من حسد رجل ليس له فيه ثانى

لانه يقول فى حق زاذان حسبانه منهم يحيى بن معين فقد قال فيه ثقة لكنه نسى فى قوله فى حق يزيد بن خصيفة بانه قال فى حق يزيد بن خصيفة ثقة حجة.

وقال الحافظ الذهبىؒ قال احمد بن حنبلؒ يحيى بن معين اعلمنا بالرجال

- تذكرة الحفاظ ٢/٤٣٠

ولما وثقه يحيى بن معين وغيره من الائمة النقاد فبطل قول من يشيع الفساد۔

اے میرے محترم بھائی البانی کا عدل اور انصاف دیکھو کہ کہتے ہیں کہ یہ اسناد صحیح ہے حالانکہ امام یحیی قطان اور امام احمد بن حنبل یونس بن ابی اسحاق کی تضعیف کرتے ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم لا یحتج بحدیثہ کہتے ہیں۔ اور کوئی مضطرب الحدیث اور فیہ لین اور ربما وہم کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود البانی کے نزدیک اسناد صحیح ہے۔ اور ائمہ نقاد کے کسی نے یزید بن خصیفہ کی تضعیف نہیں کی ہے بلکہ یہ ثقہ اور حجت ہے لیکن اس کی روایت اس لئے صحیح نہیں کہ البانی کے نظریہ سے مخالف ہے اللہ تعالی کے ساتھ ایسے آدمی کے حسد سے پناہ مانگتے ہیں جس میں اس کا ہمسر نہ ہو کیونکہ یہ زاذان کے متعلق کہتے ہیں کہ یحیی بن معین کی توثیق کافی ہے کہ اس نے اس کو ثقہ کہا ہے لیکن یہ بات یزید بن خصیفہ کے بارے بھول گیا کہ اس نے اس کے بارے ثقہ اور حجہ کہا ہے۔ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین ہم سے تنقید رجال میں زیادہ عالم ہے "تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۰

تو جب یزید بن خصیفہ کی توثیق یحیی بن معین وغیرہ ائمہ نقاد نے کی ہے تو فساد پھیلانے والے کا قول باطل ہو گیا۔

• قال الالبانی تحت رقم ٦٨ قلت هذا اسناد جید رجالهم کلهم ثقات غیر یحیی بن زکریا قال ابن ابی حاتم ١٤٥/٢/٤ سألت ابی قال لیس به باس اخرجه ابوالشیخ ١٩٠ ایضا ورجاله ثقات غیر ابی جناب الکلبی واسمه یحیی بن حیة قال فی التقریب ضعفوه لکثرة تدلیسه قلت وقد صرح ههنا بالتحدیث فانتفت شبهة تدلیسه۔ الاحادیث الصحیحة ١٠٧/١

• اقول والعجب کل العجب علی تجاهل الالبانی بانه نقل من التقریب الزام التدلیس وما طالع کتب التراجم والا لا ینفوه بهذا لانه ضعیف متروک لیس بالقوی ومنکر الحدیث واحادیثه مناکیر... اوطالع الکتب لکنه فی صدد تصحیح هذا الحدیث ولذا اغمض عینیه۔

اعلم ایها الاخ الکریم قد قال الحافظ الامام البخاری۔ یحیی بن ابی حیة ابوجناب الکلبی کان یحیی القطان یضعفه۔ الضعفاء الصغیر ٢٧٩ نسخة ثانیة ٢٥٠

• قال الامام ابن سعد۔ ابوجناب الکلبی۔ کان ضعیفا فی الحدیث الطبقات الکبری ٣٦٠/٦

• البانی رقم ٦٨ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ سند جید ہے اور اس کے راوی تمام ثقہ ہیں سوائے یحیی بن زکریا کے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ لیس به باس، یہ روایت ابوالشیخ نے ١٩٠ میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں سوائے ابوجناب کلبی کے اس کا نام یحیی بن حیۃ ہے۔ تقریب میں ہے کہ زیادہ تدلیس کی وجہ سے اس کو ضعیف کہا ہے۔ میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہاں تحدیث کے ساتھ تصریح کی ہے تو تدلیس کا الزام ختم ہوگیا۔ احادیث صحیحہ ١٠٧/١

• میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ البانی کے تجاہل پر تعجب بر تعجب ہے کہ تقریب التہذیب سے تو تدلیس کا الزام نقل کرتے ہیں اور دیگر تراجم کے کتابیں نہیں دیکھتے ہیں ورنہ اس پر تلفظ نہ کرتا کیونکہ یہ راوی ضعیف، متروک لیس بالقوی منکر الحدیث احادیثہ منکرۃ وغیرہ سے نوازا ہے یا۔ اسماء الرجال کی کتابیں مطالعہ کی ہیں لیکن یہ اس حدیث کی تصحیح کے پیچھے لگا تھا اسی وجہ سے چشم پوشی کی ہے

• جان لو اے میرے بھائی! حافظ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یحیی قطان نے یحیی بن حیہ کی تضعیف کی ہے
الضعفاء الصغیر ٢٧٩ نسخہ دوم ٢٥٠

• ... ابوجناب کلبی ... حدیث میں ضعیف ہے الطبقات الکبری ٣٦٠/٦

قال الحافظ ابن عدی - قال یحیی القطان لو استحللت ان اروی عن ابی جناب حدیثا لرویت فی تکبیر العید ... قال السعدی ابوجناب الکلبی یضعف حدیثه وقال عثمان ضعیف وقال النسائی کوفی ضعیف ... طالع الکامل ۷/ ۲۶۶۹، ۲۶۷۰

• وکذا عده الحافظ الدارقطنی فی الضعفاء والمتروکین ۱۷۶

• قال الحافظ ابن ابی حاتم - یحیی بن ابی حیة ... قال ابونعیم ثقه کان یدلس احادیثه مناکیر۔ قال ابن معین ابو جناب الکلبی ضعیف الحدیث قال ابن نمیر ابوجناب صدوق کان صاحب تدلیس افسد حدیثه بالتدلیس قال ابن ابی حاتم، سألت ابی عن ابی جناب الکلبی قلت هو احب الیک او یحیی البکاء فقال لا هذا ولا هذا قال لا تکتب منه شیئا لیس بالقوی۔ الجرح والتعدیل ۹/ ۱۳۸ و ۱۳۹

• قال الحافظ العقیلی ... حدثنا آدم قال سمعت البخاری یقول یحیی بن ابی حیة۔ کان یحیی القطان یضعفه۔ طالع التفصیل فی الضعفاء الکبیر ۴/ ۳۹۹

حافظ ابن عدی فرماتے ہیں کہ یحیی قطان فرماتے ہیں کہ میں اگر ابوجناب سے روایت حلال سمجھتا تو میں اس سے تکبیرات عید میں اس سے روایت کر لیتا۔ سعدی فرماتے ہیں کہ ابوجناب الکلبی حدیث میں ضعیف ہے عثمان ضعیف کہتے ہیں۔ نسائی ضعیف کہتے ہیں مطالعہ کریں الکامل ۴/ ۲۶۶۹

• اور حافظ دارقطنی نے بھی اس کو ضعفاء اور متروکین میں شمار کیا ہے۔ ۱۷۶

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ یحیی بن ابی حیة۔ ابونعیم ثقہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مدلس تھے (استاد کا نام نہیں ذکر کرتے اس کے استاذ کا نام ذکر کر لیتے) اس کی احادیث منکر ہیں، ابن معین ضعیف الحدیث کہتے ہیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ابوجناب صدوق تھے اور تدلیس والے تھے اور احادیث کو تدلیس سے برباد کیا (ابن ابی حاتم فرماتے ہیں) کہ میں نے والد صاحب سے اس کے بارے پوچھا کہ تجھ کو یہ محبوب ہے یا یحیی البکاء اس نے فرمایا ایک بھی نہیں اس سے کچھ نہ لکھ یہ قوی نہیں الجرح والتعدیل ۹/ ۱۳۸ و ۱۳۹

• حافظ عقیلی فرماتے ہیں کہ ہم کو آدم نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے۔ وہ فرماتے کہ یحیی قطان، یحیی ابن ابی حیة کی تضعیف کرتے تھے مطالعہ کریں الضعفاء الکبیر ۴/ ۳۹۹

• قال ابن الجوزی ۔ قال ابو نعیم کان یدلس احادیثہ مناکیر وقال عمرو ابن علی متروک الحدیث وقال یحیی و عثمان بن سعید والنسائی والدارقطنی ضعیف طالع التفصیل فی الضعفاء والمتروکین ۳/۱۹۳ • وتھذیب الکمال للحافظ للمزی ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ ۔

• قال الحافظ الذهبی ۔ یحیی بن ابی حیۃ قال ابو زرعۃ صدوق مدلس وقال النسائی والدارقطنی ضعیف وقال یحیی بن سعید القطان لا استحل ان اروی عنہ ۔ المغنی فی الضعفاء ۲/۷۳۴

• وقال الحافظ الذهبی ۔ قال یحیی القطان لا استحل ان اروی عنہ ۰۰۰ الخ قال الفلاس متروک ۔ المیزان ۴/۳۷۱

• قال الحافظ العسقلانی ۔ یحیی بن ابی حیۃ ... قال ابن سعد ضعیف فی الحدیث وقال البخاری وابو حاتم کان یحیی القطان یضعفہ وقال عثمان الدارمی ضعیف وقال العجلی کوفی ضعیف الحدیث قال ابو زرعۃ صدوق غیر انہ کان یدلس قال ابن خراش کان

• حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ (یحیی بن ابی حیہ) تدلیس کر لیتے اس کی احادیث منکر ہیں عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں ۔ یحیی اور عثمان سعید اور نسائی اور دارقطنی ضعیف کہتے ہیں ۔
مطالعہ کریں تفصیل الضعفاء والمتروکین ۳/۱۹۳ ، تہذیب الکمال حافظ مزی ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ یحیی بن ابی حیہ ۔ ابو زرعہ صدوق مدلس کہتے ہیں ۔ نسائی اور دارقطنی ضعیف کہتے ہیں ۔ یحیی بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ اس سے روایت کرنا میں جائز نہیں سمجھتا ۔ المغنی فی الضعفاء ۲/۷۳۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ... یحیی قطان کے قول کے بعد کہتے ہیں کہ فلاس کہتے ہیں کہ متروک ہے ۔
میزان الاعتدال ۴/۳۷۱

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ یحیی بن حیہ ..... ابن سعد فرماتے ہیں کہ حدیثوں میں ضعیف ہے ۔ بخاری اور ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یحیی قطان اس کی تضعیف کرتا تھا اور عثمان الدارمی ضعیف کہتے ہیں اور عجلی کوفی ضعیف الحدیث کہتے ہیں ابو زرعہ کہتے ہیں کہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا تھا ۔ ابن خراش فرماتے ہیں

صدوقا وكان يدلس وفي حديثه نكرة وقال عمرو بن علي متروك الحديث
وقال ابراهيم الجوزجاني يضعف حديثه وقال يعقوب بن سفيان ضعيف
وكان يدلس وقال ابن ابي حاتم عن ابيه ليس بالقوي وقال الآجري عن
ابي داؤد ليس بذاك وقال النسائي ليس بالقوي (قلت وقال الحافظ العسقلاني)
قلت وقال الساجي كوفي صدوق منكر الحديث وقال ابن عمار ضعيف وقال
ابواحمد ليس بالقوي وقال ابن حبان في الضعفاء وكان يدلس عن الثقات
ما سمع من الضعفاء فالزقت به تلك المناكير اللتي يرويها عن
المشاهير فحمل عليه احمد حملا شديدا.

طالع التفصيل في التهذيب ۱۱/۲۰۱ الی ۲۰۳

یہ صدوق تھے اور تدلیس کیا کرتا تھا اور اس کی حدیث منکر ہیں اور عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں اور ابراہیم جوزجانی اس کی حدیث ضعیف کرتے ہیں۔ یعقوب بن سفیان ضعیف کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تدلیس کرتا تھا۔ ابن ابی حاتم اپنے والد سے لیس بالقوی نقل کرتے ہیں (پھر حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ ساجی کہتے ہیں کہ یہ صدوق منکر الحدیث ہیں۔ ابن عمار ضعیف کہتے ہیں۔ ابو احمد لیس بالقوی کہتے ہیں۔ ابن حبان اس کو ضعفاء میں شمار کرتے ہیں کہ یہ تدلیس ثقہ سے کرتے تھے اور ضعفاء سے سن لیتے تو یہ منکر روایات ان روایتوں کے ساتھ مل گئیں جو مشاہیر سے نقل کیں تھیں تو اس پر احمد نے سخت گرفت کی ہے۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۲۰۱ تا ۲۰۳

ايها الاخ الكريم! بالله وآياته هل هذا عدل الالباني بان يحيى بن ابي حية ضعيف الحديث ومتروك ومنكر الحديث وليس بالقوى ومع ان الالباني يصحح حديثه ويعده في الاحاديث الصحيحة واما يزيد بن خصيفة فهو ثقة ثبت حجة ثقة ائمة النقاد وما ضعفه احد من ائمة النقاد لكن صاحب العناد يعد حديثه في الضعفاء. لعلك علمت من هذا التفصيل بان التوثيق والتضعيف بيد الالباني كما ذكرنا سابقا وهو يوثق احاديث الوضاعين والكذابين ويضعف احاديث الثقات كما لا يخفى على من طالع احاديثه الصحيحة والضعيفة.. وان وقع لي الفراغ فاوضح انشاء الله تعالى بان مقصوده ليس الا الاختلاف من الائمة المجتهدين والمحدثين فمن يقول حديث صحيح فهو يقول ضعيف ومن يقول ضعيف فهو يقول صحيح. ويتضح لك من بعض الامثلة التي تجيء في هذا الكتاب انشاء الله تعالى

اے میرے بھائی آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم کیا یہ البانی کا عدل اور انصاف ہے کہ یحیی بن ابی حیۃ ضعیف الحدیث اور متروک اور منکر الحدیث اور لیس بالقوی ہے اس کے باوجود اس کی حدیث البانی صحیح میں شمار کرتے ہیں اور یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجۃ ہیں ائمہ نقاد نے اس کی توثیق کی ہے لیکن عناد والے نے اس کی حدیث ضعیفوں میں شمار کئے ہیں شاید آپ کو اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ توثیق اور تضعیف البانی کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ہم پیچھے ذکر کر چکے ہیں یہ وضاعین اور کذابین کی احادیث کی توثیق کرتا ہے اور ثقات کی حدیثوں کی تضعیف کرتے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر پوشیدہ نہیں جنہوں نے اس کی احادیث صحیحہ اور ضعیفہ مطالعہ کیں ہوں۔ اگر مجھ کو فرصت مل گئی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ واضح کروں گا کہ اس کا مقصود سوا اس کے نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور محدثین سے خلاف کریں پس جو کہیں کہ حدیث صحیح ہے البانی کہے گا ضعیف ہے اور جو کہے گا کہ ضعیف ہے تو یہ کہے گا کہ صحیح ہے۔ اور آپ کو بعض مثالوں سے واضح ہو جائے گا جو اس کتاب میں آجائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ

• واما قول الالبانی من شذوذ حديثه بان محمد بن يوسف و ابن خصيفة اختلفا فی العدد فالاول قال عنه (١١) والاخر قال (٢٠) و الراجح قول الاول لانه اوثق منه فقد وصفه الحافظ ابن حجر بانه ثقة ثبت واقتصر فی الثانی علی ثقة (رسالة الالبانی ٥٠) فهو مردود عليه لان الحافظ ابن حجر وصفه علی ثقة و حجة وحكی عن يحيی بن معين ووصفه بثبت وحكی عن ابن سعد كما فی تهذيب التهذيب وكذلك وصفه الحافظ المزی فی تهذيب الكمال لعل الالبانی ما توجه الی كتب التراجم سوی التقريب ولذا رجح قول الاول وافتی بشذوذ رواية ابن خصيفة ولما كان ابن خصيفة موصوفا بصفات ثلاثة .. ثقة ثبت حجة فهو اوثق من محمد بن يوسف ثبت علی قانونه شذوذ رواية محمد بن يوسف فهذا التفصيل حجة علی الالبانی بعد ان كان له لان ابن خصيفة موصوف بارفع العبارات كما يعلم من الكفاية ٢٢ للحافظ البغدادی تدرب

• اور البانی کا یہ قول کہ اس کی حدیث شاذ ہے کیونکہ محمد بن یوسف اور ابن خصیفہ کا عدد میں اختلاف ہے اول گیارہ رکعات کہتے ہیں اور دوسرا بیس رکعات اور اول کا قول راجح ہے، کیونکہ یہ زیادہ ثقہ ہے دوسرے سے اس لئے کہ حافظ ابن حجر اس کی صفت میں ثقہ اور ثبت ذکر کئے ہیں اور ثانی کے متعلق صرف ثقہ ذکر کیا ہے (البانی کا رسالہ ٥٠)

یہ قول اس پر مردود ہے اس لئے کہ حافظ ابن حجر نے اس کی دو صفات یحیٰی بن معین سے نقل کیں یعنی ثقہ اور حجۃ .. اور ابن سعد سے ثبت نقل کیا ہے جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ہے اور حافظ مزی نے تہذیب الکمال میں ذکر کئے ہیں لیکن البانی نے تقریب التہذیب سے دوسری اسماء الرجال کی کتابوں کی طرف توجہ نہیں کی ہے اسی وجہ سے اول کے قول کو ترجیح دی ہے اور ابن خصیفہ کی روایت پر شاذ کا فتوی لگایا، جبکہ ابن خصیفہ تین صفات سے موصوف ہیں ثقہ حجۃ ثبت تو یہ محمد بن یوسف سے زیادہ ثقہ ہوا البانی کے قانون کے مطابق محمد بن یوسف کی روایت شاذ ہوگی نہ کہ ابن خصیفہ کی .. تو یہ تفصیل البانی پر حجت ہے نہ کہ البانی کے لئے مفید ہے کیونکہ ابن خصیفہ اعلی عبارات تعدیل سے موصوف ہے جیسا کہ کفایہ ۲۲ حافظ بغدادی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ کمہ

• واما قول الالباني من الاضطراب بان ابن خصيفة تارة يقول عشرين وتارة يقول احدوعشرين فهو حجة عليه لان الالباني يقول لرواية احدوعشرين قلت وسنده صحيح (رسالة ٥٠)

ولما كان سند احدوعشرين ركعة صحيحا فقد خالف الالباني من الحديث الصحيح لانه يصلي احدى عشرة ركعة ويقول بان الزيادة عليها بدعة منتهجة فلما ثبت الحديث الصحيح بالزيادة على احدى عشرة ركعة الى احدوعشرين ركعة فقوله قول مخترع فاين المفر۔

علاوه انه لا يصح له الاستدلال من حديث عائشة رضی عنها لانه وقع التعارض بين الحديثين الصحيحين واذا تعارضا فتساقطا فليس معه دليل لاثبات احدى عشرة ركعة فاين المفر

• اور البانی کا قول کہ اس کی روایت میں اضطراب ہے کبھی بیس بولتا ہے اور کبھی ۲۱ بولتا ہے تو یہ البانی پر حجت ہے اس لئے کہ البانی کہتا ہے کہ ۲۱ کی روایت کی سند صحیح ہے (رسالہ ۵۰)

اور جبکہ ۲۱ کی روایت صحیح ہے تو البانی نے صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے کیونکہ یہ تو گیارہ رکعات کے پیچھے لگا ہے اور کہتا ہے کہ گیارہ سے زائد بدعت قبیحہ ہے تو جبکہ صحیح حدیث سے گیارہ پر زائد ہونا تا ۲۱ تک ثابت ہوا تو البانی کا قول اس کا اپنا ایجاد کردہ ہے تو کہاں ہے بھاگنا۔

علاوہ اس کو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے استدلال کرنا صحیح نہیں کیونکہ دونوں حدیثوں کے درمیان میں تعارض ہے ایک صحیح حدیث میں ۱۲ رکعات دوسری صحیح حدیث میں ۱۱ رکعات اور جبکہ دونوں کے درمیان تعارض آیا تو استدلال کرنا ان سے ساقط ہوگیا۔ تو اس کے پاس گیارہ تراویح کے لئے دلیل نہیں تو کہاں ہے بھاگنا۔

ثم أقول ان الالباني يريد الاضطراب في رواية ابن خصيفة مع ان الاضطراب واقع في رواية محمد بن يوسف لان الامام مالك يروي عن محمد بن يوسف عن السائب ابن يزيد انه قال امر عمر بن الخطاب ابي بن كعب وتميما الداري ان يقوما للناس باحدى عشرة ركعة

- وروى ابوبكر بن شيبة ...... عن محمد بن يوسف ان السائب اخبره ان عمر جمع الناس على ابي وتميم فكانا يصليان احدى عشرة ركعة۔
- وروى سعيد بن منصور.... عن محمد بن يوسف (انه قال) سمعت السائب بن يزيد يقول كنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب باحدى عشرة ركعة۔
- واخرج المروزي ..... عن محمد بن يوسف عن جده السائب بن يزيد قال كنا نصلي في زمن عمر بن الخطاب في رمضان ثلاث عشرة ركعة۔
- وروى عبد الرزاق من طريق داؤد بن قيس عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد

اور اسی طرح میں کہتا ہوں کہ البانی ابن خصیفہ کی روایت میں اضطراب ثابت کرتا ہے حالانکہ اضطراب تو محمد بن یوسف کی روایت میں ہے اس لئے کہ امام مالک محمد بن یوسف سے وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو امر کیا تھا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں۔

- اور ابو بکر بن شیبہ .... محمد بن یوسف سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے محمد بن یوسف کو خبر دی تھی کہ عمر نے لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری کو جمع کیا اور وہ گیارہ رکعات ان کو پڑھاتے تھے۔
- اور سعید بن منصور نے .... محمد بن یوسف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے سائب بن یزید سے سنا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہم زمانہ عمر بن خطاب میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔
- اور مروزی نے ... محمد بن یوسف سے اس نے اپنے دادا سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ عمر بن خطاب میں ۱۳ رکعات پڑھتے تھے۔
- اور عبد الرزاق نے طریقہ داؤد بن قیس محمد بن یوسف سے اس نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔

ان عمر جمع الناس في رمضان على أبي بن كعب ... وعلى تميم الداري على احدى وعشرين ركعة يقرؤون بالمئين وينصرفون عند فروع الفجر

(هكذا صورته)

السائب بن يزيد رضي الله عنه

محمد بن يوسف

مالك	يحيى القطان	عبد العزيز	ابن اسحاق	عبد الرزاق
عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف
عن السائب بن يزيد	ان السائب اخبره	سمعت السائب	عن جده السائب بن يزيد	عن السائب بن يزيد
امر عمر بن الخطاب	ان عمر	يقول كنا نقوم	كنا نصلي	ان عمر جمع الناس في
ان يقوما للناس	جمع الناس	في زمان عمر	في زمن عمر	رمضان على
با (١١) ركعة	على (١١) ركعة	با (١١) ركعة	١٣ ركعة	٢١ ركعة
موطا ٩٢	المصنف ٢/٣٩١	فتح الباري ٤/٢٥٣	قيام الليل ٢٠٠	المصنف رقم ٧٧٣٠

کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری پر ۲۱ رکعات پر جمع کیا ہے اور سینکڑوں آیات پڑھتے تھے اور طلوع فجر سے قبل واپس آتے تھے۔

نقشہ اس کا یہ ہے۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہما

محمد بن یوسف

مالک	یحیی	عبد العزیز	ابن اسحاق	عبد الرزاق
محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف
سائب بن یزید	سائب بن یزید نے بتلایا ہے	میں نے سائب بن یزید سے سنا ہے	اپنے دادا سے سائب بن یزید سے	سائب بن یزید نقل کرتے ہیں
گیارہ رکعات پہ امر کیا تھا	کہ عمر نے لوگوں کو گیارہ پر جمع کیا تھا	کہ ہم زمانہ عمر میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے	تیرہ رکعات نقل کرتے ہیں	کہ عمر رضی اللہ نے لوگوں کو رمضان میں ۲۱ رکعات پر جمع کیا تھا
موطا ۹۲	المصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۱	فتح الباری ۴/۲۵۳	قیام اللیل مروزی ۲۰۰	المصنف عبد الرزاق رقم ۷۷۳۰

ف الائمة الثلاثة يروون عن محمد بن يوسف احدى عشرة ركعة مختلفين في الالفاظ
والكيفية اشد الاختلاف
واما تلميذه الرابع فهو يروي عنه ثلاث عشرة ركعة
واما الخامس فهو يروي احد وعشرين ركعة
ثبت الاضطراب في حديث محمد بن يوسف واما رواية ابن خصيفة محفوظة من مثله
لمن يرو تدبر . . . . والتفصيل سيجيئ انشاء الله تعالى فانتظر
واما قول الالباني بان محمد بن يوسف ابن اخت السائب بن يزيد فهو لاجل قرابته
اعرف بروايته من غيره فهو قول باطل مردود عليه بوجوه اما اولا فانه اخترع
قانونا جديدا بدون قائمة لونشه ما قال به احد من ائمة النقاد بان القرب
ايضا من المرجحات لتوثيق الحديث .

- تو پہلے تین ائمہ حدیث محمد بن یوسف سے گیارہ رکعات نقل کرتے ہیں لیکن الفاظ اور کیفیت میں شدید اختلاف ہے ۔
- اور چوتھا شاگرد تیرہ رکعات محمد بن یوسف سے نقل کرتے ہیں ۔
- پانچواں شاگرد اکیس رکعات نقل کرتے ہیں تو محمد بن یوسف کی حدیث میں اضطراب ثابت ہو گیا اور ابن خصیفہ کی روایت اس جیسے اضطراب سے محفوظ ہے ۔ فکر اور تجربہ کر ۔
- اور البانی کا یہ قول کہ محمد بن یوسف سائب بن یزید کا بھانجا ہے تو یہ قرابت کی وجہ سے اس کی روایت کو دوسروں سے زیادہ جانتے ہیں تو یہ اس پر چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے ۔
اول اس لیے کہ اس نے اپنی طرف سے نیا قانون ایجاد کیا جو بے بنیاد ہے ۔
اس قانون پر کسی نے قول نہیں کیا ہے کہ قریب ہونا بھی حدیث کے لئے مرجحات سے ہے ۔

واما ثانیاً فان هذا القول مردود بالحدیث الصریح .. حیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاهد الغائب فان الشاهد عسی ان یبلغ من هو اوعی منه الخ ولما کان یمکن ان یکون الغائب اوعی من حاضر فکذلک یمکن ان یکون البعید نسبا اعرف واحفظ من قریب فتدبر۔

اما ثالثاً فان الحافظ ابن عبد البر قال ان ابن خصیفة ابن اخی السائب بن یزید کما مر مفصلا بحوالة سیر اعلام النبلاء وتهذیب الکمال وتهذیب التهذیب فهو اقرب منه فی النسب فلا حاجة الی اللهو واللعب فحصل المطلوب .

واما قوله بانه موافق لما روته عائشة رضی اللہ عنها بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة فهو مردود علیه لان هذا الحدیث فی بیان التهجد والکلام بیننا وبینکم فی التراویح ۔

- دوم یہ قول صریح حدیث کی وجہ سے مردود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حاضر غائب کو پہنچائے بسا اوقات غائب حاضر سے حدیث کا زیادہ حافظ ہوگا الحدیث تو جب غائب حاضر سے زیادہ حافظ ہو سکتا تو اسی طرح ممکن ہے کہ نسب میں بعید زیادہ قریب سے حافظ ہوگا۔ فکر کر۔
- سوم حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ ابن خصیفہ سائب بن یزید کا بھتیجا ہے جیسا کہ سیر اعلام النبلاء، اور تہذیب الکمال اور تہذیب کے حوالے سے گذر چکا ہے تو یہ نسب میں اس سے زیادہ قریب ہو گیا تو فضول باتوں کی ضرورت نہیں تو مطلوب ثابت ہو گیا
- اور یہ قول کہ اس کا قول اس حدیث کے موافق ہے جس میں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے تو یہ قول اس پر مردود ہے کیونکہ یہ حدیث تہجد کے بارے ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان گفتگو تراویح میں ہے ۔

لانه ورد فی هذا الحدیث لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ فهل یقول الالبانی بالتراویح فی غیر شهر رمضان وان لم یکن قائلا فقد ثبت خلاف الالبانی عن الحدیث الصحیح . علاوہ ان هذا الحدیث یدل علی نفی الزیادۃ علی احدی عشرۃ رکعۃ مع ان عائشۃ رضی الله عنها تقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ فوقع التعارض بین الحدیثین کما سیجئ انشاء الله تعالیٰ متصلۃ فلا یصح منه الاستدلال تدبر

ایها الاخ الکریم انی قد وضحت لك بان یزید بن خصیفۃ ثقۃ ثبت حجۃ وثقه الائمۃ النقاد فلا یصح علیه جرح الالبانی ذی العناد ... فالروایۃ المذکورۃ صحیحۃ بلا شك کما لا یخفی علی ذوی الابصار

اس لئے کہ اس حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے تو کیا البانی رمضان کے بغیر تراویح پڑھنے کے قائل ہیں۔ اگر قائل نہیں تو البانی کا خلاف صحیح حدیث سے ثابت ہوا۔

• علاوہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ گیارہ سے زائد نہیں پڑھنا چاہیے اور اس کے باوجود عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات پڑھتے تھے تو اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں تدبر کر

• اے میرے محترم بھائی میں نے آپ پر واضح کیا کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجت ہے اور تنقید کرنے والے علماء نے اس کی توثیق کی ہے اور البانی عناد والے کی جرح اس پر صحیح نہیں ... تو مندرجہ بالا روایت بلا شک و شبہ صحیح ہے جیسا کہ بصیرت والوں پر پوشیدہ نہیں۔

Scanned by PDFer

عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہما[1] قال کانوا یقومون علی عھد

[1] قال شیخ الاسلام الامام البخاریؒ ... عن السائب حج بی ابی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن سبع سنین۔ التاریخ الکبیر ۲/۱۵۱

• ذکر الامام الحافظ الطبرانیؒ احادیث السائب بن یزید مما اسندها فی معجمه الکبیر ۷/۱۷۲ الی ۱۸۱ من المجلد الرابع رقم ۶۶۴ الی ۶۶۶۵

وقال انه مات السائب بن یزید احدی وتسعین ویقال توفی سنة اثنتین وثمانین۔

• قال الحافظ ابن عساکرؒ السائب بن یزید له صحبة وذکر ابن سعد فی الطبقة الخامسة ممن قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهم احداث الاسنان قال وقد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحفظ عنه وکانت ولادته فی اول السنة الثالثة من الهجرة۔ تهذیب تاریخ دمشق الکبیر ۶/۶۳ و ۶۴

(یزید بن خصیفہ) سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[1] شیخ الاسلام امام بخاری فرماتے ہیں کہ سائب سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اپنے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حالت میں حج کیا کہ میں سات سال کا تھا۔ تاریخ کبیر ۲/۱۵۱

• حافظ طبرانیؒ ... سائب بن یزید کی مسند روایات معجم کبیر میں ۷/۱۷۲ تا ۱۸۱ مجلد رابع رقم ۶۶۴ تا ۶۶۶۵ ذکر کئے ہیں، فرماتے ہیں کہ سائب بن یزید کی وفات ۹۱ھ میں ہوئی اور کہا جاتا ہے کہ ۸۲ھ میں ہوئی۔

• حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ سائب بن یزید کو صحبت ہے اور ابن سعد نے پانچویں طبقہ میں اس گروہ سے شمار کیا ہے جو جوان تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے (حدیث) حفظ کی ہے اور اس کی ولادت تیسرے سال ہجری کی ابتدا میں ہوئی تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ۶/۶۳ و ۶۴

• قال الحافظ الذهبيؒ ... السائب بن يزيد ... قال السائب حج بی أبی مع النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابن سبع سنین قلت له نصیب من صحبة ورواية • طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۳/ ۴۳۷ و ۴۳۸

• قال الحافظ العسقلانیؒ هو اخر من مات بالمدینة من الصحابة رضی الله عنهم

تقریب التهذیب ۱۱۶

• طالع التفصیل فی الکتب التالیة .

طبقات ابن سعد ۲/ ۲۸۳ و ۴/ ۳۶۱ • مشاهیر علماء الامصار ۲۹ رقم ۱۴۱ لابن حبان .

• اسد الغابة ۲/ ۲۵۷ • الاصابة ۲/ ۱۲ • الاستیعاب علی حاشیة الاصابة ۲/ ۱۰۶

• المعرفة والتاریخ ۱/ ۳۵۸ • الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۲۰۲ • تاریخ خلیفة بن خیاط ۲۸۰

• تهذیب الاسماء واللغات ۱/ ۲۰۸ • جمهرة انساب العرب ۴۲۸ • تهذیب الکمال ۴/ ۴۶۴

• خلاصة تذهیب الکمال ۱۳۲ • شذرات الذهب ۱/ ۹۹

• ثقات ابن حبان ۳/ ۱۷۱ و ۱۷۲ وقال مات سنة احدی وتسعین وهو ابن سبع وثمانین سنة

• طالع قصة عجیبة فی تاریخ الثقات ۱۷۶ للحافظ احمد بن عبد الله العجلی المتوفی سنة ۲۶۱ھ

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - السائب بن یزید ... سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں حج کیا جبکہ سات سال کا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو صحبت اور روایت دونوں سے حصہ ملا ہے ۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۳/ ۴۳۷ و ۴۳۸ میں مطالعہ کریں

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ اخیری ہے جو مدینہ منورہ میں وفات پاگئے ہیں -

مطالعہ کریں تقریب التہذیب ۱/ ۱۱۶ / ۲۶۳

نوٹ: تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں -

عمر رضی اللہ عنہ [1] فی شہر رمضان عشرین رکعۃ قال وکانوا یقرأون بالمئین

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطن سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک۔ صحیح البخاری ۱/۵۲۰

- عن ابی سعید الخدریؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیت الناس عرضوا علیّ وعلیھم قمص فمنھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلک وعرض علیّ عمر وعلیہ قمیص اجترہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین البخاری ۱/۵۲
- قال الحافظ علی المدینی۔ قضاۃ الامۃ اربعۃ، عمر وعلی وزید وابوموسی الاشعری رضی اللہ عنھم علل الحدیث ۴۱ وطالع ۴۰

مہینہ رمضان میں زمانہ عمرؓ میں بیس رکعات پڑھا کرتے تھے اور کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے خطاب کے بیٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب تم سے شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے ملتا ہے تو وہ تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلنے لگتا ہے صحیح بخاری ۱/۵۲۰

- ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے تھے جن میں بعض کے کُرتے تو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمرؓ کو لایا گیا کہ جو اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے لوگوں (صحابہ) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی فرمایا دین (بخاری ۱/۵۲۱)
- حافظ علی المدینی فرماتے ہیں امت کے قاضی چار ہیں عمر، علی، زید، ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہم علل الحدیث ۴۱

• قال الحافظ الذهبیؒ - امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه ۔ الفاروق وزیر رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن اید الله به الاسلام وفتح به الامصار وهو الصادق المحدث الملهم الذی جاء عن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم انه قال لو کان بعدی نبی لکان عمر الذی

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں، امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الفاروق وزیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید کی ہے اور اس نے شہروں کو فتح کیا اور یہ سچا صاحب الہام وہ شخص ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا ہے اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے

فر منه الشيطن واعلى به الايمان واعلن الاذان ..... عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر و قلبه فيا اخي ان احببت ان تعرف هذا الامام حق المعرفة فعليك بكتابي نعم السمر في سيرة عمر فانه فارق بين المسلم والرافضي فوالله ما يبغض من عمر الا جاهل ناقص او رافضي فاجر. استشهد امير المؤمنين عمر في اواخر ذي الحجة من سنة ثلاث وعشرين وعاش نحوا من ستين سنة فمنهم من يقول عاش خمسين سنة والارجح انه عاش ثلاثا وستين سنة رضي الله عنه .. تذكرة الحفاظ ۱/۵ الی ۸

(طالع مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی الکتب التالیة)

- الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار ۲/۲۱ للحافظ ابن ابی شیبة.
- تاریخ خلیفة بن خیاط ۱۵۲ • المعرفة والتاریخ ۱/۴۵۵

یہ وہ شخص ہے کہ جس سے شیطان بھاگتا تھا اور اس کے ساتھ ایمان بلند کیا اور اذان برسر عام کی۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق کو اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر بنایا ہے اے میرے بھائی اگر اس امام کی معرفت چاہتے ہیں جیسا کہ حقیقت ہے تو میری کتاب نعم السمر فی سیرۃ عمر کا مطالعہ آپ پر لازمی ہے کیونکہ یہ مسلمان اور رافضی میں فرق بتلا دیتا ہے۔ خدا کی قسم کہ عمرؓ سے اعراض نہیں کرے گا مگر جاہل حق نا قبول کرنے والا آدمی یا رافضی فاجر اعراض کرے گا امیر المومنین شہید ہو گئے ہیں ذی الحجہ کی آخر سن ۲۳ھ میں اور زندہ رہے ساٹھ سال اور بعض پچاس کہتے ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ زندہ رہے ۶۳ سال رضی اللہ عنہ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۵ تا ۸

مطالعہ کریں مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل کتابوں میں

- الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار ۲/۲۱
- تاریخ خلیفہ بن خیاط ۱۵۲ • المعرفۃ والتاریخ ۱/۴۵۵



- المعجم الكبير للحافظ الطبرانی ۱/ ۱۹ و ۳۹۹ رقم ۵۰ و ۱۰۷
- مشاهیر علماء الامصار ۵ • الطبقات الکبری لابن سعد ۳/ ۲۶۷
- اخبار القضاة ۱/ ۱۰۵ للامام وکیع محمد بن خلف المتوفی سنة ۳۰۶ھ • مروج الذهب ۲/ ۳۱۲ و ۳۲۳
- اسد الغابة ۴/ ۱۴۵ وفی نسخة اخری ۴/ ۵۲ • الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۳۳۸
- الاصابة ۲/ ۵۱۸ • المعارف لابن قتیبة ۷۷ • الاستیعاب ۲/ ۴۵۸، صفة الصفوة ۱/ ۲۸۰ الی ۲۹۳
- تاریخ الاسلام وطبقات المشاهیر والاعلام ۳/ ۱۴۳ للحافظ الذهبی
- الفقیه والمتفقه ۲/ ۱۳۹ للحافظ البغدادی • دقائق التفسیر ۳/ ۳۶ للشیخ الاسلام ابن تیمیة
- المستدرک ۳/ ۸۱ الی ۹۵ • نهایة البدایة ۱/ ۱۰ للحافظ ابن کثیر
- المختصر فی اخبار البشر ۱/ ۱۵۹ للحافظ ابن کثیر • تفسیر ابن کثیر ۱/ ۴۲۰ و ۲/ ۱۰۵ و ۲۷۸ • و ۴/ ۱۱۲ • الکامل فی التاریخ ۲/ ۲۶ الی ۳۴
- مقدمة ابن خلدون ۱۹۲، ۳۶۱، ۴۰۱، ۵۸۰، ۸۷۶
- الالمام ۶/ ۳۹ للامام محمد بن القاسم المتوفی سنة ۷۷۵ھ
- ریاض الصالحین ۲۵۲ • الریاض المستطابه ۱۴۹ للامام یحیی بن ابی بکر المتوفی سنة ۸۹۳ھ
- حلیة الاولیاء ۱/ ۳۸ الی ۵۵
- ثقات العجلی ۳۵۶ رقم ۱۲۲۵ • ثقات ابن حبان ۲/ ۱۹۰ الی ۲۴۱

نوٹ: برائے مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

وکانوا یتوکئون علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ [1]

---

[1] روی الامام البخاری ...... (وفیہ) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یحفر بیر رومة فلہ الجنة فحفرها عثمان وقال من جهز جیش العسرة فلہ الجنة فجهزہ عثمان

- عن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطا وامرنی بحفظ باب الحائط فجاء رجل یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنة فاذا ابو بکر ثم جاء اخر یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنة فاذا عمر ثم جاء اخر یستاذن فسکت هنیهة ثم قال ائذن لہ وبشرہ بالجنة علی بلوی ستصیبہ فاذا عثمان بن عفان . صحیح البخاری ۱/۵۲۲
- قال الحافظ الذهبی : امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذو النورین ومن تستحی منہ الملائکة ومن جمع الامة علی مصحف واحد ومن افتتح نوابہ اقلیم خراسان واقلیم المغرب وکان من السابقین الصادقین القائمین

اور عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنی لاٹھیوں پر تکیہ لگایا کرتے تھے [1]
ابن عفان

---

[1] امام بخاری فرماتے ہیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چاہ رومہ کھدوایا اس کے لئے جنت ہے اور اس کو حضرت عثمان نے کھدوایا اور جس نے جیش عسرت کا سامان درست کیا اس کے لئے جنت ہے اور اس کا تمام سامان حضرت عثمان نے تیار کیا تھا ۔

- ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی حفاظت کا حکم دیا پھر ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دیدو (اور دروازہ کھول کر میں نے دیکھا) تو وہ ابوبکرؓ تھے پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا اس کو بھی آنے کی اجازت دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دو (دروازہ کھول کر میں نے دیکھا) تو وہ حضرت عمر تھے پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس کو آنے کی اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت پر جو اس کو پہنچے گی (دیکھا تو وہ عثمان تھے صحیح البخاری ۱/۵۲۲
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین جس سے فرشتے حیا کرتے تھے اور جس نے امت کو قرآن پر جمع کیا اور جس نے خراسان اور مغرب کی ولایات فتح کیں ہیں اور یہ سابقین صادقین قائمین

الصائمين المنفقين في سبيل الله وممن شهد له رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالجنة وزوجه بابنتيه رقية وام كلثوم رضى الله عنهم اجمعين .

صائمین اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں سے تھے ۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کی بشارت دی تھی اور دو لڑکیاں حضرت رقیہؓ
اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (اول کی وفات کے بعد) دی تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

هاجت رؤوس الفتنة والشر واحاطوا به وحاصروه ليخلع نفسه من الخلافة وقاتلوه قاتلهم الله فصبر وكف نفسه وعبيده حتى ذبح صبرا فى داره والمصحف بين يديه وزوجته نائلة عنده وتسور عليه اربعة انفس قتله سودان بن حمران (قاتله الله) يوم الجمعة ثامن عشر ذى الحجة سنة خمس وثلاثين وكانت خلافته اثنتى عشرة سنة وعاش بضعا وثمانين سنة ۔ تذكرة الحفاظ ۱/۸ و ۹ • طالع مناقب امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله عنهم

• معرفة القراء الكبار ۱/۲۴ للحافظ الذهبى • تاريخ خليفة بن خياط ۱۵۶ • الاستيعاب ۳/۶۹
• المعرفة والتاريخ ۱/۲۷۱ • الجرح والتعديل ۶/۱۶۰ • المستدرك ۳/۹۵ الى ۱۰۷
• المعجم الكبير ۱/۳۰ و ۸۹ للطبرانى • غريب الحديث لابن قتيبة ۲/۶۳
• تاريخ الاسلام ۳/۱۷۷ للحافظ الذهبى • الكامل لابن الاثير ۳/۹۱ الى ۹۸
• اسد الغابة ۳/۳۷۶ • مروج الذهب ۲/۳۴۰ و ۳۴۱ • الاصابة ۲/۴۶۲
• رياض المستطابة ۱۵۹ • تفسير ابن كثير ۴/۴۷ • جامع الاصول ۸/۶۳۲
• البداية والنهاية ۵/۴ • المختصر فى اخبار البشر ۱/۱۶۶ • تتمة المختصر ۱/۲۸۸ لابن الوردى • نهاية البداية والنهاية ۱/۱۱ • شذرات الذهب ۱/۴۰
• المعارف ۸۲ لابن قتيبة • الكنى والاسماء للدولابى ۸ • تهذيب الكمال ۹۱۵ الى ۱۰۱۷ للمزى • حلية الاولياء ۱/۵۵ الى ۶۱ • ثقات العجلى ۳۲۸
• ثقات ابن حبان ۲/۲۴۲ الى ۲۶۶

اور فتنہ اور فساد برپا ہوگیا اور اس پر احاطہ کیا اور اس کو بند کیا تاکہ خلافت چھوڑ دیں، اور آپ کے ساتھ قتال کیا اور اس نے اپنے آپ کو اور غلاموں کو روکا یہاں تک کہ آپ صبر کرتے ہوئے ذبح ہوگئے اور قرآن کریم آپ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کی بیوی حضرت نائلہ آپ کے پاس بیٹھی تھی اور چار آدمی دیوار سے اندر چلے گئے تھے اور آپ کو سودان بن حمران (اللہ تعالیٰ اس کو قتل کریں) نے بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں قتل کیا اور آپ کی خلافت بارہ سال تھی ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۸ و ۹

نوٹ: مناقب حضرت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں، دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

من شدة القيام ؎

؎ السنن الکبری ۲/۴۹۶ • قیام اللیل للمروزی ۲۰۰ • عمدۃ القاری ۷/۱۷۸
• المھذب فی اختصار السنن الکبیر ۲/۴۶۱ • الحاوی للفتاوی ۱/۳۵۰
• وقال الامام النووی واحتج اصحابنا بما رواہ البیھقی وغیرہ بالاسناد الصحیح عن السائب بن یزید ..... طالع المجموع شرح المھذب ۴/۳۳ • شرح روض الطالب من اسنی المطالب ۱/۲۰۰ • شرح المنھج ۱/۴۸۹ فتح القدیر لابن الھمام ۱/۴۰۷
• مرقات المفاتیح ۲/۱۷۴ و ۱۷۵ • ارشاد الساری ۳/۴۲۶
• تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ الابرار ۱۹۶ مجموع الرسائل الثمانیۃ
• وقال محقق سیر اعلام النبلاء ھذا اسناد صحیح رجالہ کلھم عدول ثقات حاشیۃ ۱ علی ۱/۴۰۱

زیادہ کھڑے ہونے کی وجہ سے ؎

(نوٹ) اس روایت کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

والثانی منها ماروی الامام مالکؒ [1]

---

[1] قال شیخ الاسلام البخاری ... قال الشافعیؒ اذ ذکر العلماء فمالک النجم التاریخ الکبیر ۷/۳۱۰

- قال ... حدثنی عبداللہ بن سفیان قال مالک امام التاریخ الصغیر ۱/۲۲۰
- قال الحافظ الذہبیؒ مالک ..... الامام ھو شیخ الاسلام حجۃ الامۃ امام دار الہجرۃ ابوعبداللہ مالک بن انس ..... عن ابن عیینۃ قال مالک عالم الحجاز وھو حجۃ زمانہ۔ وقال الشافعی وصدق وبرّ اذا ذکر العلماء فمالک النجم۔ (ثم قال الذہبی) قلت قد کان لہذا العمری علم وفقہ جید وفضل وکان قوالا بالحق امارا بالمعروف منعزلا عن الناس

ضائع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۵/۴۸ الی ۵۸ • تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۰۷

- الکاشف ۳/۹۹

دوسری دلیل ان میں سے (بیس تراویح کی اثبات کے لئے) وہ ہے جو امام مالکؒ نے روایت کی ہے

---

[1] شیخ الاسلام امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ جب علماء کا ذکر کیا جائے تو مالک ستارہ ہے تاریخ کبیر ۷/۳۱۰

- فرماتے ہیں .. عبداللہ بن سفیان نے کہا ہے کہ مالک امام ہے تاریخ صغیر ۱/۲۲۰
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ مالک شیخ الاسلام حجۃ الامت امام دار الہجرہ ابوعبداللہ مالک بن انس ہے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا ہے مالکؒ حجاز کا عالم اپنے زمانہ کا حجت ہے امام شافعیؒ نے سچ فرمایا ہے کہ جب علماء کا ذکر کیا جائے تو مالکؒ ستارہ ہے (پھر ذہبیؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں مجھے اپنی عمر خالق کی قسم کہ اس کا علم اور فقہ جید ہے اور حق بیان کرنے والا تھا۔ لوگوں سے گوشہ نشین تھے امر بالمعروف کہنے تھے۔ تفصیل دیکھیں سیر اعلام النبلاء ۵/۴۸ تا ۵۸۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۰۷ • کاشف ۳/۹۹



• قال الحافظ ابن الجوزیؒ ۔ من الطبقة السادسة من اهل المدينة مالك ابن انس ... عن حنبل بن اسحاق قال سالت ابا عبد الله عن مالك فقال مالك سيد من سادات اهل العلم وهو امام فی العلم والفقه ثم قال ومن مثل مالك متبع لآثار من تقدم مع عقل وادب ومسانيد مالك اشهر من ان تذكر وهو النجم الثاقب فی اهل النقل۔

صفة الصفوة ۲/ ۱۷۷ الی ۱۸۱ • طالع تهذيب الكمال ۱۲۹۶ للحافظ المزی

• حافظ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں چھٹے طبقہ اہل مدینہ سے مالکؒ بن انس ہے ۔ حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے مالکؒ کے متعلق پوچھا تو اس نے فرمایا کہ مالکؒ علماء کے سرداروں سے ہیں علم اور فقہ میں وہ امام ہیں ۔ اور مالکؒ جیسے عقل اور ادب سے ساتھ آثار کے متبع ہیں، اور مالکؒ کے مسند روایات مشہور ہیں ۔ اور نقل میں چمکتا ہوا ستارہ ہے

صفۃ الصفوة ۲/ ۱۷۷ تا ۱۸۱ • مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۲۹۶

وقال الحافظ ابن كثیرؒ - الامام مالك هو اشهرهم هو احد الائمة الاربعة اصحاب المذاهب المتبوعة قال سفیان بن عیینة ماکان اشد انتقاده للرجال وقال یحیی بن معین کل من روی عنه مالك فهو ثقة - .. البدایة والنهایة ۱۰/۱۷۴

• قال الحافظ العسقلانیؒ .. مالك بن انس احد اعلام الاسلام امام دار الهجرة .. قال ابن سعد عن مصعب بن الزبیری الی احفظ الناس لموت مالك مات فی صفر تسع و سبعین و مائة و مالك کان ثقة مامونا ثبتا ورعا فقیها عالما حجة. قلت وقال حرملة عن الشافعیؒ - الا حجة الله تعالی علی خلقه بعد التابعین -

طالع التهذیب ۱۰/۵ الی ۹ • طالع التفصیل فی الکتب التالیة

• انساب العرب لابن حزم ۱/۴۳۵ • طبقات الفقهاء لابی اسحق الشیرازی ۵۳
• تاریخ خلیفة ۴۲۵ • الانساب ۱/۲۸۰ للسمعانی • مشاهیر علماء الامصار ۱۴۰
• معارف ابن قتیبة ۲۰۸ • الکامل ۵/۱۰۱ لابن الاثیر • تهذیب الاسماء و اللغات ۲/۷۵ • اللباب ۱/۶۹ • الفهرست للندیم ۲۵۱ • مفتاح السعادة ۲/۲۴ • وفیات الاعیان ۴/۱۳۵ • علل ابن المدینی ۲۴ و ۵۱
• غایة النهایة فی طبقات القراء ۲/۳۵ • حلیة الاولیاء ۶/۳۱۶
• ترتیب المدارك ۱/۱۰۲ • الرسالة المستطرفة ۱۳ • مروج الذهب ۲/۲۵۰
• النجوم الزاهرة ۲/۹۶ • مقدمة ابن خلدون ۷۹۲ • ارشاد الساری ۱/۷
• الامصار ذوات الآثار للذهبی ۱۵۵ • کشف الظنون ۲/۱۹۰۷

• حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں امام مالکؒ ان میں سے مشہور چار مذاہب متبوعہ میں سے ایک امام ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ ناقد الرجال تھے یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ جس سے مالکؒ روایت کریں وہ ثقہ ہیں البدایہ والنہایہ ۱۰/۱۷۴

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں مالک بن انس ائمہ اسلام اور دارالہجرت کا ایک امام ہے۔ ابن سعد مصعب بن الزبیری سے نقل کرتے ہیں کہ انکی وفات صفر ۱۷۹ھ میں ہوئی اور مالکؒ ثقہ ثبت پرہیزگار فقیہ عالم حجۃ تھے (حافظ فرماتے ہیں) کہ حرملہ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ مالکؒ تابعین کے بعد اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہیں مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۰/۵ تا ۹

نوٹ۔ تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔ دوبارہ نقل کرنے کی ضرورت نہیں -

عن يزيد بن رومان[1] انه قال كان الناس يقومون في زمان

---

[1] قال الحافظ ابن ابي حاتم - يزيد بن رومان - روى عن سالم بن عبد الله وعروة بن الزبير روى عنه مالك بن انس - ذكره ابي عن اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين قال يزيد بن رومان ثقة الجرح والتعديل ٩/٢٦٠

- قال الحافظ ابن حبان - يزيد بن رومان - من قراء اهل المدينة مات سنة ثلاثين ومائة . مشاهير علماء الامصار ١٣٥ رقم ١٠٦٧
- وذكره في الثقات ٧/٦١٥
- قال الحافظ الذهبي - يزيد بن رومان - وهو ثقة ثبت حديثه في الكتب الستة وهو احد شيوخ نافع في القراءة وثقه ابن معين وغيره وكان فقيها قارئا محدثا قال ابن سعد كان عالما ثقة كثير الحديث

امام مالک، یزید بن رومان[1] سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں یزید بن رومان سالم بن عبد اللہ اور عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم بواسطہ اسحاق بن منصور یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یزید بن رومان ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ۹/۲۶۰

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ یزید بن رومان اہل مدینہ کے قاریوں سے ہیں ۱۳۰ھ میں وفات پا گئے ہیں - مشاہیر علماء الامصار ۱۳۵ رقم ۱۰۶۷
- حافظ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ثقات ابن حبان ۷/۶۰۵
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ یزید بن رومان۔ ثقہ اور ثبت ہیں کتب ستہ میں اسکی حدیثیں ہیں اور قراءۃ میں نافع کے شیوخ سے ہیں اور ابن معین وغیرہ نے توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ عالم کثیر الحدیث اور ثقہ ہے۔

معرفة القراء الكبار على الطبقات

والاعصار ١/ ٧٦

• وقال الحافظ الذهبي يزيد بن رومان ثقة ۔ الكاشف ٣/ ٢٤٢ ٥ صالح العبر ١/ ١٣٢

• قال الامام شمس الدين محمد بن محمد الجزري المتوفی ٨٣٣ھ يزيد بن رومان ۔
ثقة ثبت فقيه قارئ محدث ... وحديثه في الكتب الستة وقال ابن معين
ثقة ۔ غاية النهاية في طبقات القراء ٢/ ٣٨١

معرفۃ القراء الکبار ١/ ٧٦

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ

یزید بن رومان ثقہ ہیں الکاشف ٣/ ٢٤٢

• عبر ١/ ١٣٢ مطالعہ کریں ۔

• امام شمس الدین محمد بن محمد الجزری متوفی ٨٣٣ھ فرماتے ہیں کہ

یزید بن رومان ثقہ اور ثبت فقیہ قاری ہیں ۔ اس کی حدیثیں کتب ستہ میں موجود ہیں ۔

• ابن معین کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں ۔ غایۃ النہایۃ ٢/ ٣٨١

• قال الحافظ العسقلانیؒ: یزید بن رومان ثقة من الخامسة - تقریب التہذیب ۳۸۲

• قال الحافظ العسقلانی: قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد عن الواقدی وغیره مات سنة ثلاثین ومائة وکان عالما کثیر الحدیث ثقة قلت وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة - تہذیب ۱۱/ ۳۲۵

• قال الحافظ الخزرجی: یزید بن رومان - قال ابن سعد کان عالما ثقة کثیر الحدیث خلاصة تہذیب الکمال ۴۳

• قال الامام ابن خلکان: یزید بن رومان - قال یحیی بن معین ثقة وفیات الاعیان ۶/ ۲۷۷

• قال الحافظ المزیؒ: یزید بن رومان - قال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات -
طالع التفصیل فی تہذیب الکمال ۱۵۳۲ • والتاریخ الکبیر ۸/ ۳۳۱

• مرآة الجنان ۱/ ۲۷۳ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/ ۵۷۳

• الکامل لابن الاثیر ۴/ ۳۱۶ • شذرات الذہب ۱/ ۱۷۸

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: یزید بن رومان ثقہ ہیں پانچویں طبقہ کا ہے۔ تقریب التہذیب ۳۸۲

• اور حافظؒ فرماتے ہیں۔ نسائی نے ثقہ کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ ابن سعد نے واقدی سے سن وفات ۱۳۰ بتایا ہے اور کہا ہے کہ عالم کثیر الحدیث اور ثقہ تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اسحاق بن منصور نے ابن معین سے ثقہ نقل کیا ہے۔ تہذیب التہذیب ۱۱/ ۳۲۵

• حافظ خزرجیؒ فرماتے ہیں۔ یزید بن رومان ابن سعد نے عالم ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔
خلاصہ تہذیب الکمال ۴۳

• امام ابن خلکان فرماتے ہیں یزید بن رومان۔ یحیی بن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں وفیات الاعیان ۶/ ۲۷۷

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں یزید بن رومان... نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۵۳۲ • التاریخ الکامل ۸/ ۳۳۱

• مرآة الجنان ۱/ ۲۷۳ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/ ۵۷۳ • الکامل لابن الاثیر ۴/ ۳۱۶

• شذرات الذہب ۱/ ۱۷۸

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بثلاث وعشرین رکعۃ ؎

؎ الموطا ۲/۴۰ ۹۲ • طالع السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶

• قیام اللیل ۲۰۰ للمروزی • عمدۃ القاری ۷/۱۷۸ • معرفۃ القراء الکبار ۱/۷۷
• نہایۃ النہایۃ ۱/۳۸۲ • وفیات الاعیان ۲/۲۷۷ • فتح الباری ۴/۲۵۳
• نیل الاوطار ۳/۵۶ • جامع الاصول ۶/۱۲۳ • ارشاد الساری ۳/۴۲۶
• تنویر الحوالک ۱/۱۳۸ • مصفیٰ مع مسوی ۱۷۷ لشاہ ولی اللہ دہلوی
• تحریرات حدیث ۱۴۰/۸۹ لشیخ شیخنا شیخ التفسیر حسین علیؒ
• کشف المغطا شرح الموطا ۹۸ • فتح القدیر لابن الہمام ۱/۴۰۷
• المجموع شرح المہذب ۴/۳۴ • شرح روض الطالب ۱/۲۰۰
• مغنی المحتاج ۱/۲۲۶ • المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹
• الکافی ۱/۱۹۸ لابن قدامۃ • المبدع شرح المقنع ۲/۱۷
• مطالب اولی النہی ۱/۵۶۳ • مرقات المفاتیح ۲/۱۷۵
• ہامش المقنع ۱/۱۸۷ • فتاویٰ رشیدیہ ۹۹ للامام الجنجوہیؒ
• تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ سید الابرار ۱۹۱ مع الرسائل الثمانی للامام عبدالحیؒ
• شرح منتہی الارادات ۱/۲۳۱
• شرح السنۃ ۴/۱۲۰ للامام البغویؒ ۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے ؎

(نوٹ) یہ روایت مندرجہ بالا کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں ۔ دوبارہ حوالجات لکھنے کی ضرورت نہیں



• اعلم یا اخی وفقنی اللہ وایاك لما یحب ویرضی انہ قد تجاھل الالبانی و
افتری علی الائمة الاعلام حیث قال ومثل ھذہ الروایة یزید بن رومان
قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین
رکعة رواہ مالك ۱/۱۳۸ وعنہ الفریابی وکذا البیھقی فی السنن ۲/۴۹۶
وفی المعرفة وفیہ ضعفہ بقولہ یزید بن رومان لم یدرك عمر وکذا ضعفہ النووی فی
المجموع ۴/۳۳ رواہ البیھقی ولکنہ مرسل فان یزید بن رومان لم یدرك عمرؓ وکذا
ضعفہ العینی بقولہ فی عمدة القاری شرح صحیح البخاری ۵/۳۵۷ سندہ منقطع فھذہ
الروایة ضعیفة لانقطاعھا بین ابن رومان وعمر فلا حجة فیھا سیما وھی مخالفة
للروایة الصحیحة عن عمر فی امرہ بالاحدی عشرة رکعة (رسالة ۵۳ و۵۴)
• اقول قولہ باطل مردود لانہ افتری علی الائمة الاعلام لان الامام البیھقی ذکر اولاً
روایة السائب بن یزیدؓ بالاسناد الصحیح ثم ذکر روایة یزید بن رومان ثم بین التوفیق

جان لو کہ میرے بھائی مجھ کو اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائے جس پر وہ راضی ہوتا ہے کہ البانی نے جہالت
کا ارتکاب کر کے بڑے بڑے علماء کرام پر افترا کیا ہے ، ایسا کہا ہے کہ اس روایت جیسے یزید بن رومان کی روایت بھی
(ضعیف) ہے کہ لوگ زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے مالک ۱/۱۳۸
میں روایت کی ہے اس سے فریابی نے اور بیہقی نے سنن کبریٰ ۲/۴۹۶ اور معرفہ میں اس کو ضعیف بتایا ہے
اس کے ساتھ یزید بن رومان نے عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ اسی طرح سے نووی نے مجموع
۴/۳۳ میں کہ بیہقی نے اس کو روایت کی ہے لیکن مرسل ہے اس لئے کہ یزید بن رومان عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ
نہیں پایا اسی طرح عینی نے شرح بخاری ۵/۳۵۷ میں ضعیف کہا ہے کہ اس کی سند منقطع ہے تو یہ روایت
ضعیف ہے اس لئے کہ درمیان یزید بن رومان اور عمر رضی اللہ تعالیٰ انقطاع ہے تو اس روایت کو بطور حجت
پیش نہیں کر سکتے اور خاص کر یہ اس گیارہ رکعات کی روایت سے بھی معارض جس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے گیارہ رکعات کا امر کیا ہے (رسالۃ الالبانی ۵۳ و ۵۴)
• میں کہتا ہوں کہ البانی کا قول باطل اور مردود ہے کیونکہ اس نے بڑے بڑے علماء پر افترا کیا ہے اس لئے کہ امام
بیہقی نے اولاً سائب بن یزید کی صحیح روایت ذکر کی ہے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے پھر

بين الروايتين والرواية التي ذكر فيها احدى عشرة ركعة وقال و يمكن الجمع بين الروايتين فانهم كانوا يقومون باحدى عشرة ركعة ثم كانوا يقومون بعشرين ركعة ... وان كانت هذه الرواية ضعيفة عند البيهقي فاى حاجة الى التطبيق بل ينبغي له ان يصرح بتضعيف هذه الرواية بانها ضعيفة لكنه ما قال وما ضعف هذه الرواية سبحنك هذا بهتان عظيم واما كون هذه الرواية منقطعة فليس هذا مستلزما لضعفها بقانون الالباني لانه يقول في الاحاديث الصحيحة تحت رقم ١٨٣ واسناده صحيح رجاله كلهم ثقات وهو ان كان موقوفا فهو في حكم المرفوع لانه لا يقال من قبل الرأى ١/٣٠٧

- ويقول تحت رقم ١٣٩٠ - وكونه موقوفا لا يضر لانه لا يقال بمجرد الرأى ٣/٣٧٩

ان دونوں روایتوں کے درمیان اور گیارہ رکعات کی روایت کے درمیان تطبیق ذکر کی ہے، کہ ان کے درمیان میں جمع ممکن ہے کہ ابتداء میں گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے پھر بیس رکعات۔ اگر یہ روایت بیہقی کے نزدیک ضعیف ہوتی تو تطبیق کی کیا ضرورت تھی بلکہ ضعف پر تصریح کر لیتے لیکن اس نے روایت کی تضعیف نہیں کی۔ پاک ہے تیرے لئے (اے رب) یہ کتنا بڑا بہتان ہے۔

- اور یہ جو کہا ہے کہ منقطع ہے یہ تو البانی کے قانون کے مطابق بھی ضعف کو مستلزم نہیں کیونکہ یہ احادیث صحیحہ رقم ۱۸۳ کے تحت ذکر کرتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اور راوی تمام ثقہ ہیں اگرچہ یہ موقوف ہے لیکن یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ عقل سے نہیں کہا جاتا ہے۔
- اور رقم ۱۳۹۰ کے ماتحت لکھتے ہیں کہ اس روایت کا موقوف ہونا نقصان دہ نہیں کیونکہ یہ مجرد رائے سے نہیں کہا جاتا ہے۔ ۳/۳۷۹

ويقول في حاشية المشكوة تحت رقم ١٢٢ وسنده حسن موقوف ولكنه في حكم المرفوع لانه لا يقال من قبل الرأي ٤٤/١

ويقول تحت رقم ٤٦ - ورجاله ثقات الا انه منقطع بين عمرو وجده ابن عمرو وهو وان كان موقوفا فله حكم المرفوع اذ انه لا يقال بمجرد الرأي. الاحاديث الصحيحة ٩٥/١

نحن ايضا نقول بان رواية يزيد بن رومان وان كانت منقطعة لكنها في حكم المرفوع لان مثله لا يقال بمجرد الرأي فهذه الرواية صحيحة بقانون الالباني ايضا بلا ريب وارتياب فماذا اصابه بانه لا يعمل ههنا على قانونه فتدبر

- اور حاشیہ مشکوٰۃ رقم ۱۲۲ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ رائی اور فکر سے نہیں کہا جاتا ہے ۱/۴۴
- اور رقم ۴۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اگرچہ درمیان عمرو اور اس کے دادے ابن عمرو کے درمیان انقطاع ہے یہ اگرچہ موقوف ہے سو اس کا حکم مرفوع جیسے ہے کیونکہ اس جیسے عقل اور فکر سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ احادیث صحیحہ البانی ۹۵/۱

تو ہم بھی کہتے ہیں کہ یزید بن رومان کی روایت اگرچہ منقطع ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس جیسے عقل اور فکر سے نہیں کہا جا سکتا ہے تو یہ روایت البانی کے قانون کے مطابق بلاشک اور شبہ صحیح ہے تو اس پر کیا ہوا کہ اپنے قانون پر یہاں عمل نہیں کرتے، فکر کر۔

وانا اذکر من بعض من الامثلة حتی تعلم بان الالبانی یعتد نفسه من الناقدین ولیس لتوثیقه وتضعیفه زمام... لانه یضعف هذه الروایة بانها مرسلة مع انه یذکر کثیرا من المراسیل فی الاحادیث الصحیحة حیث قال الالبانی

- تحت رقم ۱۰۹ ثم وجدت له شاهدا مرسلا قویا وقال هذا سند صحیح مرسل ۱۷/۳
- وقال تحت رقم ۱۰۱۳ ورجاله ثقات لکنه منقطع ۳/۱۱ الصحیحة .
- وقال تحت رقم ۱۴۲۴..... واسناده صحیح الا ان الحفاظ قالوا ان الصواب فی اوله الارسال الصحیحة ۳/۲۲۳
- وقال تحت رقم ۱۰۸۷ ولاشك ان روایتهم المرسلة اقوی من روایة الذین اسندوه فالصواب القول بصحته مسندا ومرسلا . الصحیحة ۳/۷۷
- وقال تحت رقم ۵۹۵ هذا سند مرسل صحیح رجاله ثقات رجال الشیخین الصحیحة ۳/۱۴۵
- وقال تحت رقم ۶۱۶ اسناده صحیح مرسل ۲/۱۷۸

اور میں بعض مثالوں کو ذکر کرتا ہوں تاکہ آپ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ البانی اپنے آپ کو ناقد رجال سے شمار کرتے ہیں اور اس کی توثیق اور تضعیف کے لئے لگام نہیں کیونکہ یہ اس روایت کو اس لئے ضعیف سمجھتا ہے کہ یہ مرسل ہے حالانکہ اس نے بہت سی مرسل روایات احادیث صحیحہ میں شمار کیں ہیں .

- البانی رقم ۱۰۹ کے تحت کہتا ہے کہ اس کے لئے میں نے مرسل شاہد قوی پایا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ سند صحیح مرسل ہے احادیث صحیحہ ۳/۱۷
- اور رقم ۱۰۱۳ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن منقطع ہے ۳/۱۱ الصحیحۃ
- اور رقم ۱۴۲۴ کے تحت لکھتے ہیں اسناد اس کی صحیح ہے مگر حدیث کے حفاظ کہتے ہیں کہ صحیح اول روایت میں ارسال ہے . الصحیحہ ۳/۲۲۳
- اور رقم ۱۰۸۷ کے تحت کہتے ہیں کہ شک نہیں کہ ان کی روایت مرسلہ قوی ہے اس روایت سے جو انہوں نے مسند ذکر کی ہے صحیح بات یہ ہے کہ مرسل اور مسند دونوں صحیح ہیں الصحیحہ ۳/۷۷
- اور رقم ۵۹۵ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سند مرسل صحیح ہے اور راوی تمام ثقہ ہیں شیخین (بخاری مسلم) کے راوی ہیں الصحیحۃ ۳/۱۴۵
- اور رقم ۶۱۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل صحیح ہے ۲/۱۷۸



- وقال تحت رقم ٦١٦ قلت هذا اسناد مرسل ايضا صحيح رجال كلهم ثقات ٢/ ١٧٩
- وقال تحت رقم ٦٣٣ وهذا اسناد مرسل قوى ٢/ ٢١٤
- وقال تحت رقم ٨٣٢ ثم شاهد مرسل قوى ٢/ ٣٧٠
- وقال تحت رقم ١١٩٩ ثم مرسل صحيح الاسناد ٣/ ١٩٦
- وقال تحت رقم ١٢٢٦ ثم رواه من طريق اخر عن سالم بن الجعد مرسلا نحوه وسنده حسن ٣/ ٢٢٧
- وقال تحت رقم ١٣٥١ هذا اسناد مرسل حسن ٣/ ٣٣٦
- وقال تحت رقم ١٣٩٠ قال الترمذى حسن غريب وقال الالبانى اسناده صحيح لان شعبة ممن سمع
- من ابى اسحق قبل اختلاطه وكونه موقوفا لايضر لانه لايقال بمجرد الرأى ٣/ ٣٧٩
- وقال تحت رقم ١٣٩٤ شاهد قوى مرسل ٣/ ٣٨٢
- وقال تحت رقم ١٤٢٢ وهذا اسناد حسن الا انه منقطع بين سليمان وابن عمر لكن الحديث بمجموع الطرق
- حسن ٣/ ٤١٩

- اور رقم ۶۱۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل بھی صحیح ہے تمام راوی ثقہ ہیں الصحیحہ ۲/ ۱۷۹
- اور رقم ۶۳۳ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل قوی ہے ۲/ ۲۱۴
- اور رقم ۸۳۲ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ شاہد مرسل قوی ہے ۲/ ۳۷۰
- اور رقم ۱۱۹۹ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ مرسل صحیح الاسناد ہے ۳/ ۱۹۶
- اور رقم ۱۲۲۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ دوسرے طریقے سے بھی مرسل روایت کی ہے تو اس کی سند حسن ہے ۳/ ۲۲۷
- اور رقم ۱۳۵۱ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل حسن ہے ۳/ ۳۳۶
- اور رقم ۱۳۹۰ کے تحت لکھتے ہیں کہ ترمذی نے حسن غریب کہا ہے البانی کہتے ہیں کہ اسناد اس کی صحیح ہے کیونکہ شعبہ نے اختلاط سے پہلے ابو اسحق سے سنا ہے اور اس کا موقوف ہونا نقصان دہ نہیں کیونکہ اس طرح عقل سے نہیں کہا جاسکتا - ۳/ ۳۷۹
- اور رقم ۱۳۹۴ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ شاہد مرسل قوی ہے ۳/ ۳۸۲
- اور رقم ۱۴۲۲ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ اسناد حسن ہے مگر سلیمان اور ابن عمر کے درمیان انقطاع ہے لیکن حدیث مجموعہ طریقہ سے حسن ہے ۳/ ۴۱۹



وقال تحت رقم ۱۴۹۱ ولبعضهم شاهد مرسل باسناد صحيح وهذا اسناد مرسل صحيح ۳/۴۷۹

- وقال تحت رقم ۱۰۴۰ قلت وهذا اسناد مرسل صحيح ۳/۲۳
- وقال تحت رقم ۲۳۸ ۲ قلت وهذا سند مرسل صحيح ۱/۴۲۳
- ايها الاخ الكريم لقد علمت مما سبق بان الالبانی عد كثيرا من المراسيل والمنقطعة في الاحاديث الصحيحة فقول احد بانها منقطعة او مرسلة ليس مستلزمًا لضعفها سيما ذكر الامام البيهقي رواية صحيحة لاثبات التراويح العشرين ثم ذكر هذه الرواية وبين التوفيق بين الروايتين ورواية احدى عشرة ركعة فقول الالبانی بان الامام البيهقي ضعفها بهتان عظيم .
- كذلك افترى على العيني ... لانه قال ان عددها عشرون ركعة وبه قال الشافعي

- اور رقم ۱۴۹۱ کے تحت لکھتے ہیں بعض کے لیے شاہد مرسل صحیح اسناد کے ساتھ ہے اور یہ اسناد مرسل صحیح ہے ۳/۴۷۹
- اور رقم ۱۰۴۰ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل صحیح ہے ۳/۲۳
- اور رقم ۲۳۸ ۲ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سند مرسل صحیح ہے ۱/۴۲۳

- اے میرے محترم بھائی کہ سابقہ بیان سے آپ کو معلوم ہوگا کہ البانی نے بہت سی مرسل اور منقطع روایات کو احادیث صحیحہ میں شمار کیں ہیں تو کسی کا یہ کہنا کہ یہ روایت منقطع یا مرسل ہے تو یہ روایت کے ضعیف ہونے کے لئے مستلزم نہیں اسی وجہ سے امام بیہقی نے بیس تراویح کے اثبات کیلئے صحیح روایت پیش کی ہے پھر یہی روایت بھی ذکر کی ہے پھر ان دونوں روایتوں اور گیارہ رکعات والی روایت کے درمیان تطبیق بیان کی ہے تو البانی کا یہ کہنا کہ بیہقی نے اس کو ضعیف کہا ہے بہتان عظیم ہے ۔
- اور اسی طرح عینی پر افترا باندھا ہے کیونکہ اس نے فرمایا ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اور اسی پر

واحمد ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء (ثم قال) واحتج اصحابنا و
الشافعية والحنابلة بما رواه البيهقي باسناد صحيح عن السائب بن يزيد الصحابي
قال كانوا يقومون على عهد عمر رضي الله عنه بعشرين ركعة وعلى عهد
عثمان وعلي رضي الله عنهم مثله وفي المغني عن علي انه امر رجلا ان يصلي
بهم في رمضان بعشرين ركعة وهذا كالاجماع فان قلت في الموطا عن
يزيد بن رومان قال كان الناس في زمان عمر يقومون بثلاث وعشرين
ركعة قلت قال البيهقي والثلاث هو الوتر (ثم قال العيني) يزيد لم يدرك
عمر فيكون منقطعا ثم اجاب عن قول الامام مالك رحمه الله يقول بست وثلاثين
فيقول العيني وما كان عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احق واولى
ان يتبع عمدة القاري ٧/ ١٧٨

شافعیؒ اور احمدؒ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے جمہور علماء سے یہ نقل کیا ہے (پھر فرماتے ہیں) ہمارے اصحاب اور
شوافع اور حنابلہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو بیہقی نے صحیح اسناد سے سائب بن یزید صحابی سے روایت
کی ہے۔ کہ صحابہ کرام زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور زمانہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہم میں بھی
اسی طرح بیس تراویح پڑھتے تھے اور مغنی میں علی رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو حکم
کیا کہ لوگوں کو مہینہ رمضان میں بیس رکعات پڑھاویں اور یہ اجماع جیسے ہے اور آپ اعتراض کریں کہ مؤطا میں یزید
ابن رومان کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ عمرؓ میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ
تین ان میں سے وتر ہیں پھر عینی فرماتے ہیں کہ یزید نے عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا تو یہ روایت منقطع ہوگئی پھر
امام مالکؒ کا قول (۳۶ رکعات) سے جواب دیا ہے تو عینیؒ فرماتے ہیں۔
کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہیں اس کی اتباع کرنا بہتر ہے
عمدۃ القاری ۷/ ۱۷۸

فان الامام العینی اثبت التراویح عشرین رکعۃ من روایۃ صحیحۃ ثم ذکر روایۃ یزید بن رومان وقال فی التطبیق بان الثلاث منها وتر ثم ذکر بان ھذہ الروایۃ منقطعۃ فما قال بانھا ضعیفۃ والا فای حاجۃ الی التطبیق بین ھذہ الروایۃ وروایۃ السائب بن یزید وان کانت ھذہ الروایۃ ضعیفۃ کما یقول الالبانی فاللازم ان یقول العینی بان ھذہ الروایۃ ضعیفۃ فلا حاجۃ الی التطبیق و قد ذکرنا قبل ھذا بان الانقطاع لیس مستلزما لضعف الروایۃ ... والعجب کل العجب علی الالبانی بانہ ینقل عن ھذہ العلماء کلاما بحیث یفھم منہ بانھم رد علی ھذہ الروایۃ کانھم قائلون بثمان رکعات کلا وحاشا انھم صرحوا بثبوت عشرین رکعۃ من الروایۃ الصحیحۃ فینبغی لہ التحرز عن مثل ھذہ التلبیسات فتدبر

پس امام عینی نے صحیح روایت سے بیس تراویح ثابت کیں ہیں پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے اور تطبیق میں فرمایا ہے کہ تین اس میں سے وتر ہیں پھر ذکر کیا ہے کہ یہ روایت منقطع ہے اور یہ نہیں کہا کہ ضعیف ہے اگر اس کے نزدیک یہ ضعیف ہوتی تو اس روایت اور سائب بن یزید کی روایت کے درمیان تطبیق کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر یہ روایت عینی کے نزدیک ضعیف ہوتی جیسا کہ البانی کہتے ہیں تو پھر عینی کو چاہیئے تھا کہ کہدیتے کہ یہ روایت ضعیف ہے تو تطبیق کی ضرورت نہیں اور ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ کسی روایت کا منقطع ہونا ضعف کے لئے مستلزم نہیں اور تعجب پر تعجب ہے البانی پر کہ یہ ان علماء کرام کے اقوال ایسے طریقہ سے ذکر کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات آٹھ رکعات تراویح کے قائل ہیں۔ ہرگز اس طرح نہیں بلکہ ان حضرات نے تصریحات فرمائی ہیں کہ صحیح روایت سے بیس رکعات تراویح ثابت ہیں۔

اور البانی کو ایسی تلبیسات سے احتراز کرنا چاہیئے۔

وكذلك افترى على النووي بانه ضعفه لانه يقول في المجموع شرح المهذب ٤/٣٣ مذهبنا انها عشرون ركعة بعشر تسليمات. هذا مذهبنا وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداود وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء .... (ثم ذكر مذهب الامام مالك وقال) واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة .. ثم ذكر رواية يزيد بن رومان وقال رواه البيهقي لكنه مرسل فقد مر بان كون المرسل ليس دليلا لضعف هذه الرواية سيما ان الامام النووي استدل بالرواية الصحيحة ثم ذكر هذه الرواية فاثبت التراويح العشرين كيف يوقع الالباني في الاذهان بان هذه الرواية ضعيفة عند هذه العلماء الكرام حتى يفهم من كلامه بانهم قائلون بما يقول به الالباني سبحانك هذا بهتان عظيم .

اور اسی طرح نوویؒ پر افترا کیا ہے کہ اس نے اس روایت کو ضعیف بتایا ہے کیونکہ مجموع شرح مہذب ۴/۳۳ میں فرماتے ہیں کہ دس سلام کے ساتھ بیس رکعات تراویح کا ہمارا مذہب ہے اور اسی پر امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمد اور داؤد وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے (پھر مذہب امام مالکؒ کا ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں) ہمارے حضرات استدلال اس روایت سے کرتے ہیں جو بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ وہ مہینہ رمضان میں زمانہ عمرؓ میں بیس تراویح پڑھتے تھے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ بیہقی نے روایت کی ہے لیکن مرسل ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ اس کا مرسل ہونا ضعف کے لئے مستلزم نہیں خاص کر کہ امام نوویؒ نے صحیح روایت سے استدلال کیا ہے پھر اس روایت کو ذکر کیا ہے تو بیس تراویح کو امام نوویؒ نے ثابت کیا ہے تو البانی کس طرح لوگوں کے ذہنوں میں ڈال دیتے ہیں کہ ان علماء کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے اور اس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات بھی آٹھ تراویح کے قائل ہیں جیسا کہ البانی قائل ہیں

پاکی تیرے لئے اے اللہ! یہ بڑا بہتان ہے ۔

فبعد اللتى واللتيا اقول بان هذه الرواية صحيحة بلا شك وارتياب ولذا قال الامام النيموى اسناده مرسل قوى اثار السنن ٢/ ٥٥ والاحتجاج بها صحيح مع كونها مرسلة بوجوه -

اما اولاً فانها من مراسيل مالك ... وقد قال الحافظ ابن ابى حاتم .. حدثنا صالح بن احمد (نا) على بن المدينى وسفيان بن سعيد يقول مرسلات ابن عيينة شبه الريح ثم قال اى والله وسفيان بن سعيد قلت مرسلات مالك بن انس قال هى احب الى ثم قال ليس فى القوم اصح حديثا من مالك كتاب المراسيل ۔ • طالع الجرح والتعديل ١/ ٢٤٤

• واما ثانياً فان المرسل حجة عند الائمة الثلاثة كما قال الامام النووىؒ ومذهب مالكؒ وابى حنيفةؒ واحمد واكثر الفقهاء انه يحتج به

• بڑی بات اور چھوٹی کے بعد میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ یہ روایت بلا شک و شبہ صحیح ہے اور یہ اگرچہ مرسل ہے اس سے استدلال کرنا چند وجوہ سے صحیح ہے

• وجہ اول یہ ہے کہ یہ امام مالکؒ کی مرسل ہے حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ہم کو صالح بن احمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو علی بن المدینی اور سفیان بن سعید نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مرسلات ابن عیینہ ہوا کے مشابہ ہیں پھر فرمایا اے واللہ۔ سفیان بن سعید کہتے ہیں کہ مرسلات مالک بن انس مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ پھر فرمایا کہ قوم میں مالکؒ جیسے صحیح احادیث نہیں کتاب المراسیل ۔

• مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ١/ ٢٤٤

• وجہ دوم یہ ہے کہ

مرسل تین ائمہ مجتہدین کے نزدیک حجت ہے جیسا کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مالک ابو حنیفہ احمد اور اکثر فقہاء کہتے ہیں کہ اس سے استدلال صحیح ہے

طالع مقدمة

النووی ۱/۴۳ علی حاشیۃ ارشاد الساری

• ولذا قال الحافظ ابن جریر اجمع التابعون باسرهم علی قبول المرسل ولم یأت عنهم انکار ولا عن احد من الائمۃ بعدهم الی رأس المائتین

طالع تدریب الراوی ۱/۱۶۳ • ما تمس الیه الحاجة ۶۳

مقدمہ نووی ۱/۴۳ بر حاشیہ ارشاد الساری

اسی وجہ سے حافظ ابن جریر فرماتے ہیں کہ تابعین نے اس پر اجماع کیا ہے کہ مرسل قبول ہے اور دوسو ہجری تک کسی امام سے انکار ثابت نہیں۔

مطالعہ کریں تدریب الراوی ۱/۱۶۳

• ما تمس الیہ الحاجۃ ۶۳

• وقال العلامة عبد الحق الدهلوي عند ابي حنيفة ومالك المرسل مقبول مطلقا وهم يقولون انما ارسله لكمال الوثوق (مقدمة المشكوٰة ٣)

• اقول وقد قال الامام الترمذي في مواضع للحديث المرسل والموقوف بانه صحيح او حسن حيث قال كان رواية الثوري عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم اثبت واصح كما في سنن الترمذي ١/٤٣ المطبعة الباكستانية مع ان هذا الحديث مرسل

• وقال عن جابر موقوفا وهذا اصح من الحديث المرفوع سنن الترمذي ١/١٢٣

• وقال حديث ابي هريرة هذا موقوف اصح سنن الترمذي ١/٨٣

• وقال هذا مرسل اصح ١/١٢٠ • طالع سنن الترمذي ١/٤٢، ٤٨، ٨٣،

• علامہ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مرسل ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک مطلقاً مقبول ہے اور یہ فرماتے ہیں کہ اس نے ارسال اس لئے کیا ہے کہ ان کو صحیح ہونے کا یقین تھا مقدمہ مشکوٰۃ ۳

• میں کہتا ہوں کہ امام ترمذی نے بہت سی جگہوں میں مرسل اور موقوف حدیث کو کہا ہے کہ یہ صحیح اور حسن ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں کہ روایت ثوری عمرو بن یحیی سے اور اس کے اپنے باپ سے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبت اور اصح ہے جیسا کہ سنن ترمذی ۱/۴۳ میں ہے طبع پاکستانی حالانکہ یہ مرسل حدیث ہے

• اور فرماتے ہیں کہ حدیث ابی ہریرہ موقوف اصح ہے سنن ترمذی ۱/۸۳ ۔

• اور فرمایا ہے کہ یہ مرسل اصح ہے ۱/۱۲۰ مطالعہ کریں سنن ترمذی ۱/۴۲ و ۴۸ و ۸۳

٨٤ ، ٨٧ ، ١٤٤ ، ٦٨/٢ ، ٧٦ ، ١١٥ ،
١٤٠ ، ١٤٤ ، ١٥٠ ، ١٦٥

بل صرح الالبانی (الذی یرد علی هذه الروایة لاجل الارسال) بصحة المراسیل الکثیرة۔ تدبر

• اما ثالثا فان هذه الروایة عند الامام الشافعی ایضا مقبولة یحتج بها لان الامام النووی یقول ومذهب الشافعی انه اذا انضم الی المرسل ما یعضده یحتج به وذلك بان یروی ایضًا۔

---

٨٤ ، ٨٧ ، ١٤٤ ، ٦٨/٢ ، ٧٦ ، ١١٥ ، ١٤٠ ، ١٤٤ ،
١٥٠ ، ١٦٥

• بلکہ البانی جو اس روایت کی تردید ارسال کی وجہ سے کرتا ہے اس نے خود بہت سی مرسل روایات کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے فکر کر۔

• وجہ سوم یہ ہے کہ یہ روایت امام شافعیؒ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور اس سے استدلال کرنا صحیح ہے اس لئے کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ مرسل کے ساتھ جب دوسری روایت جو اس کی مؤید ہو ملا دیں تو اس سے استدلال کرنا صحیح ہے۔

مسنداً او مرسلاً من جهة اخرى او عمل الصحابة او اكثر العلماء ؍ النووی کا ۱۱۵
٤٤ على ارشاد السارى
ولا شك بان هذا الحديث معضد بعمل الخلفاء الراشدين المهديين و الصحابة رضى الله عنهم والائمة المجتهدين والمحدثين وفقهاء المذاهب الاربعة المتبوعة فلا شك بان الاحتجاج به صحيح بالاتفاق فالاعراض منه ينشئ النفاق۔

واما قول الالبانى بانه مخالف عن حديثه احدى عشرة ركعة فهو مردود عليه وتقدم عليه الكلام وسيجئ انشاء الله تعالى مفصلةً فانتظر والمطابق معه ما قيل ؎

یا ناطح الجبل العالی لیکلمہ
اشفق على الرأس لاتشفق على الجبل

وهو يصحح بنفسه الكريم الاحاديث المرسلة ويذكرها فى الاحاديث الصحيحة و ههنا يرد على هذه الرواية لاجل الارسال ا هذا علم الرجال

کہ یہ اس طرح کہ دوسری روایت مسند یا مرسل دوسرے طریقہ سے روایت کی ہے یا عمل صحابہ یا اکثر علماء کے عمل کے ساتھ اس کی تائید ہو سکتی ہو (تو اس سے استدلال ہو سکتا ہے) النووی ص ۱۵۰۔ ۱۴۹
اور اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل اور ائمہ مجتہدین اور محدثین اور چار مذاہب متبوعہ کے فقہاء کے عمل سے مؤید ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ استدلال کرنا اس سے صحیح ہے بالاتفاق اور اس سے اعراض کرنا نفاق کا ذریعہ ہے۔
اور البانی کا یہ قول کہ یہ گیارہ رکعات والی حدیث کے مخالف ہے تو اس پر مردود ہے۔ جیسا کہ اس پر کچھ تفصیل گذر چکی ہے اور کچھ انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گی انتظار کر۔
اس کے مطابق وہ شعر ہے جو کہا گیا ہے "اے بلند پہاڑ کے ساتھ ٹکر مارنے والے تاکہ وہ زخمی کرے۔ اپنے سر پر خوف کر (ایسا نہ ہو کہ پھٹ جائے) پہاڑ پر خوف نہ کر۔
البانی خود نفس کریم کے ساتھ مرسل احادیث کو صحیح کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ میں ان کو ذکر کرتے ہیں اور اس روایت کی تردید ارسال کی وجہ سے کرتے ہیں۔ یہ مردوں کا علم ہوتا ہے۔

والثالث منها ما روى الامام ابوبكر بن ابی شیبة [1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ... عبد الله بن محمد بن ابی شیبة ... سئل ابی عنه فقال کوفی ثقة الجرح والتعدیل ٥/١٦٠

• قال الحافظ الذهبی ... ابن ابی شیبة عبد الله بن محمد ... الامام علم سید الحفاظ وصاحب الکتب الکبار والمسند والمصنف والتفسیر قال احمد بن عبد الله العجلی کان ابوبکر ثقة حافظا للحدیث وقال عمرو بن علی الفلاس ما رأیت احدًا احفظ من ابی بکر بن ابی شیبة قدم علینا مع علی ابن المدینی فسرد للشیبانی اربعمائة حدیث حفظا وقام طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ١١/١٢٢ الی ١٢٨

• وقال الحافظ الذهبی ... ابوبکر بن ابی شیبة الحافظ عدیم النظیر الثبت النحریر صاحب المسند وقال العجلی ثقة وقال الفلاس ما رأیت احفظ من ابی بکر بن ابی شیبة قال الخطیب کان ابوبکر متقنا حافظا قال البخاری مات فی المحرم سنة خمس و ثلاثین و مائتین رحمہ اللہ تعالی۔

وقع لی من عوالیه احادیث عدة طالع تذکرة الحفاظ ۲/۴۳۲ و ۴۳۳ • المیزان ۲/۴۹۰

بیس تراویح کے اثبات کیلئے ان میں تیسری دلیل وہ ہے جو امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے روایت کی ہے [1]

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ میرے والد سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا یہ کوفی ثقہ ہے الجرح والتعدیل ۵/۱۶۰

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ ابن ابی شیبہ امام علم سید الحفاظ بڑے کتابوں والے اور مسند اور مصنف اور صاحب تفسیر تھے ۔ احمد بن عبداللہ عجلی فرماتے ہیں ، ابوبکر ثقہ حافظ الحدیث ہیں ۔ عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں ۔ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ نہیں دیکھا ہے ۔ علی بن مدینی کے ساتھ ہمارے پاس آیا تو زبانی چار سو احادیث سنائیں ۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۲۲ تا ۱۲۸ مطالعہ کریں ۔

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابوبکر بن ابی شیبہ حافظ جس کی نظیر نہیں تھی ثبت عالم صاحب المسند تھے ۔ عجلی ثقہ کہتے ہیں اور فلاس کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ کوئی نہیں دیکھا ہے ۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ ابوبکر متقن اور حافظ تھے ۔ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محرم ۲۳۵ھ میں وفات پا گئے ہیں رحمہ اللہ تعالی ۔

مطالعہ کریں ۔ تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۲ و ۴۳۳ • المیزان ۲/۴۹۰

قال الحافظ البغدادی ۔عبد اللہ بن محمد ۔عن ابی عبید القاسم قال انتھی الحدیث الی اربعة الی ابی بکر بن ابی شیبة ، احمد بن حنبل ، یحیی بن معین ، علی بن المدینی ، فابوبکر اسردھم له واحمد افقھھم فیه ، یحیی اجمعھم له ، وعلی اعلمھم به طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۰/۶۶ الی ۷۱

• قال الحافظ ابن کثیرؒ ابوبکر بن ابی شیبة احد الاعلام وائمة الاسلام وصاحب المصنف الذی لم یصنف احد مثله قط لا قبله ولا بعده . البدایة والنهایة ۱۰/۳۱۵

• قال الحافظ العسقلانیؒ ، عبد اللہ بن محمد . قال العجلی ثقة وکان حافظا للحدیث وقال ابوحاتم وابن خراش ثقة وقال ابن حبان فی الثقات کان متقنا حافظا دینا ممن کتب وجمع وصنف وذاکر وکان احفظ اهل زمانه

• حافظ بغدادی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن محمد ... ابو عبید قاسم فرماتے ہیں کہ حدیث چار آدمیوں کو ملتی ہے ؛ • ابوبکر بن ابی شیبہ • احمد بن حنبل • یحیی بن معین • علی بن المدینی ، ابوبکر ان میں سے زیادہ اچھی طرح لگاتار احادیث بیان کرنے والے تھے احمد ان میں سے فقیہ تھے اور یحیی احادیث کا جامع تھے اور علی ان کے بڑے عالم تھے تفصیل تاریخ بغداد ۱۰/۶۶ تا ۷۱ دیکھ لیجئے گا ۔

• حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ابوبکر بن ابی شیبہ احد الاعلام ائمۃ الاسلام اور صاحب المصنف تھے اس جیسے اسلام میں کسی نے ایسی تصنیف نہیں کی نہ اس سے پہلے اور نہ بعد ۔ البدایۃ والنہایہ ۱۰/۳۱۵

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔عبداللہ بن محمد ، عجلی ثقہ اور حافظ الحدیث کہتے ہیں ۔ اور ابو حاتم اور ابن خراش ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان ثقات سے میں شمار کرتے ہیں • اور کہتے ہیں کہ یہ متقن اور حافظ تھے اور اپنے زمانے کے

وقال ابن قانع ثقة ثبت وفی الزهرة روی عنه البخاری ثلاثین حدیثا ومسلم الفا وخمسمائة واربعین حدیثا طالع التهذیب ۶/۲ الی ٤

• طالع التقریب ۱۸۷ • التاریخ الصغیر ۲/۳۶۵ • کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۲۵۹ • تهذیب الکمال ۲ ۷۳۲ و ۷۳۳ • خلاصة تذهیب الکمال ۲۱۲ • شذرات الذهب ۲/۸۵ • الرسالة المستطرفة ۱۳ • ثقات العجلی ۲۷۶ رقم ۸۰۷ • العبر للذهبی ۱/۳۳۱

کے بڑے حافظ (الحدیث) تھے۔

ابن قانع ثقہ ثبت کہتے ہیں اور زہرۃ میں ہے کہ بخاری نے اس سے ۳۰ حدیثیں روایت کی ہیں اور مسلم نے اس سے ۱۵۴۰ حدیثیں روایت کی ہیں۔

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۶/۲ تا ۴

(نوٹ) منسبہ کتابیں دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

قال حدثنا وکیع [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم: وکیع بن الجراح. نا ابی قال سألت علی بن المدینی من اوثق اصحاب الثوری قال وکیع من الثقات، نا ابی نا احمد بن ابی الحواری قال ذکرت لیحیی بن معین وکیعا فقال وکیع عندنا ثبت طالع الجرح والتعدیل ۱/۲۱۹ الی ۲۲۱

• قال الامام ابن سعد، وکیع بن الجراح۔ مات بفید فی المحرم سنة سبع و تسعین و مائة وکان ثقة ماموناً عالماً رفیعاً کثیر الحدیث حجة الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• قال الامام ابن حبان۔ وکیع بن الجراح۔ من الحفاظ المتقنین واهل الفضل فی الدین ممن رحل وجمع وصنف وحفظ وحدث وذاکر مشاهیر علماء الامصار ۱۷۳ رقم ۱۳۷۴

• قال الحافظ الذهبی۔ وکیع بن الجراح۔ الامام الحافظ محدث العراق - وکان من بحور العلم وائمة الحفظ۔ قال عبد الله بن احمد بن حنبل سمعت ابی یقول کان وکیع حافظ مارأیت مثله قال احمد العجلی کوفی ثقة عابد صالح ادیب من حفاظ الحدیث وکان مفتیا۔ قال ابن المدینی اوثق اصحاب سفیان الثوری، ابن مهدی او القطان ووکیع۔

ابو بکر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے [1]

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے والد نے علی بن المدینی سے پوچھا کہ ثوری کے اصحاب میں سے زیادہ ثقہ کون ہے۔ اس نے فرمایا کہ وکیع ثقات میں سے ہیں اور وکیع کے متعلق یحیی بن معین ثبت فرمایا ہے مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۱/۲۱۹۔

• امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ وکیع بن الجراح مقام فید میں محرم ۱۹۶ھ میں وفات پا گئے ہیں اور یہ ثقہ مامون عالم کثیر الحدیث حجت تھے۔ الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• ابن حبان فرماتے ہیں۔ وکیع بن الجراح حفاظ متقنین میں سے تھے اور جو دین میں بہترین ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سفر کئے ہیں اور احادیث جمع کیں ہیں اور تصنیف کیں ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۷۳ رقم ۱۳۷۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ وکیع بن الجراح۔ امام حافظ محدث العراق تھے اور علم کا سمندر اور حفظ کے ائمہ میں سے تھے۔ احمد عجلی کہتے ہیں کہ کوفی ثقہ عابد ادیب اور حفاظ الحدیث میں سے تھے اور مفتی تھے۔
ابن مدینی فرماتے ہیں: سفیان ثوری کے اصحاب میں سے زیادہ ثقہ ابن مہدی، قطان اور وکیع تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۹/۱۴۰ تا ۱۶۸

٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

- طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ۹/۱۴۰ الی ۱۶۸
- طالع توثیقہ فی الکتب التالیۃ
- تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۰۶ الی ۳۰۹ • میزان الاعتدال ۴/۳۳۵ و ۳۳۶
- دول الاسلام ۱/۱۲۴ • الکاشف ۳/۲۰۸ • تاریخ بغداد ۱۳/۴۶۶
- تاریخ خلیفہ ۴۶۷ • التاریخ الکبیر ۸/۱۷۹ • التاریخ الصغیر ۲/۷۴
- الکامل لابن عدی ۱/۱۱۷ • تہذیب الکمال ۱۴۶۳ الی ۱۴۶۶
- تہذیب الاسماء واللغات ۲/۱۴۴ • النجوم الزاهرۃ ۲/۱۵۳ • التہذیب ۱۱/۱۲۳
- التقریب ۳۶۹ • معجم البلدان ۴/۹۴ • الفہرست للندیم ۲۸۳
- حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۸/۳۶۸ الی ۳۸۰ • الانساب للسمعانی ۲/۱۸۰
- اللباب لابن الاثیر ۲/۴۰ • الجواہر المضیۃ ۲/۲۸۰
- طبقات الحنابلۃ ۱/۳۹۱ • المعارف لابن قتیبۃ ۲۲۱ وفی نسخۃ اخری ۵۰۷
- مفتاح السعادۃ ۲/۶۸ • خلاصۃ تہذیب الکمال ۴۱۵
- کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۵۴۶ • المعرفۃ والتاریخ ۱/۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۸۴
- شذرات الذہب ۱/۳۴۹ • تاریخ التراث العربی ۱/۲۷۵ • ثقات العجلی ۴۶۴
- العبر للذہبی ۱/۲۵۳ • البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۲۴۰ • الاعلام للزرکلی ۹/۱۳۵

نوٹ) حضرت وکیع بن جراح کی توثیق مندرجہ بالا کتابوں میں بتفصیل ملاحظہ کریں۔ دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں

عن مالک بن انس [1] عن یحیی بن سعید [2]

---

[1] مر ذکرہ فتذکر

[2] قال الحافظ ابن ابی حاتم - انا عبد اللہ بن احمد... فیما کتب الیّ قال قال ابی - یحیی بن سعید الانصاری ثقۃ - انا ابوبکر بن ابی خیثمۃ فیما کتب الیّ قال سمعت یحیی بن معین یقول یحیی بن سعید ثقۃ قال علی بن المدینی لم یکن بالمدینۃ بعد کبار التابعین اعلم من ابن شہاب و یحیی بن سعید الانصاری انا عبد الرحمن قال سألت ابی عن یحیی بن سعید الانصاری فقال ثقۃ.... قال سمعت ابا زرعۃ یقول یحیی بن سعید الانصاری من الثقات الجرح والتعدیل ۹/۱۴۹

• قال الامام ابن حبان... یحیی بن سعید الانصاری کان من فقہاء اھل المدینۃ و متقنیھم مات بالعراق سنۃ ثلاث واربعین و مائۃ مشاہیر علماء الامصار ۸۰

(وکیع روایت کرتے ہیں) مالک بن انس سے [1] اور وہ یحیی بن سعید سے [2] روایت کرتے ہیں کہ

---

[1] اس کا ذکر گذر چکا ہے اس کو یاد کر۔

[2] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں... کہ عبداللہ بن احمد نے ہم کو خبر دی ہے کہ اس کے باپ نے فرمایا ہے یحیی بن سعید الانصاری ثقہ ہیں... اور یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں۔ علی بن المدینی کہتے ہیں کہ مدینہ میں بڑے بڑے تابعین کے بعد، ابن شہاب اور یحیی بن سعید انصاری سے کوئی نہیں تھے۔ ابو حاتم ثقہ کہا ہے۔ ابو زرعہ کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید انصاری ثقات میں سے ہیں الجرح والتعدیل ۹/۱۴۹

• امام ابن حبان کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید انصاری اہل مدینہ کے فقہاء اور متقنین سے ہیں عراق میں ۱۴۳ھ وفات پاگئے ہیں۔ مشاہیر علماء الامصار ۸۰



- قال الحافظ الذهبیؒ - یحیی بن سعید - شیخ الاسلام ابو سعید الانصاری البخاری المدنی قاضی المدینة قال ابوحاتم ثقة قال العجلی ثقة تذکرة الحفاظ ۱/۱۳۷
- قال الحافظ الذهبیؒ - یحیی بن سعید - قال یحیی القطان سمعت سفیان بن سعید یقول کان یحیی بن سعید الانصاری اجل عند اهل المدینة من الزهری
قال النسائی یحیی بن سعید

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - کہ یحیی بن سعید - شیخ الاسلام ابوسعید انصاری مدینہ کا قاضی تھے - ابوحاتم اور عجلی ثقہ کہتے ہیں - تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۷
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں -
یحیی بن سعید - یحیی قطان کہتے ہیں کہ سفیان بن سعید سے میں نے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ یحیی بن سعید انصاری مدینہ والوں کے نزدیک زہری سے بھی بڑے تھے - نسائی کہتے ہیں کہ

ثقة ثبت ۔ طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ۵/۴٦۸ الی ۴۸۲

- قال الحافظ العجلی - یحیی بن سعید ۔ الانصاری تابعی ثقة وقد ولی القضاء وكان رجلا صالحا وجده قیس بن فهد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وسمع یحیی من انس بن مالك تاریخ الثقات ۴۷۲ رقم ۱۸۰٦
- طالع الكتب التالیة
- تهذیب التهذیب ۱۱/۲۲۱ • تقریب التهذیب ۳۸٦ • التاریخ الصغیر ۲/۸۴
- التاریخ الكبیر ۸/۲۷۵ • تاریخ خلیفه ۴۲۰ • تهذیب الاسماء واللغات ۲/۱۵۳
- المعارف لابن قتیبة ۲۱۱ • المعرفة والتاریخ ۱/٦۴۸ • تهذیب الكمال ۱۵۰۰ الی ۱۵۰۲
- خلاصة تذهیب الكمال ۴۲۴ • ثقات ابن حبان ۵/۵۲۱ • طبقات خلیفه ۲۷۰
العبر للذهبی ۱/۱۵۱ • طبقات الفقهاء للشیرازی ۱/۵

یحیی بن سعید ثقہ ہیں ۔ تفصیل سیر اعلام ۵/۴٦۸ تا ۴۸۲ مطالعہ کریں ۔
- حافظ عجلی فرماتے ہیں کہ
یحیی بن سعید انصاری تابعی ثقہ ہیں اور نیک آدمی تھا اور اس کا دادا قیس بن فہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور یحیی نے انس بن مالکؓ سے (حدیث) سنی ہے ۔
تاریخ الثقات ۴۷۲ رقم ۱۸۰٦
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں کا مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۱ امر رجلا ان یصلی بهم عشرین رکعة ۲

---

۱ مر ذکره فتذکر -
۲ المصنف ۲/۲۹۳ ۰ کشف المغطا ۹۸ ۰ وقال المحقق النیموی اسناده مرسل قوی آثار السنن ۲/۵۵

(تنبیه) قال الالبانی - هذا منقطع ایضا قال العلامة المبارکفوری فی التحفة ۲/۸۵ قال النیموی فی آثار السنن رجاله ثقات لکن یحیی بن سعید الانصاری لم یدرک عمر انتهی. قلت الامر کما قال النیموی فهذا الاثر منقطع لا یصلح للاحتجاج ومع هذا فهو مخالف لما ثبت بسند صحیح عن عمر رضی اللہ عنہ انه امر ابی بن کعب و تمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرة رکعة اخرجه مالک فی المؤطا و ایضا هو مخالف لما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالحدیث الصحیح (رسالة الالبانی ۵۴ و ۵۵)

اقول .. ان ما قال الالبانی فهو باطل مردود لانه لما کان رجاله ثقات فالحدیث صحیح بناء علی قانونه لانه یقول تحت رقم ۱۴۲۲ وهذا اسناد حسن الا انه منقطع ثم ذکر لنا یبیل حدیثا ضعیفا فیقول مثله یستشهد به فالحدیث به صحیح -

---

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱ ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں ۲

---

۱ عمر رضی اللہ عنہ کا ترجمہ گذر چکا ہے
۲ المصنف ۲/۲۹۳ ۰ کشف المغطا ۹۸ ۰ محقق نیموی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل قوی ہے آثار السنن ۲/۵۵

(تنبیہ) البانی کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے علامہ مبارکپوری تحفہ ۲/۸۵ میں کہتے ہیں کہ نیموی آثار السنن میں کہتے ہیں کہ اس کے آدمی ثقہ ہیں لیکن یحیی بن سعید نے عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا انتہی (البانی کہتے ہیں) کہ میں کہتا ہوں کہ بات اس طرح ہے جیسا کہ نیموی کہتے ہیں کہ یہ اثر منقطع ہے استدلال اس سے نہیں ہو سکتا اور یہ اس صحیح روایت سے بھی مخالف ہے کہ جس میں آتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعات سے امر فرمایا تھا جیسا کہ امام مالک نے مؤطا میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح یہ اس سے بھی مخالف ہے جو صحیح حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے رسالہ البانی ۵۴ و ۵۵

• میں کہتا ہوں کہ البانی نے جو کہا ہے یہ باطل و مردود ہے کیونکہ راوی تمام ثقہ ہیں تو حدیث البانی کے قانون کے مطابق صحیح ہو گئی اس لئے کہ وہ رقم ۱۴۲۲ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد حسن ہے مگر ہے منقطع پھر تائید کیلئے ضعیف روایت پیش کی ہے پھر کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ استشہاد صحیح ہے پس حدیث صحیح ہے

ولما كان حديثه المنقطع يصير صحيحا بتاييد الحديث الضعيف فما ذا على الالباني بانه لا يتفوه بصحة هذا الحديث مع وجود تاييده بالروايات الصحيحة.

والعجب عليه بانه يصحح للاحاديث المرسلة والمنقطعة لانه يذكرهما في الاحاديث الصحيحة لكن لما جاء الحديث المنقطع على خلاف هواه فيرده ويقول لا يصلح للاحتجاج فيا للعجب -

- وما قال بانه مخالف عن الامر باحدى عشرة ركعة فقد مر جوابه فتذكر علاوة ان العدد الاكثر لا ينافي الاقل فتدبر -
- وما قال بانه مخالف عن الحديث الصحيح الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. فهذا دعوى بلا دليل لانه ما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانه صلى التراويح ثماني ركعات او صلى عشرين ركعة واما الحديث الصحيح الذي يستدل منه الالباني وغيره فلا يصح منه الاستدلال كما سيجيئ انشاء الله تعالى مفصلا ولا تعلق لهذا الحديث بالتراويح فتدبر .

اور جبکہ حدیث منقطع البانی کا ضعیف حدیث کی تائید کی وجہ سے صحیح بن جاتی ہے تو البانی پر کیا ہو گیا کہ اس حدیث کی صحت پر تلفظ نہیں کرتا باوجودیکہ اس کی تائید میں صحیح روایت موجود ہے۔

اور تعجب ہے البانی پر کہ یہ مرسل اور منقطع روایات کی تصحیح کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں ذکر کرتے ہیں لیکن جب حدیث منقطع اس کی خواہش کے خلاف آجائے تو پھر تردید کرتا ہے کہ یہ احتجاج کے لئے صحیح نہیں۔

- اور وہ جو کہا ہے کہ یہ گیارہ رکعت پر امر والی روایت سے مخالف ہے تو اس کا جواب گذر چکا ہے۔ اس کو یاد کر۔ علاوہ عدد اکثر عدد اقل کا منافی نہیں تو اعتراض وارد نہ ہوگا)
- اور جو کہا ہے کہ یہ اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو یہ دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں جس میں وارد ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ تراویح یا بیس تراویح پڑھائی ہیں۔
- اور وہ حدیث صحیح جس سے البانی وغیرہ استدلال کرتے ہیں تو اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مفصل آجائے گی اور اس حدیث کا تعلق تراویح کے ساتھ نہیں سمجھ کر۔

• والرابع منها ما قال الحافظ سليمان بن الاشعث ابو داود السجستاني [1]

---

[1] قال الامام ابو عبيد عبيد الله بن عبد العزيز الاندلسي المتوفى ۴۸۷ھ سجز.. موضع من سجستان - وربما قالوا فى النسب الى سجستان سجزى معجم ما استعجم ۲/۷۲۴

• قال الامام السمعانی السجستانی بکسر السین المهملة والجیم وسکون السین الاخری بعدها تاء منقوطة بنقطتين من فوق هذه النسبة الى سجستان وهى احد البلاد المعروفة بكابل كان بها ومنها جماعة كثيرة من العلماء والمحدثين وممن سكن البصرة من اهل سجستان ابو داود سليمان بن الاشعث صاحب كتاب السنن احد ائمة الدنيا فقها وعلما وحفظا ونسكا وورعا جمع وصنف وذب عن السنن وقمع من خالفها - توفى بالبصرة فى شوال سنة خمس وسبعين ومائتين الانساب ۷/۸۴ • طالع معجم البلدان ۳/۱۹۰

اثبات تراویح کے سلسلہ ان میں سے چہارم دلیل یہ ہے جو حافظ سلیمان بن اشعث ابو داؤد سجستانی نے روایت کی ہے -

---

[1] اور امام ابو عبید عبید اللہ بن عبد العزیز اندلسی متوفی ۴۸۷ھ فرماتے ہیں - سجز - یہ سجستان سے ایک جگہ ہے - اور بسا اوقات سجستان [illegible] سجزی بھی کہتے ہیں معجم ما استعجم ۲/۷۲۴

• امام سمعانی [illegible] سین بغیر نقطہ کے کسرہ کے ساتھ بعد کسرہ جیم کے اور سین کے سکون کے ساتھ اور اس کے پیچھے دو نقطے تار کے ساتھ نسبت سجستان کی طرف اور یہ کابل کے مشہور گاؤں سے ایک گاؤں ہے اور وہاں علماء اور محدثین کی جماعت تھی اور اہل کابل بصرہ میں رہائش کرنے والوں میں سے ایک ابو داؤد سلیمان بن الاشعث ہے کتاب السنن کا مؤلف ہے اور علم اور فقاہت اور حفظ اور عبادت اور زہادت میں ائمہ دنیا سے ایک امام تھے - اور احادیث جمع کیں ہیں - اور سنتوں سے دفاع کیا کرتے تھے اور مخالفین کی بیخ کنی کی ہے - مطالعہ کریں الانساب ۷/۸۴ • مطالعہ کریں معجم البلدان ۳/۱۹۰

• قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ... سلیمان بن الاشعث۔ هو ثقة الجرح والتعدیل ٤/١٠١ و ١٠٢

• قال الحافظ البغدادی ... سلیمان بن الاشعث - قال احمد بن محمد الهروی۔ سلیمان بن الاشعث کان احد حفاظ الاسلام لحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلمه وعلله وسنده فی أعلی درجة النسك والعفاف والصلاح والورع من فرسان الحدیث۔ تاریخ بغداد ٩/٥٥ إلی ٥٩

• قال الحافظ ابن عساکر۔ سلیمان بن الاشعث قال ابن ابی حاتم ابوداود ثقة وقال ابوعبد الله الحافظ کان ابوداؤد امام اهل الحدیث فی عصره بلا مدافعة وقال ابن ماکولا هو امام مشهور قال ابوبکر الخلال ابوداود هو الامام المقدم فی زمانه ثم نقل کلام الهروی

• حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں، سلیمان بن الاشعث ، یہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ٤/١٠١ و ١٠٢

• حافظ بغدادیؒ فرماتے ہیں ۔سلیمان بن الاشعث ، احمد بن محمد ہروی فرماتے ہیں کہ سلیمان بن الاشعث حفاظ اسلام میں سے ایک حافظ تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اس کا علم اور علل اور سند، کما علی درجہ میں تقوی اور زہادت کے ساتھ حدیث کے شاہسواروں سے تھے ۔
تاریخ بغداد ٩/٥٥ تا ٥٩

• حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں سلیمان بن الاشعث .. ابن ابی حاتمؒ کہتے ہیں، کہ ابوداود ثقہ تھے اور ابوعبداللہ حافظ فرماتے ہیں کہ ابوداود اپنے زمانہ کے اہل حدیث میں بے نظیر امام تھے اور ابن ماکولا فرماتے ہیں۔ کہ یہ امام مشہور تھے ۔
اور ابوبکر خلال فرماتے ہیں کہ یہ امام اور اپنے زمانہ کے مقدم تھے (پھر کلام ہروی نقل کیا ہے)

طالع التفصیل فی تاریخ تہذیب دمشق الکبیر

۲۴۷، ۲۴۶/۶

• قال الحافظ ابن الجوزیؒ... سلیمان بن الاشعث۔ وکان ابراہیم الحربی یقول الین الحدیث لابی داود کما الین الحدید لداود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کان عالماحافظا عارفا بعلل الحدیث ذ اعفاف وورع وکان یشتبہ باحمد بن حنبل

طالع المنتظم ۹۷/۵ و ۹۸

مطالعہ کریں، تاریخ تہذیب دمشق الکبیر ۲۴۶/۶ و ۲۴۷

• حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن الاشعث۔ کہ جیسا حضرت داود علیہ السلام کو لوہا نرم تھا اسی طرح ابو داود کو حدیث نرم تھی اور یہ عالم حافظ علل الحدیث کے جاننے والے تھے اور زاھد اور نیک صالح آدمی تھے اور (امام) احمد بن حنبلؒ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

المنتظم ۹۷/۵ و ۹۸




° ° ° ° ° ° °

• قال الحافظ الذهبی- ابوداود- سلیمان بن الاشعث - الامام شیخ السنۃ مقدم الحفاظ ابوداود الازدی السجستانی محدث البصرۃ (ثم نقل کلام احمد ولا حاجۃ الی الاعادۃ)

قال علان بن عبد الصمد سمعت اباداود وکان من فرسان الحدیث قال ابوحاتم ابن حبان ابوداود احد ائمۃ الدنیا فقہا وعلما وحفظا ونسکا وورعا واتقانا جمع وصنف وذب عن السنن قال ابوعبد اللہ الحاکم ابوداود امام اھل الحدیث فی عصرہ بلا مدافعۃ سمع بمصر والحجاز والشام والعراقین وخراسان

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۳ الی ۲۲۱

• طالع طبقات الحنابلۃ ۱/۱۵۹ الی ۱۶۲ • وفیات الاعیان ۲/۴۰۴ و ۴۰۵

• تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۹۱ الی ۵۹۳ • تھذیب الکمال ۵۳۰ و ۵۳۱ للحافظ المزی

• خلاصۃ تذھیب الکمال ۱۵۰ • شذرات الذھب ۲/۱۶۷ و ۱۶۸

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں- ابوداود سلیمان بن الاشعث امام شیخ السنۃ مقدم الحفاظ ابوداود ازدی سجستانی بصرہ کے محدث تھے (پھر کلام احمد نقل کیا ہے دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں) علان بن عبد الصمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوداود سے (حدیث) سُنی ہیں، اور یہ حدیث کے شہسواروں سے تھے اور ابو حاتم بن حبان کہتے ہیں کہ ابوداود ائمہ دُنیا کے ایک امام تھے۔ فقہ اور حفظ اور عبادت اور زہادت اور اتقان میں جمع کیا ہے اور سنن سے دفع کیا ہے۔ اور ابوعبد اللہ حاکم کہتے ہیں کہ ابوداود اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے امام تھے مصر اور حجاز اور شام اور عراق اور خراسان میں احادیث سُنی ہیں۔

• مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۳ تا ۲۲۱

• مطالعہ کریں طبقات الحنابلہ ۱/۱۵۹ تا ۱۶۲ • وفیات الاعیان ۲/۴۰۴ و ۴۰۵

نوٹ- مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔



حدثنا شجاع بن مخلد [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ... شجاع بن مخلد ... قال عبد الله بن احمد بن حنبل سألت یحیی بن معین عن شجاع بن مخلد قال اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ او نعم الرجل وهو ثقة قال ابو زرعة هو ثقة ... الجرح والتعدیل ٤/٣٧٩

• قال الحافظ المزی ... شجاع بن مخلد - قال عبد الله بن احمد بن حنبل سألت یحیی بن معین فقال اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ او نعم الرجل ثقة قال صالح بن محمد البغدادی صدوق ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات ... ٥٧٣/٥٧٣ تهذیب الکمال

• قال الحافظ الذهبی - شجاع بن مخلد - احد الثقات وثقه ابن معین روی عنه مسلم وجماعة. میزان الاعتدال ٢/٢٦٥

ابو داود فرماتے ہیں کہ ہم کو شجاع بن مخلد [1] نے بیان کیا ہے

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں شجاع بن مخلد - عبد اللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین سے شجاع بن مخلد کے متعلق پوچھا - فرمایا - میں اس کو جانتا ہوں اچھا شیخ ہے یا فرمایا اچھا آدمی ہے اور وہ ثقہ ہیں ابو زرعہ ثقہ فرماتے ہیں الجرح والتعدیل ٤/ ٣٧٩

• حافظ مزی فرماتے ہیں شجاع بن مخلد - عبد اللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین سے اس کے بارے پوچھا فرمایا اچھا شیخ ہے یا اچھا آدمی ہے اور ثقہ ہیں اور صالح بن محمد بغدادی فرماتے ہیں کہ یہ سچا ہے - ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے - تہذیب الکمال ٥٧٣ و ٥٧٣

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں - شجاع بن مخلد - ثقات میں ایک ثقہ ہیں اور ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے - اور مسلم اور جماعت (محدثین) نے اس سے روایت کی ہے -

میزان الاعتدال ٢/ ٢٦٥



○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

- قال الحافظ الذہبی - شجاع بن مخلد حجۃ خیر.. الکاشف ۵/۲
- قال الحافظ العسقلانی ... شجاع بن مخلد.. قال ابن معین اعرفہ لیس بہ باس نعم الشیخ ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الحسین بن فہم ثقۃ ثبت توفی فی صفر سنۃ خمس وثلاثین ومائتین

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ شجاع بن مخلد حجت ہے الکاشف ۵/۲
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ ابن معین کی توثیق نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور
- حسین بن فہم فرماتے ہیں کہ ثقہ ثبت ہیں اور صفر ۲۳۵ھ میں وفات پاگئے ہیں۔

وفیہا ارخہ مطین قلت وابن قانع وقال ثقۃ ثبت وقال ابوزرعۃ ثقۃ
وقال احمد ثقۃ - طالع التہذیب ٤/٤١٢

- قال الحافظ ابو الفضل محمد بن طاہرؒ - شجاع بن مخلد مات سنۃ خمس وثلاثین ومائتین روی عنہ مسلم . الجمع بین رجال الصحیحین ١/٢١٣
- ثقات ابن حبان ٨/٣١٣
- قال الحافظ ابن شاہین - شجاع بن مخلد اعرفہ لیس بہ بأس نعم الشئ او نعم الرجل ثقۃ تاریخ اسماء الثقات ١٧٠ رقم ٥٣٥

اور مطین نے یہی تاریخ وفات بتائی ہے . میں کہتا ہوں کہ ابن قانع بھی ثقہ ثبت فرماتے ہیں - اور ابوزرعہ ثقہ کہتے ہیں اور احمد نے بھی فرمایا ہے کہ ثقہ ہے

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ٤/٤١٢

- اور حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر فرماتے ہیں کہ شجاع بن مخلد ٢٣٥ھ میں وفات پا گئے ہیں اور مسلم نے اس سے روایت کی ہے . الجمع بین رجال الصحیحین ١/٢١٣
- حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں - شجاع بن مخلد کو میں جانتا ہوں اچھا آدمی ہے ثقہ ہیں . تاریخ اسماء الثقات ١٧٠ رقم ٥٣٥

اخبرنا هشیم [1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ هیثیم بن بشیر۔ سألت ابی عن هیثیم بن بشیر فقال ثقة۔ الجرح والتعدیل ۹/۱۱۵و۱۱۶

• قال الحافظ ابن حبانؒ۔ هشیم بن بشیر متقنی الواسطیین وجلة مشائخها ممن کثرت عنایته بالاثار وجمعه للاخبار حتی حفظ وصنف وذاکر وحدث ونشر وبث ومات سنة ثلاث وثمانین ومائة۔ مشاهیر علماء الامصار ۱۷۷

• قال الحافظ المزیؒ هشیم بن بشیر۔ قال احمد بن سنان القطان سمعت عبد الرحمن ابن مهدی یقول حفظ هشیم عندی اثبت من حفظ ابی عوانة وکتاب ابی عوانة اثبت عندی من کتاب هشیم۔ وقال محمد بن عبد الله الموصلی اذا اختلف ابو عوانة وهشیم فالقول قول هشیم لم یعد علیه خطا قال ابن اسحٰق الحلاب عن ابراهیم الحربی کان حفاظ الحدیث اربعة۔ هشیم شیخهم۔

طالع التفصیل فی تهذیب الکمال ۱۴۴۶ الی ۱۴۴۸

شجاع بن مخلد فرماتے ہیں کہ ہم کو ہشیم نے خبر دی ہے [1]

---

[1] حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر۔ میں نے اپنے باپ سے ہشیم بن بشیر کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ۹/۱۱۵و ۱۱۶

• حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر واسطیین کا متقن اور بڑے شیوخ سے ہیں جو آثار اور اخبار کا اہتمام کرتے تھے یہاں تک کہ اس نے حفظ کیا اور تصنیف کی اور لوگوں میں پھیلائیں اور اس کی وفات ۱۸۳ھ میں ہوئی۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۷۷

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر۔ احمد بن سنان قطان فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہشیم کا حفظ میرے نزدیک ابو عوانہ کے حفظ سے بھی زیادہ ثابت ہے۔ اور ابو عوانہ کی کتاب ہشیم کی کتاب سے زیادہ ثابت ہے اور محمد بن عبد اللہ موصلی فرماتے ہیں کہ جب ابو عوانہ اور ہشیم کے درمیان اختلاف ہو جائے تو قول قول ہشیم کا ہے اس کو غلطی نہیں لگتی اور ابن اسحاق حلاب ابراہیم حربی سے نقل کرتے ہیں کہ احادیث کے حفاظ چار ہیں۔ ہشیم ان کا شیخ ہے۔ تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۴۴۶ تا ۱۴۴۸

قال الحافظ الذهبي - هشيم بن بشير - الامام شيخ الاسلام محدث بغداد وحافظها وسئل ابوحاتم عن هشيم . فقال لا يسئل عنه فى صدقه وامانته وصلاحه وقال عبد الله بن المبارك من غير الدهر حفظه فلو يغير حفظ هشيم . طالع سير اعلام النبلاء ٦/ ٢٨٧ إلى ٢٩٤

- طالع التفصيل فى تذكرة الحفاظ ١/ ٢٤٨ و ٢٤٩ • ميزان الاعتدال ٤/ ٣٠٦ الى ٣٠٨
- تاريخ بغداد ١٤/ ٨٥ • التاريخ الكبير ٨/ ٢٤٢ • التاريخ الصغير ٢/ ٢٣٠
- المعرفة والتاريخ ١/ ١٧٤ • الفهرست للنديم ٢٨٤ • الكامل لابن الاثير ٦/ ١٩٥
- تهذيب التهذيب ١١/ ٥٩ إلى ٦٤ • الجمع بين رجال الصحيحين ٢/ ٥٥٦
- تاريخ الطبرى ١/ ٨٧ و ٣/ ٢١٦
- ثقات ابن شاهين ٣٤٥ المعارف لابن قتيبة ٢٢١

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ھشیم بن بشیر۔ امام شیخ الاسلام محدث اور حافظ بغداد تھے اور ابوحاتم سے ھشیم کے بارے پوچھا گیا اس نے فرمایا کہ اس جیسے کے بارے صدق اور امانت اور صلاح میں نہیں پوچھا جا سکتا ہے اور عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ نے لوگوں کے حافظے تبدیل کئے ہیں اور ھشیم کے حافظے میں تبدیلی نہیں کی۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ٦/ ٢٨٧ تا ٢٩٤

- مطالعہ کریں تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں۔

دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

Scanned by PDFer

اخبرنا یونس بن عبید [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم - یونس بن عبید - قال احمد بن حنبل - یونس بن عبید ثقة قال یحیی بن معین - یونس بن عبید ثقة - الجرح والتعدیل ۹/۲۴۲

- قال الحافظ ابن حبان - یونس بن عبید ممن یرجع الی العبادة والورع والفضل والزهد والحفظ والاتقان والصلابة فی السنة - مشاهیر علماء الامصار ۱۵۰
- قال الامام ابن سعد - یونس بن عبید - وکان ثقة کثیر الحدیث الطبقات الکبری ۷/۲۶۰
- قال الحافظ المزی - یونس بن عبید - ذکرہ محمد بن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل البصرة وقال کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابوطالب عن احمد بن حنبل واسحق بن منصور عن یحیی بن معین وابوعبدالرحمن النسائی ثقة وقال ابوحاتم ثقة - تهذیب الکمال ۱۵۶۸ الی ۱۵۷۰
- قال الحافظ الذهبی یونس بن عبید - الامام القدوة الحجة رأی انس بن مالک وحدث عن الحسن وابن سیرین .... قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث وقال احمد وابن معین والناس ثقة - طالع سیر اعلام النبلاء ۶/۲۸۸ الی ۲۹۶

ہشیم فرماتے ہیں کہ ہم کو یونس بن عبید نے خبر دی ہے -

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - یونس بن عبید - احمد بن حنبل فرماتے ہیں - یونس بن عبید ثقہ ہیں - یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں الجرح والتعدیل ۹/۲۴۲

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں - یونس بن عبید ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف عبادت اور پرہیزگاری اور فضل اور زہد اور حفظ اور اتقان اور سنت میں مضبوط ہونے میں رجوع کیجاتی ہے - مشاہیر علماء الامصار ۱۵۰
- حافظ ابن سعد فرماتے ہیں - یونس بن عبید - ثقہ کثیر الحدیث تھے - طبقات کبری ۷/۲۶۰
- حافظ مزی فرماتے ہیں - یونس بن عبید - محمد بن سعد نے بصرہ کے چوتھے طبقہ میں سے شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ثقہ کثیر الحدیث تھے اور ابوطالب - احمد بن حنبل اور اسحاق بن منصور - یحیی بن معین سے اور ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں تہذیب الکمال ۱۵۶۸ تا ۱۵۷۰
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں - یونس بن عبید - امام قدوۃ حجت ہیں انس بن مالک کو دیکھا ہے اور حسن اور ابن سیرین سے روایت کی ہے اور ابن سعد ثقہ کثیر الحدیث کہتے ہیں اور احمد اور ابن معین اور دیگر لوگ ثقہ کہتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۶/۲۸۸ تا ۲۹۶

• قال الحافظ العسقلانیؒ فی یونس بن عبید۔ قال ابن سعد ثقة وقال احمد وابن معین والنسائی ثقة وقال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اهل زمانه علما وفضلا وحفظا واتقانا وسنة وبغضا لاهل البدع مع التقشف الشدید والفقه فی الدین والحفظ الکثیر طالع التهذیب ۱۱/۴۴۲ الی ۴۴۵

• طالع التاریخ الصغیر ۲/۴۹ • حلیة الاولیاء ۳/۱۵ الی ۲۷

• الکامل لابن الاثیر ۴/۳۵۹ • تذکرة الحفاظ ۱/۱۴۵ • خلاصة تذهیب الکمال ۴۴۱

• شذرات الذهب ۱/۲۰۷

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یونس بن عبید۔۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں، احمد، ابن معین، نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور ابن حبانؒ ثقات میں کہتے ہیں کہ یہ اپنے زمانہ کے بزرگوں میں سے علم اور فضل اور حفظ اور اتقان میں ایک تھے۔ مبتدعین کے ساتھ سخت بغض رکھتے تھے۔

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۴۴۲ تا ۴۴۵

• مطالعہ کریں مندرجہ بالا کتابیں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

عن الحسن [1] ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم - الحسن بن ابی الحسن ... عن بکر بن عبد اللہ قال من سرّہ ان ینظر الی افقہ من رأینا ما رأینا الذی ھو افقہ منہ فلینظر الی الحسن قال ابو قتادۃ العدوی علیکم بھذا الشیخ یعنی الحسن بن ابی الحسن فخذوا عنہ واللہ ما رأیت رجلا اشبہ رأیا بعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقال قتادۃ - کان من اعلم الناس بالحلال والحرام۔ الجرح والتعدیل ۳/۴۲ • طالع المراسیل لابن ابی حاتم ۴۶ و ۶۵

- قال الحافظ البخاری ... عن مالک بن دینار قال لقیت معبد الجھنی فقال لقیت الفقہاء والناس لم ار مثل الحسن ... التاریخ الصغیر ۱/۲۰۴
- قال الحافظ ابن حبان ... الحسن بن ابی الحسن - رأی الحسن عشرین ومائۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان من علماء التابعین بالقرآن والفقہ والادب وکان من عباد اھل البصرۃ وزھادھم -
مشاہیر علماء الامصار ۸۸ رقم ۶۴۲

(یونس بن عبید) حسن [1] سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - الحسن بن ابی الحسن، بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں، جو شخص ان میں سے زیادہ فقیہ دیکھتے ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں تو حسن کو دیکھ لیں۔ ابو قتادہ کہتے ہیں کہ تم پر لازم ہے یہ شیخ یعنی حسن بن ابی الحسن اس سے اخذ کرو .. خدا کی قسم کہ میں نے عمر بن خطاب کے ساتھ زیادہ مشابہ اس سے کوئی نہیں دیکھا ہے - قتادہ کہتے ہیں کہ یہ لوگوں سے زیادہ حلال اور حرام کو جاننے والے تھے الجرح والتعدیل ۳/۴۲ • مراسیل ابن ابی حاتم ۴۶ و ۶۵ بھی مطالعہ کریں۔

- حافظ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار سے روایت ہے کہ میں معبد جہنی کے ساتھ ملا تو اس نے فرمایا کہ میں فقہاء کے ساتھ ملا ہوں اور حسن جیسے میں نے نہیں دیکھے ہیں تاریخ صغیر ۱/۲۰۴
- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں الحسن بن ابی الحسن کہ حسن نے ایک سو بیس (۱۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھے ہیں اور یہ علماء تابعین سے تھے قرآن اور فقہ اور ادب کے عالم تھے۔ در بصرہ کے عبادت گزاروں سے تھے -
مشاہیر علماء الامصار ۸۸ رقم ۶۴۲

قال الحافظ المزیؒ - الحسن بن ابی الحسن - قال بلال (بن ابی بردہ) سمعت ابی یقول واللہ لقد ادرکت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت احدا اشبہ باصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الشیخ - قال ابو عوانۃ عن قتادۃ ما جلست فقیہا قط الا ورأیت فضل الحسن علیہ - طالع التفصیل فی تہذیب الکمال ۲۵۵ ولنسخۃ اخری ۶/۹۵ الی ۱۲۶

- قال الحافظ الذہبیؒ - الحسن بن ابی الحسن - سید اہل زمانہ علما وعملا۔
معرفۃ القراء ۱/۶۵
- وقال الحافظ الذہبیؒ - الحسن کبیر الشان رفیع الذکر رأسا فی العلم والعمل الکاشف ۱/۱۶۰
- طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۴/۵۶۳ الی ۵۸۸
- تذکرۃ الحفاظ ۱/۷۱ • میزان الاعتدال ۱/۵۳۷
- تضمینات الحافظ ابن حجر، ثقات العجلی ۱۱۳ رقم ۲۷۵

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ الحسن بن ابی الحسن۔ بلال بن ابی بردہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ دیکھے ہیں اور میں نے کوئی زیادہ مشابہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ اس شیخ سے نہیں دیکھا ہے اور ابو عوانہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی کسی فقیہ کے ساتھ نہیں بیٹھا ہوں مگر حسن کی فضیلت اس پر دیکھی ہے
مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۲۵۵ ، اور نسخہ دوم ۶/۹۵ تا ۱۲۶
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں الحسن بن ابی الحسن - اپنے زمانے والوں کے علم اور عمل میں سردار تھے معرفۃ القراء ۱/۶۵
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ الحسن۔ علم اور عمل میں رئیس کبیر الشان رفیع الذکر تھے الکاشف ۱/۱۶۰
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۴/۵۶۳ تا ۵۸۸
- تذکرۃ الحفاظ ۱/۷۱ • میزان الاعتدال ۱/۵۳۷
- تضمینات حافظ ابن حجر۔ ثقات عجلی ۱۱۳ رقم ۲۷۵



○ ○ ○ ○ ○ ○

• طالع التفصیل فی الکتب التالیۃ -

• الطبقات الکبری لابن سعد ۷/۱۵۶ الی ۱۷۸ • التاریخ الکبیر ۲/۲۸۹ • المعرفۃ و التاریخ ۲/۳۲

• علل ابن المدینی ۱۶۰ الی ۱۷۵ • البدایۃ والنہایۃ ۹/۲۶۶

• وفیات الاعیان ۲/۶۹ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۱۶۱ • حلیۃ الاولیاء ۲/۱۳۱

• تہذیب التہذیب ۲/۲۶۳ • الفہرست للندیم ۲۰۲ • التقریب ۶۹ • غایۃ النہایۃ ۱/۲۳۵

• تتمۃ المختصر ۱/۲۷۶ لابن الوردی • جمہرۃ انساب العرب لابن حزم ۳۶۰

• خلاصۃ تذہیب الکمال ۷۷ • النجوم الزاہرۃ ۱/۲۶۷ • الکامل ۴/۲۰۵

• المعارف لابن قتیبۃ ۱۹۴ • الامصار ذوات الآثار ۱۷۸ للذہبی

• مفتاح السعادۃ ۲/۲۱ • اخبار القضاۃ ۲/۳ للحافظ وکیع -

• تاریخ خلیفہ ۳۴۰ • طبقات الفقہاء للشیرازی ۹۱

• الکنی ۴۳ لمسلم • شذرات الذہب ۱/۱۳۶

الوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں تفصیل مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں




جمع الناس على أبي بن كعب رضي الله عنه [1]

---

[1] عن انس بن مالك رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي ان الله امرني ان اقرأ عليك . لم يكن الذين كفروا ... قال وسماني قال نعم فبكى رواه البخاري ١/٥٣٧ الباكستانية النسخة الثانية رقم ٤٩٥٩ • صحيح مسلم رقم ٧٩٩ • سنن الترمذي رقم ٣٧٩٥

• مسند احمد ٣/١٣١ • مسند عبدالرزاق ٤/٤٩٨ و ٥٠٠ رقم ٢٠٤١١

• سير اعلام النبلاء ١/٣٩٠ • الاستيعاب ١/٤٩ على هامش الاصابة

• قال الحافظ الذهبي . أبي بن كعب ابو المنذر رضي الله عنه اقرأ الامة عرض القرآن على النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عنه القراءة ابن عباس و ابو هريرة وعبد الله بن السائب رضي الله عنهم شهد بدرا والمشاهد كلها ومناقبه كثيرة .

(کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا [1]

---

[1] انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ پر تلاوت کروں ۔ لم یکن الذین کفروا ۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ۔ تو وہ رونے لگا ۔

بخاری نے روایت کی ہے ١/٥٣٧ طبع پاکستانی • نسخہ دوم رقم ٤٩٥٩

• صحیح مسلم رقم ٧٩٩ • سنن الترمذی رقم ٣٧٩٥ • مسند احمد ٣/١٣١

• مسند عبدالرزاق ٤/٤٩٨ و ٥٠٠ رقم ٢٠٤١١ • سیر اعلام النبلاء ١/٣٩٠

• الاستیعاب ١/٤٩ بر هامش اصابہ

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ ابی بن کعب ابو المنذر رضی اللہ عنہ ، امت کا زیادہ قاری [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کیا ہے اور اس سے ابن عباس ، ابو ہریرہ ، عبداللہ بن [illegible] رضی اللہ عنہم نے قراءت اخذ کی ہے اور بدر اور تمام جہادوں میں شریک ہوئے تھے اور [illegible]

Scanned by PDFer

. طالع معرفة القراء الكبار ۱/۲۸

الی ۳۲

• وقال الحافظ الذہبی. ابی بن کعب شہد بدرًا وجمع القرآن فی حیاۃ النبی صلی الله علیہ وسلم وعرض علی النبی صلی الله علیہ وسلم وحفظ عنہ علما مبارکا وکان راسًا فی العلم والعمل رضی الله عنہ طالع سیر اعلام النبلاء ۱/۳۸۹ الی ۴۰۳

مطالعہ کریں معرفۃ القراء الکبار ۱/ ۲۸ تا ۳۲

• اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابی بن کعبؓ بدر میں حاضر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن کو جمع کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور آپ سے علم مبارک حفظ کیا اور علم وعمل میں رئیس تھے

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱/ ۳۸۹ تا ۴۰۳

وقال الحافظ ابونعیم۔ عن عبد الله بن رباح عن ابی بن کعب قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ابا المنذر ای آیة من کتاب الله معک اعظم قلت الله لا اله الا هو الحی القیوم فضرب صدری وقال لیهنک العلم ابا المنذر۔ طالع حلیة الاولیاء ۱/۲۵۰ الی ۲۵۶ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۴
• القرطبی ۳/۲۶۸
قال الامام ابن سعد۔ ابی بن کعب شهد بدرا واحدا والخندق والمشاهد کلها مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم۔ الطبقات الکبری ۳/۴۹۸ الی ۵۰۲
قال الحافظ ابن عبد البرؒ۔ ابی بن کعب شهد بدرا وکان احد فقهاء الصحابة واقرأهم لکتاب الله عزوجل
الاستیعاب علی هامش الاصابة ۱/۴۷ الی ۵۲

حافظ ابونعیم فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن رباح ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابا المنذر آپکے پاس کتاب اللہ سے کونسی بڑی آیت ہے۔ تو میں نے عرض کیا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم تو سینہ پر مارا اور فرمایا، تجھے یہ علم مبارک ہو لے ابوالمنذر۔ مطالعہ کریں حلیۃ الاولیاء ۱/۲۵۰ تا ۲۵۶ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۴ • القرطبی ۳/۲۶۸
امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ بدر اور اُحد اور خندق اور تمام جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ طبقات کبریٰ ۳/۴۹۸ تا ۵۰۲
حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ بدر کو حاضر ہوئے تھے اور صحابہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ تھے۔ اور کتاب اللہ کے زیادہ قاری تھے۔ استیعاب ۱/۴۷ تا ۵۲



- وقال الامام عز الدين ابن الاثیرؒ۔ ابی بن کعب له کنیتان ابو المنذر کناه رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو الطفیل کناه بها عمر رضی الله عنه بابنه الطفیل وشهد العقبة وبدرا وکان عمر یقول ابی سید المسلمین۔ اسد الغابة ۱/۱۶۱
- وقال الحافظ ابن عساکر۔ ابی بن کعبؓ شهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بدرا والعقبة وغیرهما من المشاهد واثبت الاقاویل عندنا انه مات سنة ثلاثین طالع التفصیل فی تهذیب تاریخ دمشق الکبیر ۲/۳۲۵ الی ۳۳٤

- امام عزالدین ابن اثیر فرماتے ہیں ابی بن کعبؓ کے دو نام کنیت کے ہیں ابو المنذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔
ابو الطفیل عمرؓ نے رکھا تھا۔ عقبہ اور بدر میں حاضر تھے اور عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابی سید المسلمین ہیں
اسد الغابۃ ۱/۱۶۱
- حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور عقبہ وغیرہ جہادوں میں شامل تھے اور ہمارے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ یہ ۳۰ھ میں وفات پا گئے تھے۔
تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ۲/۳۲۵ تا ۳۳۴

وذكره الحافظ ابن المديني في قضاة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طالع علل الحديث
طالع التفصيل في الكتب التالية -
تذكرة الحفاظ ١/١٦ • دول الاسلام ١/١٦ • الكاشف ١/٥٢ • المعين في طبقات المحدثين ١٩ كلها للحافظ الذهبي • مسند احمد ٥/١١٣ • الاصابة ١/١٩
تاريخ خليفه ١٦٧ • مشاهير علماء الامصار ١٣ • التاريخ الكبير ٢/٣٦ • المعارف ١١٣
تتمة المختصر لابن الوردي ١/٢٢٦ • الجرح والتعديل ٢/٢٩٠ • التهذيب ١/١٦٧ .
تهذيب الاسماء واللغات ١/١٠٨ • كنز العمال ١٣/١٦١ • مجمع الزوائد ٩/٣١١
تهذيب الكمال ٦٩ و ٧٠ • ونسخة ثانية ٢/٢٦٢ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٤
عدة الصابرين ١٢١ لابن القيم • شذرات الذهب ١/٣٢ • رياض الصالحين ١٢٧
غاية النهاية ١/١٣١ • صفة الصفوة ١/١٨٨ • المعتصر من المختصر من مشكل الآثار ٢/٢٧٠

• اور حافظ ابن مدینی ؒ نے ابی بن کعب کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قضاۃ میں شمار کیا ہے ۔
علل الحدیث ۱۰۶

نوٹ: مندرجہ بالا کتابوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب مطالعہ کریں ۔

فكان يصلي لهم عشرين ركعة [1]

---

[1] ابوداود مع شرحه بذل المجهود ۷/۲۵۲ ● طالع سير اعلام النبلاء ۱/...
● مختصر سنن ابی داود ۲/۱۲۶ للحافظ المنذری
● قال الحافظ المروزيؒ - زيد بن وهب ... كان عبد الله بن مسعود يصلي بنا في شهر رمضان فينصرف وعليه ليل - قال الاعمش كان يصلي عشرين ركعة ويوتر بثلاث
طالع قيام الليل ۲۰۰

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان کو بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے [1]

---

[1] ابوداود مع شرح بذل المجہود ۷/۲۵۲ ● مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱/۴۰۰
● مختصر سنن ابی داود ۲/۱۲۶ حافظ المنذریؒ
● حافظ مروزی فرماتے ہیں ... زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہم کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مہینہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور جب واپس جاتے تو اس پر رات تھی۔
حضرت اعمش کہتے ہیں کہ وہ بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے قیام اللیل ۲۰۰



والخامس منها ما روى الحافظ ابن ابی شیبۃ له حدثنا حمید بن عبد الرحمن ...

مر ذکرہ فی الدلیل الثالث

قال الحافظ ابن حبان - حمید بن عبد الرحمن - من المتقنین - مشاهیر علماء الامصار ۳/۱۷۳ رقم ۱۳۶۲

قال الحافظ ابن ابی حاتم - حمید بن عبد الرحمن - عن یحیی بن معین قال حمید بن عبد الرحمن ثقة - طالع الجرح والتعدیل ۳/۲۳۵

قال الحافظ المزی حمید بن عبد الرحمن - قال ابو بکر الاثرم اثنی ابو عبد الله احمد بن حنبل علی حمید الرواسی ووصفه بخیر وقال اسحق بن منصور عن یحیی بن معین ثقة وذکره ابو حاتم ابن حبان فی کتاب الثقات - طالع تهذیب الکمال ۷/۳۷۵ الی ۳۷۸ نسخة ثانیة ۳۳۷

قال الحافظ الذهبی - حمید بن عبد الرحمن اثنی علیه احمد ووثقه یحیی ابن معین وقال ابو بکر بن شیبة قل من رأیت مثله

طالع تذکرة الحفاظ ۱/۲۸۸ و ۲۸۹ ٥ الکنی للدولابی ۲/۴۷

ترجمہ: ثبات کے لئے پانچویں دلیل وہ ہے جو حافظ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے -

---

اس کی تفصیل تیسری دلیل میں گذر چکی ہے -

حافظ ابن حبان فرماتے ہیں - حمید بن عبد الرحمن متقنین سے ہیں مشاہیر علماء الامصار ۳/۱۱ رقم ۱۳۶۲

حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - حمید بن عبد الرحمن - یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمن ثقہ ہیں -

مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۳/۲۳۵

حافظ مزی فرماتے ہیں - حمید بن عبد الرحمن ... ابو بکر اثرم فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل ، حمید رواسی کی بھلائی سے تعریف فرماتے تھے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین - سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے - مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۳/۳۷۵ تا ۳۷۸ نسخہ دوم ۳۳۷

حافظ ذہبی فرماتے ہیں - حمید بن عبد الرحمن کی صفت احمد بیان کرتے تھے اور یحیی بن معین نے توثیق فرمائی ہے اور ابو بکر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ بہت کم ہیں نے اس جیسے آدمی دیکھے ہیں - مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۸۸ و

٥ الکنی للدولابی ۲/۴۷

قال الحافظ العسقلانی حمید بن عبد الرحمن ... قال الاثرم اثنی علیه احمد و وصفه بخیر وقال ابن معین ثقة ثبت عاقل ناسك. طالع التهذیب ۳/۴۶
طالع التفصیل فی الکتب التالیة

- التاریخ الکبیر ۲/۳۴۶ • التاریخ الصغیر ۲/۲۴۶ • طبقات ابن سعد ۶/۲۹۸
- الکاشف ۱/۱۹۲ • الکامل لابن الاثیر ۵/۱۲۲ • شذرات الذهب ۱/۳۴۷
- جمهرة لابن حزم ۳۳ • خلاصة تذهیب الکمال ۹۴ • علل الامام احمد ۱/۱۶ و ۸۵
- ثقات ابن حبان ۶/۱۹۴ • العبر ۱/۲۳۸ • تضمینات حافظ ابن حجر
- ثقات العجلی ۱۳۴
- احال محقق تهذیب الکمال علی تاریخ یحیی بروایة الدوری ۲/۱۲۶
- تاریخ الدارمی رقم ۲۴۳
- اسماء الدارقطنی الترجمة ۱۸۶ • رجال صحیح مسلم لابن منجویه الورقة ۴۱
- رجال البخاری للباجی الورقة ۴۵ • الجمع لابن القیسرانی ۱/۸۹
- تاریخ الاسلام الورقة ۶۹ • تذهیب التهذیب ۱ الورقة ۱۷۹
- اکمال مغلطای ۱/ الورقة ۲۹۷ • نهایة السول الورقة ۷۸

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ اثرم کہتے ہیں کہ اس کی صفت احمد نے کی ہے اور ابن معین ثقہ ثبت عاقل عابد کہتے ہیں۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۳/۴۶

نوٹ) تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔



له قال الامام ابن حبان - الحسن بن صالح - كان من المتقنين واهل الفضل فى الدين
مشاهير علماء الامصار ١٧٠ رقم ١٣٥١

• قال الحافظ ابن عدى - الحسن بن صالح - ثنا ابن ابى مريم سمعت يحيى بن معين يقول الحسن ثقة مستقيم الحديث - روى عثمان بن سعيد قلت ليحيى بن معين فعلى احب اليك او الحسن بن صالح فقال كلاهما مامونان ثقتان روى عباس عن يحيى قال يكتب رأى الحسن ابن صالح ورأى الاوزاعى وهؤلاء ثقات طالع التفصيل فى الكامل ٢/ ٧٢٢ و ٧٣٠

• قال الحافظ ابن ابى حاتم ... عن ابن ابى خيثمة فيما كتب الى قال سمعت يحيى بن معين يقول الحسن بن صالح ثقة سمعت ابى يقول الحسن بن صالح ثقة متقن حافظ

(قال ابن ابى حاتم) سئل ابوزرعة عن الحسن بن صالح قال اجتمع فيه اتقان وعبادة و زهد طالع الجرح والتعديل ٣/ ١٨

حمید بن عبد الرحمٰن حسن سے روایت کرتے ہیں

له حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح متقنین اور دین میں اہل فضل سے تھے مشاہیر علماء الامصار ١٧٠

• حافظ ابن عدی فرماتے ہیں حسن بن صالح - یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حسن ثقہ مستقیم الحدیث ہیں -
عثمان بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین سے پوچھا کہ آپ کو پسند ہے یہ حسن بن صالح تو فرمایا دونوں ثقہ اور مامون ہیں اور عباس یحیی سے نقل کرتے ہیں حسن بن صالح اور اوزاعی کی رای لکھی جاتی ہے - اور یہ ثقات ہیں تفصیل مطالعہ کریں کامل ٢/ ٧٢٢ و ٧٣٠

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - ابن ابی خیثمہ نے یحیی بن معین سے سنا ہے کہ حسن بن صالح ثقہ ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے باپ سے سنا ہے کہ حسن بن صالح ثقہ متقن حافظ ہیں اور فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح کے متعلق ابو زرعہ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں اتقان عبادت اور زہادت جمع ہیں -

الجرح والتعدیل ٣/ ١٨



قال الحافظ المزی - الحسن بن صالح - عن یحیی بن معین - الحسن بن صالح ثقة وقال ابراهیم عن یحیی ثقة مامون وقال ابو زرعة اجتمع فیه اتقان وفقه وقال ابو حاتم ثقة حافظ متقن وقال النسائی ثقة طالع تهذیب الکمال ۶/۱۷۷ الی ۱۹۱

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - حسن بن صالح - یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حسن بن صالح ثقہ ہیں اور ابراہیم یحیی سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ مامون ہیں اور
ابو زرعہ کہتے ہیں کہ اس میں اتقان اور فقہ جمع ہیں اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ ثقہ حافظ متقن ہیں
نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۶/۱۷۷ تا ۱۹۱

ه ه ه ه ه ه

مطالع التفصيل فی الکتب التالیة

- سیر اعلام النبلاء ۷/۳۶۱ الی ۳۶۱ • تذکرة الحفاظ ۱/۲۱۶ و ۲۱۷ دول الاسلام ۱/۱۱۲
- میزان الاعتدال ۱/۴۹۷ • الکاشف ۱/۱۶۲ • التهذیب ۲/۲۸۵
- التقریب ۸۰ • طبقات ابن سعد ۶/۳۸۵ • الفهرست للندیم ۲۲۷
- التاریخ الکبیر ۲/۲۹۵ • التاریخ الصغیر ۲/۱۳۶ • حلیة الاولیاء ۷/۳۲۷
- المعرفة والتاریخ ۲/۸۰۵ • المعارف لابن قتیبة ۳۲ • خلاصة تذهیب الکمال ۷۸
- شذرات الذهب ۱/۲۶۲ • الانساب لسمعانی ۳/۱۵۳ • الکامل لابن الاثیر ۶/۶۹
- البدایة والنهایة ۱۰/۱۵ • السابق واللاحق للبغدادی ۱۸۶ الجواهر المضیة ۱/۲۱
- اخبار القضاة لوکیع ۳/۱۸۴ و ۲۶۶ • العبر للذهبی ۱/۲۴۹
- ثقات ابن حبان ۶/۱۶۴ • طبقات للشیرازی ۶۶ • ثقات ابن شاهین ۳ و رقم ۱۸۷
- ثقات العجلی ۱۱۵ رقم ۲۸۰ • الوافی بالوفیات ۱۲/۵۹ • تاریخ ابن معین ۲/۱۱۶
- احال بعض المحققین علی طبقات الحفاظ ۹۲ • رجال صحیح مسلم لابن منجویه الورقة ۲۷
- اخبار سنة ۱۶۷

(نوٹ) تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں
مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

عن عبد العزیز بن رفیع [1] قال کان ابن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ عبد العزیز بن رفیع۔ انا عبد اللہ بن احمد۔ فیما کتب الی قال قال ابی عبد العزیز بن رفیع ثقۃ (قال) ذکرہ ابی عن اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین قال عبد العزیز بن رفیع ثقۃ سالت ابی عن عبد العزیز بن رفیع فقال ثقۃ الجرح والتعدیل ۵/۳۸۱

- قال الحافظ المزیؒ عبد العزیز بن رفیع۔ قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ واسحق بن منصور عن یحیی بن معین وابو حاتم والنسائی ثقۃ تہذیب الکمال ۸۳۷
- قال الحافظ الذہبیؒ۔ عبد العزیز بن رفیع المحدث الثقۃ ابو عبد اللہ الاسدی وثقہ غیر واحد طالع سیر اعلام النبلاء ۵/۲۲۸ • ثقات ابن حبان ۵/۱۲۳

اور حضرت عبد العزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

---

[1] حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں۔ عبد العزیز بن رفیع۔۔ عبد اللہ بن احمد نے ہم کو خبر دی ہے کہ مجھے باپ نے فرمایا کہ عبد العزیز بن رفیع ثقہ ہیں اور ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے اسحٰق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ عبد العزیز بن رفیع ثقہ ہیں اور میں نے اپنے باپ سے عبد العزیز بن رفیع کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ۵/۳۸۱

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ عبد العزیز بن رفیع۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے اور ابو حاتم اور نسائی بھی ثقہ کہتے ہیں۔ تہذیب الکمال ۸۳۷
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ عبد العزیز بن رفیع۔ محدث ثقہ ابو عبد اللہ اسدی ہے۔ اور اس کی توثیق کافی لوگوں نے کی ہے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵/۲۲۸



يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة و يوتر بثلاث [1]

---

[1] قال الحافظ العسقلاني. عبد العزيز بن رفيع، وقال احمد ويحيى وابو حاتم والنسائي ثقة وقال ابن حبان مات بعد الثلاثين ومائة قلت كذا قال في الثقات وقال العجلي ثقة وقال يعقوب بن شيبة يقوم حديثه مقام الحجة تهذيب التهذيب ٦/ ٣٣٨

• طالع ثقات ابن شاهين ٣٣٥ • مشاهير علماء الامصار ٨٤ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٣٩

• كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١/ ٣٠٧ • ثقات العجلي ٣٠٤

• التاريخ الكبير ٥/ ١١ • العبر ١/ ١٣١

• الكاشف ٢/ ١٧٥

التنبيه) العلوان في مصنف ابن ابي شيبة عن حسن عبد العزيز بن رفيع لكن هذا خطأ بل هذا عن الحسن عن عبد العزيز بن رفيع كما لا يخفى فتدبر

---

[2] المصنف ٢/ ٣٩٣ قال المحقق حسين اسد هذا مرسل قوي السند حاشيه ٢ على ١٠٤/ ٤ سير اعلام النبلاء وكذلك قال الامام النيموي في آثار السنن واسناده مرسل قوي ٢٥٣

وہ لوگوں کو مدینہ منورہ میں شہر رمضان میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے [1]

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں. عبد العزیز بن رفیع - احمد اور یحیی اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ فرماتے ہیں اور ابن حبان فرماتے ہیں کہ ۱۳۰ھ کے بعد اس کی وفات ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں اس طرح ثقات میں بھی فرمایا ہے اور عجلی ثقہ کہتے ہیں اور یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث حجت کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۶/ ۳۳۸

• مطالعہ کریں ثقات ابن شاہین ۳۳۵ • مشاہیر علماء الامصار ۸۴ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۲۳۹ • کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۳۰۷ • ثقات العجلی ۳۰۴ • الکاشف ۲/ ۱۷۵

التنبیہ) مصنف ابن ابی شیبہ مطبوعہ میں عن حسن عبد العزیز بن رفیع ہے لیکن یہ خطا ہے بلکہ یہ عن الحسن عن عبد العزیز بن رفیع ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں فکر کر

[2] المصنف ۲/ ۳۹۳ • محقق علامہ حسین اسد فرماتے ہیں کہ یہ مرسل قوی السند ہے حاشیہ ۲ بر صفحہ ۴/ ۱۰۴ سیر اعلام النبلاء

• علامہ نیموی بھی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔ آثار السنن ۲۵۳



والسادس منها ما روی عن زید بن علی [1]

[1] قال الحافظ الذهبی.. زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی رضی الله عنهم وکان ذا علم وجلالة وصلاح ... وخرج فاستشهد وقتل في المعرکة ثم صلب اربع سنین الخ
قال عبد الرحمٰن الرواجنی انبانا عمرو بن القاسم قال دخلت علی جعفر الصادق و عنده ناس من الرافضة فقلت انهم یبرؤن من عمك زید فقال برأ الله ممن تبرأ منه کان والله اقرأنا لکتاب الله وافقهنا في دین الله واوصلنا للرحم ما ترکنا وفیه مثله ... (قال الحافظ الذهبی)
قلت خرج متأولا وقتل شهیدا.. طالع سیر اعلام النبلاء ۵/۳۸۹ الی ۳۹۱

اور دلیل ششم برائے اثبات نسبت تراویح ان میں سے وہ ہے جو زید بن علی سے روایت ہے [1]

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ اور یہ صاحب علم اور عزت اور صلاح تھے اور یہ نکلے اور شہید ہوگئے اور معرکہ میں قتل کئے گئے پھر چار سال سولی پر لٹکائے گئے تھے۔ عمرو بن قاسم کہتے ہیں کہ میں جعفر صادق کے پاس گیا تو اس کے پاس روافض بیٹھے تھے تو میں نے کہا کہ یہ تیرے چچا زید سے برات کرتے ہیں تو اس نے فرمایا کہ جو اس سے بری ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جائے خدا کی قسم کہ یہ ہم میں سے کتاب اللہ کا قاری اور اللہ تعالیٰ کے دین میں فقیہ اور صلہ رحمی والے تھے۔ اس کی مثال ہم نے نہیں چھوڑی (حافظ ذہبی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل کرتے ہوئے نکلے اور شہید ہوگئے
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵/ ۳۸۹ تا ۳۹۱

• قال الامام ابن سعد: زيد بن علي بن حسين رضي الله عنهم - قتل زيد بن علي رحمه الله يوم الاثنين لليلتين خلتا من صفر سنة عشرين ومائة. الطبقات الكبرى ٥/٣٢٥ و ٣٢٦

• قال الحافظ ابن عساكر: زيد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم لما خرج من هشام فقال: من احب الحيات ذل ثم انشأ يقول

• امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم۔ زید بن علی رحمہ اللہ بروز پیر سنہ ۱۲۰ھ دو دن صفر کے گذرے تھے کہ شہید ہوگئے۔ طبقات کبری ۵/ ۳۲۵ و ۳۲۶

• حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم جب ہشام سے نکلے تو فرمایا جو زندگی پسند کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے پھر اشعار پڑھے فرمایا

- لا تطمعوا ان تهينونا ونكرمكم ۔ وان نكف الاذى عنكم وتؤذونا
- الله يعلم انا لا نحبكم ۔ ولا نلومكم ان لا تحبونا
- كم امرئ مولع في بغض صاحبه ۔ فنحمد الله نقلوكم ونقلونا

ثم حلف ان لا يلقى هشاما ولا يسأله صفرا ولا بيضا نخرج في اربعة الاف بالكوفة فاحتال عليه بعض من كان يهوى هشاما فدخلوا عليه وقالوا ما تقول في ابي بكر وعمر (رضي الله عنهما) فقال رحم الله ابا بكر وعمر صاحبي رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كنتم قبل اليوم فقالوا ما نخرج معك او تبرأ منهما فقال لا نفعل هما اماما عدل فتفرقوا عنه و بعث هشام اليه قوما فقتلوه وصلبوه على خشبة ۔

طالع التفصيل في تهذيب ابن عساكر ۱۷/۶ الى ۲۷

- یہ توقع نہ کرو کہ تم ہماری اہانت کروگے اور ہم تمہاری عزت کریں گے
- اور ہم تم کو ضرر نہیں پہنچائیں گے اور تم ہم کو ضرر پہنچاؤ گے
- اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ محبت نہیں رکھتے
- اور ہم تم پر ملامت نہیں کرتے کہ تم ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتے
- اور کتنے مرتبہ آدمی اپنے ساتھی کے بغض میں
- اور ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ عداوت کرتے ہیں اور تم ہمارے ساتھ

پھر قسم کھائی کہ ہشام سے نہیں ملے گا اور نہ اس سے سونا چاندی مانگے گا تو پھر چار ہزار کے ساتھ کوفہ میں نکلے تو جو لوگ ہشام کے ساتھ محبت رکھتے تھے تو حیلہ کے ساتھ اس کو اندر چلے گئیں اور کہنے لگے کہ تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا کہتے ہو تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر و عمر پر رحم فرمادے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے کہ آج سے پہلے تم کہاں تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ نہیں نکلیں گے جب تک تو نے ان دونوں سے برات نہ کی ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کروں گا یہ دونوں عادل امام تھے تو وہ لوگ ان سے چلے گئے اور ہشام نے آپ کے پاس آدمی بھیج دیئے تو آپ کو قتل کیا اور لکڑی پر سولی دیا ۔ تفصیل دیکھیں تہذیب ابن عساکر ۶/۱۷ تا ۲۷

o o o o o o

• قال الامام ابن شاكر الكتبی المتوفی ٧٦٤ھ - زید بن علی - اما الرافضۃ فقد جاؤا الی زید بن علی وقالوا لہ تتبرأ من ابی بکر و عمر حتی نکون معک فقال بل اتولاھما قالوا اذن نرفضک فسمیت الرافضۃ فوات الوفیات ٢/ ٣٥

• طالع التفصیل والمطالم علیہ - فی تتمۃ المختصر ١/ ٢٧٢ • البدایۃ والنہایۃ ٩/ ٣٢٩

• التاریخ الکبیر ٣/ ٤٠٣ • الجرح والتعدیل ٣/ ٥٦٨ • مشاہیر علماء الامصار ٦٣

• وفیات الاعیان ٥/ ١٢٢ • و ٦/ ١١٠ • تاریخ ابن خلدون ٣/ ٩٨

• التہذیب ٣/ ٤١٩ • التقریب ١١٣ • الفہرست للندیم ٢٢٦ • مروج الذہب ٣/ ٢١٧

• خلاصۃ تذہیب الکمال ١٢٩ • الکامل لابن الاثیر ٤/ ٢٤٠ و ٢٤٥

• المعرفۃ والتاریخ ٢/ ٨٠٧ و ٣/ ٣٤٩ • شذرات الذہب ١/ ١٥٨

• تہذیب الکمال ٤٥٦ • طبقات الخلیفۃ ٢٥٨ • تاریخ الطبری ٧/ ٩١ الی ٩٦

• امام ابن شاکر کتبی متوفی ٧٦٤ھ فرماتے ہیں۔ زید بن علی۔ روافض زید بن علی کے پاس آ گئے اور کہنے لگے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے برات کریں تو ہم تمہارے ساتھ ہوجائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ محبت کروں گا تو انہوں نے کہا کہ ہم تم کو چھوڑ دیں گے تو روافض کو اس لئے روافض کہتے ہیں :-

فوات الوفیات ٢/ ٣٥

نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں تفصیل دیکھ لیں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں -

عن ابیہ [1]

---

[1] قال الامام ابن سعدؒ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ .. قالوا وکان علی بن الحسین ثقۃ مامونا کثیر الحدیث عالما رفیعا ورعا .. طالع الطبقات الکبری ٥/٢١١ الی ٢٢٢

- وقال الحافظ ابن حبان ... علی بن الحسین .. کان من افاضل بنی ہاشم من فقہاء اہل المدینۃ وعبادہم - وکان ... یقال - ان علی بن الحسین سید العابدین فی ذلک الزمان ثقات ابن حبان ٥/٩ او ١٦٠
- قال الحافظ الذہبیؒ - علی بن الحسین بن الامام علی بن ابی طالب - السید الامام زین العابدین الھاشمی - قال ابن سعد کان علی بن الحسین ثقۃ مامونا ... الخ قال الزہری کان علی بن الحسین من افضل اہل بیتہ .

(حضرت زین العابدین) اپنے باپ (علی رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ۔ کہتے ہیں کہ علی بن الحسین ثقہ مامون کثیر الحدیث عالی رفیع پرہیزگار تھے۔ طبقات کبریٰ ٥/٢١١ تا ٢٢٢ مطالعہ کریں۔

- حافظ ابن حبان کہتے ہیں۔ علی بن الحسین بنو ہاشم کے افاضل میں سے تھے اور مدینہ کے فقہاء اور عابدوں سے تھے۔
اور کہا جاتا ہے کہ علی بن الحسین اس زمانہ میں سید العابدین تھے۔ ثقات ابن حبان ٥/٩ او ١٦٠
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ
علی بن الحسین بن امام علی بن ابی طالبؓ السید الامام زین العابدین ھاشمی ہیں
- ابن سعدؒ کہتے ہیں کہ
علی بن الحسین ثقہ مامون ... ہیں۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ علی بن حسین اہل بیت کے افضل لوگوں

...طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ٤/ ٣٨٦ الی ٤٠١

- قال الحافظ العجلیؒ: علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب تابعی ثقة تاریخ الثقات ٣٤٤، ٣٤٥ رقم ١١٨٠
- قال الحافظ ابن الجوزیؒ: علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ علیہم السلام وکان لا یدع صلاة اللیل فی الحضر والسفر وکان یقول عجبت للمتکبر الفخور الذی کان بالامس نطفة ثم هو غدا جیفة وعجبت کل العجب لمن شك فی الله وهو یری خلقه وعجبت

ہیں سے تھے۔ دیکھیں تفصیل سیر اعلام النبلاء ۴/ ۳۸۶ تا ۴۰۱
- حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں کہ علی بن الحسین تابعی ثقہ ہیں۔ تاریخ الثقات ۳۴۴ و ۳۴۵ رقم ۱۱۸۰
- حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، سفر اور اقامت دونوں حالتوں میں تہجد کی نماز نہیں چھوڑتے تھے اور فرماتے میں تعجب کرتا ہوں متکبر فخر والے جو کل نطفہ تھا پھر صبح مردار ہو جائے گا اور میں اس شخص پر زیادہ تعجب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے وجود میں شک کرتا ہے اور وہ اس کی پیدائش دیکھتا ہے۔

كل العجب لمن انكر النشأة الاخرى وهو يرى النشأة الاولى وعجبت كل العجب لمن عمل لدار الفناء وترك دار البقاء وقال الفرزدق ؎

- هذا ابن خير عباد الله كلهم — هذا التقي النقي الطاهر العلم
- هذا الذي تعرف البطحاء وطأته — والبيت يعرفه والحل والحرم
- يكاد يمسكه عرفان راحته — ركن الحطيم اذا ما جاء يستلم
- ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم — او قيل من خير اهل الارض قيل هم

طالع التفصيل فی صفة الصفوه ۲/۹۳ الی ۱۰۲

- قال الامام ابن خلکان - زین العابدین ابو الحسن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالبؓ وفضائل زین العابدین ومناقبه اکثر من ان تحصر طالع وفیات الاعیان ۳/۲۶۷ الی ۲۶۹

اور میں اس پر بڑا تعجب کرتا ہوں جو دوسری مرتبہ پیدائش سے انکار کرتا ہے اور اس نے اوّل مرتبہ پیدائش دیکھی ہے اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو فانی گھر کے لئے کام کرتا ہے اور دائمی گھر کو چھوڑتا ہے اور فرزدق کہتے ہیں

- یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہتر شخص کا بیٹا ہے
- یہ پرہیزگار اور پاک دامن اور نشانی ہے
- یہ وہ شخص ہے جس کی قدم کی جگہ مقام بطحی بھی جانتا ہے
- اور حل وحرم اور بیت اللہ (سب) اس کو جانتے ہیں۔
- شاید اس کو پہچاننے کی وجہ سے حجر اسود اس کو روکے جب یہ اس کو چومتا ہے
- اگر متقی لوگ شمار کئے جاتے ہیں تو یہ ان کے پیشوا ہیں۔
- یا کہا جائے کہ زمین میں بہترین مخلوق کون ہیں کہا جاتا ہے کہ یہی ہیں۔

تفصیل صفۃ الصفوۃ ۲/۹۳ تا ۱۰۲ مطالعہ کریں

- امام ابن خلکان فرماتے ہیں۔ زین العابدین ابوالحسن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ فضائل اور مناقب زین العابدین زیادہ ہیں اس سے کہ اس کو شمار کئے جائیں

مطالعہ کریں وفیات الاعیان ۳/۲۶۷ تا ۲۶۹

• قال الامام النووي علي بن الحسين رضي الله عنهما ... روينا عن شيبة بن نعامة
قال لما توفي علي بن الحسين وجدوه يقوت مائة اهل بيت بالمدينة في السر
توفي بالمدينة سنة اربع وتسعين وقيل سنة اثنتين وتسعين
تهذيب الاسماء واللغات ۱/۳۴۳
• طالع التفصيل في الكتب التالية
• تذكرة الحفاظ ۱/۷۴ • التاريخ الكبير ۶/۲۶۶ • المعرفة والتاريخ ۱/۳۶۰
• الجرح والتعديل ۶/۱۷۸ • مروج الذهب ۳/۱۶۹ • حلية الاولياء ۳/۱۳۳
• تتمة المختصر ۱/۲۷۱ • البداية والنهاية ۹/۱۰۳ • الكامل لابن الاثير ۴/۲۹۷
• التهذيب ۷/۳۰۴ • النجوم الزاهرة ۱/۲۲۹ • المعارف لابن قتيبة ۹۴
• تهذيب الكمال ۹۶۱ الى ۹۶۴ • خلاصة تذهيب الكمال ۲۷۲
• فوات الوفيات ۲/۳۳۲ • غاية النهاية ۱/۵۳۴ • العبر للذهبي ۱/۸۳
• الكاشف ۲/۲۴۶ • طبقات الفقهاء لابي اسحق الشيرازي ۴۶
• تاريخ اسماء الثقات ۲۰۶ رقم ۷۲۴ للحافظ ابي حفص احمد بن عثمان المعروف بابن شاهين

• امام نووی فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما شیبہ بن نعامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب علی بن الحسین کی وفات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک سو گھر کو مدینہ میں خفیہ طور پہ کھانا کھلاتے۔ اور ۹۴ھ یا ۹۲ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔

مطالعہ کریں تہذیب الاسماء واللغات ۱/۳۴۳

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں آپ کے مناقب کے لئے مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

له قال الحافظ الذهبيؒ - الحسين الشهيد الامام الشريف سبط رسول الله صلى الله عليه وسلم وريحانته من الدنيا ومحبوبه ابو عبد الله الحسين بن امير المؤمنين ابي الحسن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم عن عليؓ قال الحسينؓ اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم من صدره الى قدميه - عن ابن ابي نعيم قال كنت عند ابن عمرؓ فسأله رجل عن دم البعوض فقال ممن انت فقال من اهل العراق قال انظروا الى هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا - طالع مناقبه رضي الله عنه وانفسه عليه في سير اعلام النبلاء ۳/۲۸۰ الى ۳۲۱

• قال الحافظ ابن كثيرؒ قال قتادة ولد الحسينؓ لست سنين وخمسة اشهر ونصف من التاريخ وقتل يوم عاشوراء في المحرم سنة احدى وستين وله اربع وخمسون سنة وستة اشهر ونصف رضي الله عنه وفصل الحافظ ابن كثيرؒ مناقبه والطافه باتم تفصيل وذكر بعض من اشعاره رضي الله عنه

اور وہ اپنے دادا سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

له حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں: حسین شہید امام شریف نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کا ریحان اور محبوب ابو عبد اللہ حسین بن امیر المؤمنین ابی الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حسین سینہ سے قدم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ ہیں۔ ابن ابی نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ آدمی نے مچھر کے خون کے بارے پوچھا تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہاں کا ہے اس نے جواب دیا کہ عراق کا آپ نے فرمایا اس کو دیکھو کہ مچھر کے خون کے بارے پوچھتا ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ قتل کیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ دونوں اہل دنیا کے ریحان ہیں۔ آپ کے مناقب اور اس پر کلام سیر اعلام النبلاء ۳/۲۸۰ تا ۳۲۱ میں دیکھ لیں۔ • حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: قتادہ کہتے ہیں ... یوم عاشورہ محرم سنہ ۶۱ھ میں قتل کئے گئے ہیں۔ اور اس کی عمر ۵۴ سال اور چھ مہینے اور پندرہ دن تھی۔ حافظ ابن کثیرؒ نے آپ کے مناقب اور آپ کے فضائل تفصیل طور پر بیان کئے ہیں۔ اور آپ کے بعض اشعار بھی ذکر کئے ہیں۔
(رضی اللہ عنہ)

رحيث قال رضي الله عنه

واسترزق الرحمن من فضله — فليس غير الله من الرازق

من ظن ان الناس يغنونه — فليس بالرحمن بالواثق

او ظن ان المال من كسبه — زلت به النعلان من حالق

ملاحظة البداية والنهاية ٨/١٤٩ الى ٢١٢

قال الامام ابن الوردي بعد بيان المظالم على الامام حسين رضي الله عنه وعلى اهل بيته رضي الله عنهم اجمعين بان [illegible] بعيد لما وصلوا الى المدينة اتتهم نساء بني هاشم حاسرات وفيهن ابنة عقيل بن ابي طالب وهي تبكي وتقول

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

- مہربان ذات کے فضل سے رزق طلب کر
- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں۔
- جس شخص کا گمان ہو کہ لوگ اس کو غنی کر دیں گے
- اس کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد کامل نہیں
- یا اس کا گمان یہ ہو کہ مال اس کے کسب کا نتیجہ ہے
- تو اس کے جوتے حالق سے پھسل گئے۔

مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ٨/١٤٩ تا ٢١٢

- امام ابن وردیؒ ان مظالم کا ذکر کرتے ہیں جو آپ پر ڈھائے گئے ہیں اور آپ کے اہل بیت پر پھر فرماتے ہیں کہ جب مدینہ کو اہل بیت پہنچ گئے بنی ہاشم کے ننگے سر عورتیں ملیں اور ان میں عقیل بن ابی طالب کی بیٹی تھی اور وہ رو رہی تھی اور فرماتی تھی۔

- ماذا تقولون ان قال النبي لكم ماذا فعلتم وانتم اخر الامم
- بعترتي وباهلي بعد مفتقدي منهم اسارى وصرعى ضرجوا بدم
- ما كان هذا جزائي اذ نصحت لكم ان تخلفوني بسوء في ذوي رحمي

ثم قال الامام ابن الوردي قلت وقد قلت في ذلك مضمنا عجز بيت الحماسة

- ارأس السبط ينقل والسبايا يطاف بها وفوق الارض رأس

- تم کیا کہو گے جب تم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھیں گے، اور تم آخری امت تھے تم نے میرے اہل کے ساتھ میری عدم موجودگی میں کیا کیا۔ بعض ان سے قید کیا اور بعض خون سے ملوث زمین پر گرا دیئے۔ جبکہ میں نے تم کو نصیحت کی تھی تو اس کا یہ بدلہ تھا کہ تم میرے ذوی الارحام کے ساتھ برے طریقہ سے پیش آئے ہیں۔

پھر امام ابن وردیؒ فرماتے ہیں:

کیا نواسہ کا سر اور قیدی گھمائے جاتے ہیں اور زمین پر سر ہو



والله اعلم. والصحيح ان عمره رضي الله عنه وعنا خمس وخمسون سنة والاشهر قيل انه حج خمسا وعشرين حجة ماشيا وكان يصلي في اليوم والليلة الف ركعة.

طالع تتمة المختصر ١/ ٢٥٨ الى ٢٦٢

طالع مناقب هذا الامام المظلوم الشهيد رضي الله عنه في الكتب التالية

صحيح البخاري ١/ ٥٣٠ ب • التاريخ الكبير ٢/ ٣٨١ • الجرح والتعديل ٣/ ٥٥

المستدرك ٣/ ١٧٦ • اسد الغابة ٢/ ١٨ • الاستيعاب لابن عبد البر ١/ ٣٧٨

الاصابة ١/ ٣٣٢ • تهذيب التهذيب ٢/ ٣٤٥ • تهذيب الكمال ٢٩٠

نخب اخرى ٦/ ٣٩٦ الى ٤٤٩ • تهذيب ابن عساكر ٤/ ٣١٤

المختصر في اخبار البشر ١/ ١٨٩ الى ١٩٢ للحافظ ابن كثير • مشاهير علماء الامصار

حلية الاولياء ٢/ ٣٩ • تاريخ بغداد ١/ ١٤١ • تهذيب الاسماء واللغات ١/ ١٦٢

فوات الوفيات ٤/ ٣٣٢ • تاريخ الطبري ٥/ ٣٤٧ • خلاصة تذهيب الكمال ٨٣

شذرات الذهب ١/ ٦٦ • الكامل لابن الاثير ٣/ ٢٦٦ الى ٢٩٦ • مروج الذهب ٣/ ٦٤

جمهرة انساب العرب ٥٢ • نهاية النهاية ١/ ٢٤٤ • العقد الثمين ٤/ ٢٠٢

العبر للذهبي ٢٠ • الكاشف ١/ ١٧١ • المعارف لابن قتيبة ٩٣

صفة الصفوة ١/ ٧٦٢ • نهاية الارب في معرفة انساب العرب ١٢٥ رقم ٣٧٠ لابي العباس احمد بن علي القلقشندي المتوفى ٨٢١ھ • مسند ابي يعلى ٢/ ٣٩٥

مسند احمد ٣/ ٦٢ و ٨٢ • سنن الترمذي رقم ٣٧٧١ باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما • مجمع الزوائد ٩/ ٢٠١

واللہ اعلم، صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی عمر اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائے ۵۵ سال تھی اور کہا جاتا ہے کہ آپ نے پیدل ۲۵ حج کئے ہیں اور دن رات میں ایک ہزار رکعات پڑھتے تھے

مطالعہ کریں تتمۃ المختصر ۱/ ۲۵۸ تا ۲۶۲

(نوٹ) آپ کے مناقب اور اس پر مظالم مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔

عن علی رضی اللہ عنہ ۱؎

۱؎ قال الامام بخاری: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک وقال عمر رضی اللہ عنہ توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض طالع صحیح البخاری ۱/۵۲۵ • المستدرک ۳/۱۰۷ رقم ۱۴۶

• قال الامام احمد بن علی عن ابراھیم بن سعد بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی

۱؎ حضرت حسین حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

• امام بخاری فرماتے ہیں ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ تو مجھ سے ہو میں تجھ سے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور وہ اس سے راضی تھے مطالعہ کریں صحیح بخاری ۱/۵۲۵

• مستدرک ۳/۱۰۷ تا ۱۴۶

• امام احمد بن علی فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسے ہو جیسے کہ ھارون موسیٰ علیہ السلام سے تھے۔

مسند ابی یعلی ۲/ ۷۳

- طالع ۵۷ و ۶۶ و ۷۳ و ۸۶ و ۸۷ و ۱۳۲
- مسند احمد ۱/ ۱۷۳ و ۱۷۵ و ۱۷۷ • مسند الحمیدی رقم ۷۱ • صحیح مسلم رقم ۲۴۰۴
- سنن الترمذی رقم ۳۷۳۱ • طالع فی ثقات العجلی ۳۶۹ انت بمنزلة هارون من موسیٰ
- قال الحافظ الذهبیؒ - امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابو الحسن الهاشمی قاضی الامة وفارس الاسلام وختن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کان ممن سبق الی الاسلام لم یتلعثم وجاهد فی اللہ حق جهاده ونهض باعباء العلم والعمل وشهد له النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجنة وقال له انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی وقال لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق ومناقب هذا الامام جمة افردتها فی مجلدة وسمیته بفتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

مسند ابی یعلی ۲/ ۷۳ مطالعہ کریں ۵۷ و ۶۶ و ۷۳ و ۸۶، ۸۷، ۱۳۲
مسند احمد ۱/ ۱۷۳ و ۱۷۵ و ۱۷۷ • مسند الحمیدی رقم ۷۱ • صحیح مسلم رقم ۲۴۰۴ • سنن الترمذی رقم ۳۷۳۱
ثقات العجلی ۳۶۹ آخر حدیث کا مطالعہ کریں۔

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ ابو الحسن الہاشمی قاضی الامۃ اور فارس الاسلام اور ختن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر جھجک رچرکے آپ نے اسلام کی طرف سبقت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین میں حق جہاد ادا کیا ہے اور علم و عمل کے ساتھ بلند ہوا ہے اور آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے ساتھ خوشخبری دی ہے اور آپ سے فرمایا کہ تو مجھ سے ایسے ہے جیسا کہ ہارون موسیٰ علیہ السلام سے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا کہ تیرے ساتھ مومن محبت کرے گا اور بغض منافق رکھے گا اور اس امام کے مناقب بہت زیادہ ہیں ہم نے مستقل جلد میں ذکر کئے ہیں اور اس کتاب کا نام فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب رکھا ہے رضی اللہ عنہ۔

أنه أمر الذي يصلي بالناس صلوٰة القيام في شهر رمضان ان يصلي بهم عشرين ركعة .

وكان اماماً عالماً متحرياً في الاخذ بحيث انه يستحلف من يحدثه بالحديث ..... وقد استشهد امير المؤمنين في سابع عشر رمضان من عام اربعين وسنه ستون سنة اواقل او اكثر بسنة او سنتين رضي الله عنه كما في تذكرة الحفاظ ١/١٠ الى ١٣

- قال الحافظ المزيؒ - علي بن ابي طالبؓ ثم فصل مناقبه وذكر الاشعار وفيها ...

وكل مناقب الخيرات فيه — وحب رسول رب العالمينا

ولقد علمت قريش حيث كانت — بانك خيرهم حسباً و دينا

اذا استقبلت وجه ابي حسن — رأيت البدر فوق الناظرين

حضرت علیؓ نے اس شخص کو جو مہینہ رمضان میں نماز (تراویح) پڑھاتے تھے امر فرمایا کہ ان کو بیس تراویح پڑھایئں

اور یہ امام اور عالم تھے اور حدیث میں محتاط تھے اور اس شخص کو قسم دیتے تھے جو آپ کو حدیث بیان کرتے ... اور امیر المؤمنین ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ میں شہید ہو گئے تھے اور آپ کی عمر ساٹھ سال یا اس سے کم یا زیادہ سال اور دو سال کی تھی، جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۰ تا ۱۳ میں ہے۔

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ... علی بن ابی طالبؓ ... پھر آپ کے مناقب تفصیل سے بیان کئے ہیں اور اشعار ذکر کئے ہیں جس میں ہے -

تمام نیکی کے مناقب اس میں موجود تھے، اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے۔

قریش کو بھی پتہ تھا جہاں بھی ہو کہ آپ ان میں سے نسب اور دین کی حیثیت سے بہتر ہے۔

جبکہ ابو الحسن کا چہرہ سامنے آجاتے تو دیکھنے والوں کے اوپر چودھویں رات کا چاند دیکھو گے۔

كنا قبل مقتله بخيبر بيرى مولى رسول الله فينا
طالع تهذيب الكمال ١ / ٩٧١ الى ٩٧٤

- قال الحافظ ابن المديني قضاة الامة اربعة عمر، علي، زيد، ابوموسى الاشعري رضى الله عنهم . علل الحديث ٤١

- ہم اس کے مقتول ہونے سے پہلے خیبر سے تھے جب تک ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولی موجود تھے

مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱ / ۹۷۱ تا ۹۷۴

حافظ ابن المدینیؒ فرماتے ہیں۔ اُمت سے قاضی چار ہیں
عمر، علی، زید، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم
علل الحدیث ۴۱

يسلم في كل ركعتين ويراوح ما بين كل اربع ركعات فيرجع ذو الحاجة ويتوضأ الرجل وان يوتر بهم من آخر الليل حين الانصراف له

طالع مناقب امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه في الكتب التالية

- المعرفة والتاريخ ١/٢٧٤ • تاريخ خليفة بن خياط ١٨٠ • اسد الغابة ١٦/٤
- غريب الحديث لابن قتيبة ٢/٢٨٨ الى ٣٥١ • جامع الاصول ٨/٦٤٨
- معرفة القراء الكبار ١/٢٥ • المعجم الكبير للطبراني ١/٥٠ الى ٦٨
- مشاهير علماء الامصار ٢ • المختصر في اخبار البشر ١/١٨٠ • تتمة المختصر ١/٢٢٥ لابن الوردي • الانساب ٩/٣٥٦ • تهذيب الاسماء واللغات ١/٣٤٤
- الامصار ذوات الآثار ١٧٤ • مروج الذهب ٣/٣٥٨ • رياض الصالحين ٥٥
- كشف الظنون ٢/١٨٤ • المعارف لابن قتيبة ٨٨ • الكامل لابن عدي ٢/٧٢٨
- حلية الاولياء ١/٦١ الى ٨٧
- الجوهر الثمين في سير الملوك والسلاطين ٦ د للامام ابن ابراهيم بن محمد المعروف بابن دقماق
- الكنى والاسماء للحافظ الدولابي ١/٨ و ٩ • سير اعلام النبلاء ٧/٣٦٢
- الطبقات الكبرى لابن سعد ٢/٢٣٧ الى ٣٣٩ و ٣/٤٠ و ٦/١٢
- ثقات العجلي ٤٣٧ رقم ١١٩٠ • ثقات ابن حبان ٢/٢٦٦ الى ٣٠٦
- طبقات الفقهاء لابي اسحق الشيرازي ٢٢

ہر دو رکعتوں میں سلام پھیر کریں اور پھر چار رکعت ادا کرنے کے بعد آرام کریں تاکہ حاجت والا آدمی وضو کرکے واپس آجائے اور رات کے آخیر حصہ میں ان کو وتر پڑھاتے تھے جیساکہ مسند زید بن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۹ میں ہے

(نوٹ) امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

له مسند زید بن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۹

اعلم ايها الاخ الكريم هذه الرواية صحيحة بلا شك وارتياب وجميع رواته ثقات وما تكلم عليها احد من المنكرين إما ما رأوها او اغمض منها العينين والله اعلم فتدبر

نوٹ) یہ روایت بالکل صحیح ہے تمام راوی اس کے ثقہ ہیں اور اس روایت پر منکرین نے کلام نہیں کیا ہے یا تو دیکھی نہیں یا اس سے چشم پوشی کی ہے (اللہ تعالیٰ جانتا ہے) فکر کر.

والسابع منها ما روى الامام ابن ابی شیبة حدثنا وکیع[1] عن نافع بن عمر[2]

---

1. مر ذکرہ فی الدلیل الثالث
2. مر ذکرہ فی الدلیل الثالث۔
3. قال الحافظ ابن ابی حاتم: نافع بن عمر الجمحی وهو ابن عمر بن عبد الله بن جمیل روی عن ابن ابی ملیکة الخ انا عبد الله بن احمد بن حنبل فیما کتب الیّ قال قال ابی ... نافع بن عمر احب الیّ من عبد الجبار وهو اصح حدیثا و من الثقات ثقة عن یحیی بن معین انه قال نافع بن عمر ثقة ... سألت ابی عن نافع بن عمر یحتج بحدیثه قال نعم قال سئل ابی عن نافع بن عمر فقال ثقة الجرح والتعدیل (۸)

- قال الامام ابن حبان: نافع بن عمر کان متقنا مشاهیر علماء الامصار ۱۴۸
- قال الحافظ المزی ... نافع بن عمر قال عبد الرحمن بن مهدی کان من اثبت الناس

بیس تراویح کے اثبات کے لیے ساتویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے سنایا ہے۔ وہ نافع بن عمر سے روایت کرتے ہیں

---

1. حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں نافع بن عمر الجمحی بن عمر بن عبد اللہ بن جمیل۔ ابن ابی ملیکہ۔ الخ سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن احمد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں نافع بن عمر مجھے عبد الجبار سے زیادہ پسند ہے اور اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ ثقات میں ثقہ ہیں اور یحیی بن معین کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے باپ سے اس کے بارے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے اس نے فرمایا ہاں... اور حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے نافع بن عمر کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا کہ ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ۸/۴۵۶

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ نافع بن عمر متقن ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۴۸
- حافظ مزی فرماتے ہیں۔ نافع بن عمر... عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ یہ اثبت الناس اور



وقال ابو طالب عن احمد بن حنبل - ثبت صحيح الحديث .. وقال اسحق بن منصور عن يحيى بن معين ثقة وكذلك قال النسائي وقال عبد الرحمن بن ابي حاتم سئل ابي عنه فقال ثقة وسألت ابي عنه يحتج بحديثه قال نعم وذكره ابن حبان في كتاب الثقات . طالع تهذيب الكمال ١٤٠٤

ابو طالب احمد بن حنبل سے ثبت صحیح الحدیث نقل کرتے ہیں - اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور اسی طرح نسائی نے بھی فرمایا ہے -

عبد الرحمن بن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے اس کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا ثقہ ہیں اور میں نے باپ سے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا ... ہاں ...

ابن حبان نے اس کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے

مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۴۰۴

• قال الحافظ الذهبی - نافع بن عمر بن عبداللہ - الحافظ الثبت. تکاثروا علیہ لاتقانہ وعلوسندہ وقال ابن مہدی کان من اثبت الناس وروی ابوطالب عن احمد ثقة ثبت صحیح الحدیث. قال ابن معین والنسائی ثقة طالع سیر اعلام النبلاء ۷/ ۴۳۳

• قال الامام تقی الدین محمد بن احمد المکی المتوفی سنة ۸۳۲ھ نافع بن عمر. قال عبدالرحمن بن مہدی کان من اثبت الناس قال ابوطالب عن احمد بن حنبل ثبت صحیح الحدیث ووثقہ ابن معین والنسائی وابوحاتم وقال یحتج بحدیثہ طالع التفصیل فی العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین ۷/ ۳۲۶ و ۳۲۷

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ نافع بن عمر بن عبداللہ۔۔ حافظ ثبت محدثین اس سے زیادہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ یہ متقن اور عالی السند والے تھے۔ ابن مہدی فرماتے ہیں یہ اثبت الناس تھے۔ ابوطالب احمد سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ اور ثبت صحیح الحدیث تھے۔ ابن معین اور نسائی ثقہ کہتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۷/ ۴۳۳

• امام تقی الدین محمد بن احمد المکی متوفی سنہ ۸۳۲ھ فرماتے ہیں۔ نافع بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ اثبت الناس ہیں۔ ابوطالب احمد بن حنبل سے ثبت صحیح الحدیث نقل کرتے ہیں اور ابن معین اور نسائی اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں اور ابوحاتم فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے۔
تفصیل مطالعہ کریں عقد ثمین فی تاریخ بلد امین ۷/ ۳۲۶ و ۳۲۷

قال الحافظ العسقلانی ... نافع بن عمر ، "قال عبد الرحمٰن بن مهدی کان من اثبت الناس و قال ابو طالب عن احمد ثبت ثبت صحیح و قال عبد اللہ بن احمد ... وھو اصح حدیثا وھو فی الثقات ثقہ قال ابن معین والنسائی ثقۃ و قال ابن ابی حاتم سئل ابی عنہ فقال ثقۃ قلت یحتج بحدیثہ قال نعم ...

• طالع التھذیب ١٠/ ٤٠٩ • و تذکرۃ الحفاظ ١/ ٢٣١ • میزان الاعتدال ٤/ ٢٤١

• خلاصۃ تذھیب الکمال ٣٩٩ • الطبقات الکبریٰ لابن سعد ٥/ ٤٩٤

• التقریب ٣٥٥ • الجمع بین رجال الصحیحین ٢/ ٢٩ د

تنبیہ) ان فی مصنف ابن ابی شیبۃ عن نافع بن عمر و فی آثار السنن عن نافع عن ابن عمر و فی التعلیق عن نافع بن عمر والصحیح عن نافع بن عمر فتدبر

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں نافع بن عمر ... عبدالرحمٰن بن مہدیؒ اثبت الناس کہتے ہیں۔ ابو طالب احمد سے ثبت صحیح نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ اس کی اصح حدیث ہے یہ ثقات میں سے ثقہ ہیں۔ ابن معین اور النسائی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا ہاں احتجاج کیا جاتا ہے مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ١٠/ ٤٠٩

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں

تنبیہ) مصنف ابن ابی شیبہ میں عن نافع بن عمر اور آثار السنن میں عن نافع عن ابن عمر ہے اور تعلیق میں عن نافع بن عمر ہے اور صحیح عن نافع بن عمر ہے۔ تدبر کریں

قال كان ابن ابى مليكة [1]

---

[1] قال الحافظ العجلی المتوفى سنة ٢٦١ھ ۔ ابن ابى مليكة تابعى ثقة. تاريخ الثقات ٢٨٠ رقم ٢٩٢

- قال الحافظ ابن حبان ۔۔ ابن ابى مليكة ۔۔ رأى ثمانين من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم كان من الصالحين والفقهاء فى التابعين والحفاظ والمتقنين ۔ مشاهير علماء الامصار ٨٢ رقم ٥٩٧
- قال الحافظ ابن ابى حاتم. عبد الله بن عبيد الله بن ابى مليكة سألت ابى و ابا زرعة فقالا مكى ثقة ۔ الجرح والتعديل ٥/ ٩٩ و ١٠٠
- قال الحافظ الذهبی ۔ ابن ابى مليكه ۔ وثقه ابو زرعة وابو حاتم قال البخاری وجماعة مات سنة سبع عشرة ومائة ۔ سیر اعلام النبلاء ٥/ ٨٨ الى ٩٠

نافع بن عمر فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ [1] ہم کو

---

[1] حافظ عجلی متوفی ٢٦١ھ فرماتے ہیں ۔ ابن ابی ملیکہ تابعی ثقہ ہیں ۔ تاریخ الثقات ۔ ٢٨ رقم ٩٢

- حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں ابن ابی ملیکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسّی صحابہ کرامؓ دیکھے تھے اور یہ تابعین فقیہ اور صالح اور حافظ اور متقن تھے ۔ مشاہیر علماء الامصار ٨٢ رقم ٥٩٧
- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ۔۔ کے بارے باپ اور ابو زرعہ سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ مکی ثقہ ہیں

الجرح والتعديل ٥/ ٩٩ و ١٠٠

- امام حافظ ذہبی فرماتے ہیں: ابن ابی ملیکہ ۔۔۔ ابو زرعہ اور ابو حاتم نے توثیق فرمائی ہے ۔ امام بخاریؒ وغیرہ نے فرمایا کہ ١١٧ھ میں رحلت ہو گئے ہیں سیر اعلام النبلاء ٥/ ٨٨ تا ٩٠

٥

• وقال الحافظ الذهبیؒ ... ابن ابی ملیکة الامام شیخ الحرم ... کان اماما فقیها حجة نصیحا متقنا علی ثقته ۔ تذکرة الحفاظ ١/١٠١ و ١٠٢

• قال الامام ابن سعدؒ ... کان ابن ابی ملیکة یقوم بالناس فی شهر رمضان بمکة بعد عبد الله بن السائب وکان قد روی عن ابن عباس وعائشة وابن الزبیر وعقبة بن الحارث ۔ وکان ثقة کثیر الحدیث

الطبقات الکبری ٥/٤٧٢ و ٤٧٣

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ ابن ابی ملیکہ امام شیخ الحرم اور امام فقیہ حجت فصیح متقن اور ثقہ تھے

تذکرۃ الحفاظ ١/١٠١ و ١٠٢

• امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ عبد اللہ بن سائبؓ کے بعد ماہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور ابن عباس، عائشہ اور ابن زبیر اور عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے اور یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے ۔طبقات کبری ٥/٤٧٢ و ٤٧٣



يصلي بنا في رمضان عشرين ركعة [1]

• وقال الامام تقي الدين المكي: عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة. سمع العبادلة الاربعة ابن عمر، ابن عباس، ابن عمرو، ابن الزبير، عائشة، اسماء، ابنتي الصديق رضي الله عنهم ورأى عثمان

---

[1] المصنف ۲/۳۹۳ قال النيموي رواه ابوبكر بن ابي شيبة اسناده صحيح آثار السنن ۲/۵۶ نسخة جديدة ج۲ مجلد واحد

مہینہ رمضان میں بیس تراویح پڑھاتے تھے [1]

• امام تقی الدین مکی فرماتے ہیں عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے چار عبادلہ سے حدیث سنی ہیں، ابن عمر، ابن عباس، ابن عمرو، ابن زبیر، عائشہ، اسماء حضرت صدیقؓ کی بیٹیوں سے سُنی ہیں اور حضرت عثمانؓ کو دیکھا اور ابن ابی شیبہ




وقال ادرکت

ثلاثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. قال ابو زرعة وابو حاتم مكي ثقة. العقد الثمين ۵/۲۰۴ و ۲۰۵

- قال الحافظ ابن حجر العسقلاني - عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة . قال ابو زرعة وابو حاتم ثقة وقال البخاري وغير واحد مات سنة سبع عشرة و مائة قلت في البخاري قال ابن ابي مليكة ادركت ثلاثين من الصحابة قال ابن سعد ولاه ابن الزبير قضاء الطائف وكان ثقة كثير الحديث وقال العجلي مكي تابعي ثقة وقال ابن حبان في الثقات رای ثمانين من الصحابة طالع التهذيب ۵/۳۰۶ و ۳۰۷
- طالع التاريخ الكبير ۵/۱۳۷ • التاريخ الصغير ۱/۲۸۳ • النجوم الزاهرة ۱/۲۷۶
- الامصار ذوات الآثار ۱۵۷ • تهذيب الكمال ۷۰۷ • الكامل لابن الاثير ۴/۲۲۴
- خلاصة تذهيب الكمال ۲۰۵ • شذرات الذهب ۱/۱۵۳ • طبقات خليفة ۲۵۷
- العبر للذهبي ۱/۱۱۱ • غاية النهاية ۱/۴۳۰ • البداية والنهاية ۹/۳۱۴
- تضمينات الحافظ ابن حجر... على تاريخ الثقات ۲۶۸ رقم ۸۴۸ • ثقات ابن حبان ۵/۲

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کرام سے ملا ہوں۔ ابو زرعہ اور ابو حاتم ثقہ کہتے ہیں عقد ثمین ۵/۲۰۴، ۲۰۵

- حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، ابو زرعہ اور ابو حاتم ثقہ کہتے ہیں اور بخاری وغیرہ اس کی وفات ۱۱۷ھ بتاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بخاری میں ہے کہ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں تیس صحابہؓ سے ملا ہوں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے اس کو طائف پر قاضی مقرر کیا تھا، اور یہ ثقہ کثیر الحدیث ہیں اور عجلی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں بتایا ہے کہ اس نے اسی صحابہؓ دیکھے ہیں تہذیب التہذیب ۵/۳۰۶ و ۳۰۷

نوٹ: اس کی توثیق مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اور یہ روایت مصنف ۲/۳۹۳ میں ہے نیموی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ آثار السنن ص۵۶ نسخہ جدیدہ مجلد واحد کے صفحہ ص ۲۵ میں دیکھ لیں۔



والثامن منها ما قال الامام ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا وکیع عن حسن بن صالح
عن عمرو بن قیس [1]

---

[1] قال الامام علاء الدین ابن الترکمانی اظنه الملائی وثقه احمد ویحیی وابوحاتم وابوزرعة وغیرهم کما فی الجوهر النقی ۲/۴۹۶

- اقول ان عمرو بن قیس ثقة کما قال الحافظ ابن حبان - عمرو بن قیس الملائی من عباد اهل الکوفة وقراءهم مات بها وکان متقیظا فی الروایات. مشاهیر علماء الامصار ۱۶۷ رقم ۱۳۲۶
- قال الحافظ ابن ابی حاتم . انا عبد الله بن احمد بن حنبل فیما کتب الی قال سألت ابی عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة سئل ابی عن عمرو بن قیس فقال ثقة

بیس تراویح کے اثبات کیلئے آٹھویں دلیل وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے وہ حسن بن صالح سے وہ عمرو بن قیس سے روایت کرتے ہیں ۔

---

[1] امام علاؤ الدین ابن ترکمانی فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ ملائی ہے جس کی توثیق احمد اور یحیی اور ابوحاتم اور ابوزرعہ وغیرہ نے کی ہے جیسا کہ جوہر نقی ۲/۴۹۶ میں ہے ۔

- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ عمرو بن قیس ثقہ ہیں جیسا کہ حافظ ابن حبان فرماتے ہیں عمرو بن قیس ملائی اہل کوفہ کے عابدوں اور قاریوں سے تھے وہ وہاں فوت ہوگئے ہیں اور روایات میں محتاط تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۶۷
- حافظ ابن ابی حاتم رح فرماتے ہیں ۔عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے عمرو بن قیس کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں ۔ اور میرے باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں ۔

قال ابوبکر بن ابی حیثمة فیما کتب الی قال سألت یحیی بن معین عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة. سئل ابوزرعة عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة مامون

الجرح والتعدیل ٦/٢٥٤ و ٢٥٥

قال الحافظ المزی عمرو بن قیس الملائی۔ قال عبد الله بن احمد بن حنبل عن ابیه وابوبکر بن ابی حیثمة عن یحیی بن معین وابوزرعة وابوحاتم والنسائی ثقة زاد ابوزرعة مامون وقال العجلی ثقة من کبار الکوفیین متعبد۔ قال ابن حبان کان من ثقات اهل الکوفة ومتقنیهم... تهذیب الکمال ١٠٤٧

قال الحافظ ابن شاهین - عمرو بن قیس الملائی.. ثقة

تاریخ اسماء الثقات ١٩٨ رقم ٦٧٣

اور یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں اور ابوزرعہ ثقہ اور مامون کہتے ہیں الجرح والتعدیل ٦/٢٥٤ و ٢٥٥

حافظ مزی فرماتے ہیں - عمرو بن قیس ملائی - عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے ابوبکر بن حیثمہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں اور ابوزرعہ اور ابوحاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابوزرعہ مامون زیادہ کہتے ہیں اور عجلی فرماتے ہیں کہ متعبد اور کوفہ کے کبار سے ہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ اہل کوفہ کے ثقات اور متقنین سے ہیں تھذیب الکمال ١٠٤٧

حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں

تاریخ اسماء الثقات ١٩٨ رقم ٦٧٣

• قال الحافظ الذهبی :- عمرو بن قیس الکوفی الملائی الحافظ من اولیاء الله
قال ابوزرعة ثقة مامون وذکره الثوری فاثنی علیه ا- سیر اعلام النبلاء ۶/۲۵۰
• قال الحافظ العسقلانی :- عمرو بن قیس ... قال احمد وابن معین وابوحاتم
والنسائی ثقة وقال ابوزرعة ثقة وقال العجلی ثقة من کبار الکوفیین ووثقه
یعقوب بن سفیان والترمذی وابن خراش وابن نمیر وغیرهم . وفی صحیح
مسلم عن عبد الرزاق کان الثوری اذا ذکر عمرو بن قیس اثنی علیه وقال
ابن عدی کان من ثقات اهل العلم وافاضلهم .. طالع تهذیب التهذیب ۸/۹۳
• قال الحافظ ابن حبان .. کان عمرو بن قیس من ثقات اهل الکوفة ومتقنیهم و
عباد اهل بلده وقرائهم ثقات ابن حبان ۷/۳۲۲
• طالع التقریب ۲۶۲ • میزان الاعتدال ۳/۲۸۴ • التاریخ الکبیر ۶/۳۶۳
• حلیة الاولیاء ۵/۱۰۰ الی ۱۰۸ • خلاصة تذهیب الکمال ۲۹۲ • کتاب الجمع بین
رجال الصحیحین ۱/۳۷۳
• ثقات العجلی ۳۶۸ رقم ۱۲۸۱

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں :- عمرو بن قیس کوفی حافظ اولیاء اللہ سے تھے ابوزرعہ ثقہ مامون کہتے ہیں۔
ثوری نے ذکر کیا اور اس کی تعریف کی .. سیر اعلام النبلاء ۶/۲۵۰
• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ عمرو بن قیس ... احمد ، ابن معین ، ابوحاتم ، نسائی ثقہ کہتے ہیں۔
ابوزرعہ ثقہ کہتے ہیں عجلی ثقہ کبار کوفہ کے کہتے ہیں اور یعقوب بن سفیان اور ترمذی اور ابن خراش
ابن نمیر وغیرہ نے توثیق فرمائی ہے ۔ اور صحیح مسلم میں عبدالرزاق سے ہے کہ ثوری جب عمرو بن قیس کا ذکر کرتے
تو تعریف بیان کرتے ۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اہل علم اور افاضل کے ثقات سے ہیں ۔ تہذیب التہذیب ۸/۹۲، ۹۳
• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس اہل کوفہ کے ثقات اور متقنین اور عباد اور قراء سے ہیں ۔
ثقات ابن حبان ۷/۳۲۲
• (نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں اس کی توثیق دیکھ لیں ، دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

عن ابی الحسناء [1] عن علی رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم۔ الحسن بن ابی الحسناء ... ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین قال الحسن بن ابی الحسناء ثقۃ۔ سألت ابی عن الحسن بن ابی الحسناء فقال شیخ محلہ الصدق

الجرح والتعدیل ۳/۹

• قال الحافظ المزیؒ .. الحسن بن ابی الحسناء .. قال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین ثقۃ

تہذیب الکمال ۶/۱۲۷ • نسخۃ ثانیۃ ۲۵۹ و ۱۵۹۸

• قال الحافظ الذہبیؒ ... وثقہ ابن معین وھو بصری ... میزان الاعتدال ۱/۴۸۵

ابوالحسنا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ الحسن بن ابی الحسناء ... میرے والد اس کو اسحٰق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے ذکر کرتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ ہیں اور میں نے اپنے باپ الحسن بن ابی الحسناء کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا یہ شیخ ہے اور سچا ہے۔ الجرح والتعدیل ۳/۹

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ الحسن بن ابی الحسناء۔ اسحٰق بن منصور یحیی بن معین ثقہ نقل کرتے ہیں

تہذیب الکمال ۶/۱۲۷ نسخہ دوم ۲۵۹، ۱۵۹۸

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۴۸۵



• قال الحافظ العسقلانی ؒ وقال العجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ التھذیب ۲/۲۷۱

• وقال الامام السمعانی ؒ ... الحسن بن ابی الحسناء کان ثقة زاھدا عالما صالحا ورعا
الانساب ۱۰/۵۰۹

• قال الحافظ العجلی - الحسن بن ابی الحسناء بصری ثقة۔ تاریخ الثقات ۱۱۳

• طالع التاریخ الکبیر ۲/۲۹۲ رقم ۲۵۱۱ • الکنی للامام مسلم ۴۹

• ثقات ابن حبان ۶/۱۶۱ • التقریب ۶۹ • خلاصة تذھیب الکمال ۷۷

• ثقات ابن شاھین ۹۵ رقم ۲۰۰

• حافظ عسقلانی ؒ فرماتے ہیں کہ عجلی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
التہذیب ۲/۲۷۱

• الامام السمعانی فرماتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ زاہد عالم صالح پرہیز گار ہیں۔
الانساب ۱۰/۵۰۹

• حافظ عجلی فرماتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ ہیں تاریخ الثقات ۱۱۳

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں اس کی توثیق کے لئے مطالعہ کریں۔

ان امر رجلا يصلي بهم عشرين ركعة

• المصنف ۲/۳۹۳ • الجوهر النقي ۲/٤۹٦ • التعليق الحسن ۲۵۵

• ذكر الحافظ البيهقي والحافظ الذهبي. برواية ابي سعد البقال عن ابي الحسناء ان عليا امر رجلا يصلي بالناس خمس ترويحات عشرين ركعة.

السنن الكبرى ۲/٤۹۷

• المهذب في اختصار السنن الكبير ۲/٤٦۲ اقول قد تابعه ابو عبد الرحمن السلمي كما علم مما قال شيخ الاسلام ابن تيمية. عن عبد الرحمن السلمي. ان عليا رضي الله عنه دعا القراء في رمضان فامر رجلا منهم يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي رضي الله عنه يوتر بهم.

منهاج السنة النبوية ٤/۲۱٤ • السنن الكبرى ۲/٤۹٦

تنبيه) اما اعتراض الالباني على هذه الرواية فيجيئ جوابه مفصلا انشاء الله تعالى في التكملة فلا تعجل.

کہ کسی نے ایک آدمی کو امر کیا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں۔ ۳۲

• المصنف ۲/۳۹۳ • الجوہر النقی ۲/۴۹۶ • التعلیق الحسن ۲۵۵

• حافظ بیہقی اور حافظ ذہبی ابو سعد بقال کے واسطے سے ابو الحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس تراویح پڑھائے۔

السنن الکبریٰ ۲/۴۹۷ • المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۲/۴۶۲

• شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ ابو عبد الرحمن السلمی سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا ان میں سے ایک کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائیں اور وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے

منہاج السنۃ النبویۃ ۴/۲۲۴ • السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶

تنبیہ) اس روایت پر البانی کا جو اعتراض ہے اس کا جواب تفصیلی طور پر تکملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گا۔ جلدی نہ کرے۔

والتاسع منها ما قال الامام البیھقی ... وروینا عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی اللہ عنہ

ـلـه قال الحافظ ابن ماکولا ۔ شتیر بن شکل اوّل شین معجمة مضمومة بعدھا تاء مفتوحة معجمة باثنتین من فوقھا ثم یاء معجمة باثنتین من تحتھا واخرھا راء فھو شتیر بن شکل بن حمید العبسی یعد فی الکوفیین یروی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث وھو یروی عن علی رضی اللہ عنہ وحذیفة رضی اللہ عنہ الاکمال ٤/٣٧٨

- قال الحافظ المزیؒ ۔ شتیر بن شکل ۔ قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات تھذیب الکمال ١٢ ص
- قال الحافظ الذھبیؒ ۔ شتیر بن شکل کوفی ثقة ... عن ابن مسعودؓ وعلیؓ الکاشف ٢/ ص
- قال الحافظ ابن ابی حاتم ۔ شتیر بن شکل روی عن علیؓ وعن ابیہ الجرح والتعدیل ٤/٣٨٧
- قال الامام ابن سعد شتیر بن شکل ۔ روی عن علیؓ وعبد اللہ وعن ابیہ وکانت لابیہ صحبة وکان ثقة قلیل الحدیث ۔ الطبقات الکبری ١/١٨١

بیس تراویح کے اثبات کے لئے دلیل نہم ان میں سے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے شتیر بن شکل ـلـه سے روایت کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے تھے ۔

ـلـه حافظ ابن ماکولا فرماتے ہیں ، شتیر بن شکل ضمہ شین اور فتحہ تار پھر یار اور اخیر میں راء کے ساتھ ہے یہ شتیر بن شکل بن حمید العبسی ہے کوفہ والوں میں شمار کیا جاتا ہے اپنے باپ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ..... اور یہ حضرت علی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں الاکمال ٤/٣٧٨

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل ۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ۔ ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے تھذیب الکمال
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفی ثقہ ہیں ابن مسعودؓ اور علیؓ سے روایت کرتے ہیں الکاشف ٢/ ص
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں شتیر بن شکل علی اور عبد اللہ اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور اس کا باپ صحابی تھے اور یہ ثقہ قلیل الحدیث ہیں طبقات کبری ١/١٨١



- وقال الحافظ العسقلانی شتیر بن شکل ثقة من الثالثة تقریب التہذیب ۱۴۳
- وقال الحافظ العسقلانی.... قال النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات...وقال ابن سعد وکان ثقة قلیل الحدیث وقال العجلی ثقة من اصحاب عبداللہ. التہذیب ۴/ ۳۱۱ و ۳۱۲
- قال الحافظ محمد طاہر. شتیر بن شکل من اہل الکوفة ولابیہ شکل صحبة سمع شتیر علی بن ابی طالب فی الصلوٰة وحفصة فی الصوم روی عنہ مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۲۲۰
- قال الامام الخزرجی. شتیر بن شکل. وثقہ النسائی. خلاصة تذہیب الکمال ۱۶۳
- قال الحافظ العجلی شتیر بن شکل. من اصحاب عبد اللہ ثقة
  تاریخ الثقات ۲۱۵ رقم ۶۵۵

- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ شتیر بن شکل طبقہ ثالثہ کے ثقہ ہیں تقریب التہذیب ۱۴۳
- اور حافظ فرماتے ہیں کہ نسائیؒ نے ثقہ کہا ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابن سعد نے ثقہ قلیل الحدیث بتایا ہے۔ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے کہ یہ اصحاب عبداللہؓ سے تھے۔ تہذیب التہذیب ۴/ ۳۱۱ و ۳۱۲
- حافظ محمد طاہرؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفہ کے ہیں اور اس کے باپ شکل صحابی ہیں اور شتیر نے علیؓ سے صلوٰۃ میں اور حفصہؓ سے رمضان میں حدیث سنی ہے اور اس سے امام مسلمؒ نے روایت کی ہے۔
  کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۲۲۰
- امام خزرجیؒ فرماتے ہیں۔ شتیر بن شکل۔ نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ خلاصہ تذہیب الکمال ۱۶۳
- حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں۔ شتیر بن شکل اصحاب عبداللہ کے ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔
  تاریخ الثقات ۲۱۵ رقم ۶۵۵



انہ كان يؤمهم فى شهر رمضان بعشرين ركعة ويوتر بثلاث وفى ذلك قوة له

وقال الحافظ ابن حبان - شتير بن شكل من جلة الكوفيين ممن صحب عليا و
عبد الله مات فى ولاية ابن الزبير - مشاهير علماء الامصار ١٠٤ رقم ٧٧٧
وقال الحافظ ابن حبان شتير بن شكل من اهل الكوفة يروى عن على وابن مسعود
ثقات ابن حبان ٤/٣٧٠

له السنن الكبرى ٢/٤٩٦ • المصنف لابن ابى شيبة ٢/٣٩٢ و ٣٩٣
• المهذب للذهبى ٢/٤٦١
• تحفة الاخيار ١٩٢ للامام عبد الحى • مختصر قيام الليل ٢٠١ للمروزى

وہ ان کو مہینہ رمضان میں بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے اور اس روایت میں قوت ہے ۔ له جیسا کہ سند و بالا تاریخ میں یہ روایت مذکور ہے ۔

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفہ کے بڑے ائمہ میں سے تھے جو علیؓ اور عبد اللہؓ سے ملنے والوں میں تھے ۔ ابن الزبیر کی ولایت میں وفات پاگئے ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۰۴ رقم ۷۷۷
• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ شتیر بن شکل کوفہ کا ہے ۔ علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ثقات ابن حبان ۴/۳۷۰

والعاشر منها ما قال الامام ابوبكر بن شيبة حدثنا ابن نمير له

قال الامام ابن سعد - عبد الله بن نمير - وكان ثقة كثير الحديث صدوقا

الطبقات الكبرى ٦/٣٩٤

• قال الحافظ ابن ابي حاتم . عبد الله بن نمير سألت عنه فقال هو مستقيم الحديث

وقال عثمان بن سعيد قلت ليحيى بن معين ابن ادريس احب اليك في الاعمش او ابن نمير فقال كلاهما ثقتان الجرح والتعديل ٥/١٨٦

• قال الحافظ ابن حبانؒ - عبد الله بن نمير من المتقنين . مشاهير علماء الامصار ١٧٣

• قال الحافظ المزيؒ . عبد الله بن نمير ... عن ابي نعيم سئل سفيان عن ابي خالد الاحمر فقال نعم الرجل عبد الله بن نمير قال عثمان بن سعيد قلت ليحيى بن معين ابن ادريس احب اليك في الاعمش او ابن نمير فقال كلاهما ثقة -

---

والعاشر ان میں سے وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا ہے کہ ہم کو ابن نمیر نے بیان کیا ہے ۔

له امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں - عبد اللہ بن نمیر ثقہ کثیر الحدیث اور صدوق تھے - الطبقات الکبریٰ ٦/٣٩٤

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - عبد اللہ بن نمیر ... میں نے اس کے بارے پوچھا فرمایا کہ مستقیم الحدیث ہیں .
عثمان بن سعید ، یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ ابن ادریس اور ابن نمیر دونوں ثقہ ہیں . الجرح والتعدیل ٥/١٨٦

• حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں - عبد اللہ بن نمیر متقنین سے ہیں - مشاہیر علماء الامصار ١٧٣

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - ابو نعیم سے روایت ہے کہ سفیان نے ابو خالد احمر سے ابن نمیر کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ عبد اللہ بن نمیر اچھا آدمی ہے - عثمان بن سعید نے یحیی بن معین کا قول نقل کیا ہے کہ

تهذيب الكمال ٩ / ٤٧

قال الحافظ الذهبيؒ . عبد الله بن نمير حجة توفی سنة ١٩٩ . الكاشف ٢/١٢٧

قال الحافظ الذهبيؒ . عبد الله بن نمير الحافظ الامام . وثقه يحيی بن معين وغيره وكان من كبار اصحاب الحديث تذكرة الحفاظ ١/٣٢٧

قال الحافظ الذهبيؒ . عبد الله بن نمير . الحافظ الثقة الامام . وكان من اوعية العلم وثقه يحيی بن معين وغيره . سير اعلام النبلاء ٩/٢٤٤ و ٢٤٥

ابن ادریس اور ابن نمیر (اعمش میں) ثقہ ہیں۔

تہذیب الکمال ۹/۴۷

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن نمیر حجت ہے۔ اس کی وفات ۱۹۹ھ میں ہوئی ہے الکاشف ۲/۱۲۷

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن نمیر حافظ امام یحیی بن معین وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے یہ اصحاب الحدیث کے بڑوں میں سے تھے۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۲۷

حافظ ذہبی فرماتے ہیں عبد اللہ بن نمیر حافظ ثقہ امام، اوعیۃ العلم سے تھے۔ یحیی بن معین نے اس کی توثیق کی ہے

سیر اعلام النبلاء ۹/۲۴۴، ۲۴۵



قال الحافظ العسقلانی - عبد الله بن نمیر... قال عثمان الدارمی قلت لیحیی بن معین ابن ادریس احب الیک فی الاعمش او ابن نمیر فقال کلاهما ثقة وقال ابوحاتم کان مستقیم الحدیث قلت ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة صالح الحدیث وقال ابن سعد کان ثقة کثیرالحدیث صدوق . تہذیب التہذیب ۶/۵۷، ۵۸
ط ع التاریخ الکبیر ۵/۲۱۶ • التاریخ الصغیر ۲/۲۸۶ • النجوم الزاہرۃ ۲/۱۶۵
خلاصۃ تذھیب الکمال ۲۱۷ • شذرات الذہب ۱/۳۵۷
تفنینات الحافظ ابن حجر علی ثقات العجلی ۲۸۲ رقم ۹۰۱

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں - عبد اللہ بن نمیر - عثمان دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین ابن ادریس اور ابن نمیر کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ دونوں ثقہ ہیں اور ابوحاتم مستقیم الحدیث کہتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ ابن حبان نے ثقات میں اس کو ذکر کیا ہے اور عجلی ثقہ صالح الحدیث کہتے ہیں اور ابن سعد ثقہ کثیر الحدیث صدوق کہتے ہیں ۔ تہذیب التہذیب ۶ / ۵۷ و ۵۸
مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۵ / ۲۱۶ • تاریخ صغیر ۲/ ۲۸۶ • نجوم زاہرۃ ۲ / ۱۶۵
خلاصۃ تذھیب الکمال ۲۱۷ • شذرات الذھب ۱ / ۳۵۷
تضنینات حافظ ابن حجر بر ثقات العجلی ۲۸۲ رقم ۹۰۱

• قال الحافظ العجلیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان کوفی ثقة ثبت فی الحدیث
تاریخ الثقات ۳۰۹

• قال الحافظ المزیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان - قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ثقة وقال محمد بن عبد اللہ بن عمار ثقة حجة - وقال احمد ابن عبد اللہ العجلی ثقة ثبت فی الحدیث وقال النسائی ثقة طالع تہذیب الکمال ۸۵٤

• قال الحافظ الذہبیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان الحافظ الکبیر وکان من الحفاظ الاثبات وقال احمد بن حنبل ثقة وکذا وثقہ النسائی تذکرة الحفاظ ۱/۱۵۵

• قال الحافظ الذہبیؒ عبد الملک بن ابی سلیمان - روی عبد اللہ بن احمد عن ابیہ انہ ثقة

ابن نمیرؒ عبد الملک ؒ سے روایت کرتے ہیں

• حافظ عجلی فرماتے ہیں - عبد الملک بن ابی سلیمان کوفی ثقہ ثبت فی الحدیث ہے - تاریخ الثقات ۳۰۹

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - عبد الملک بن ابی سلیمان ... عبد اللہ بن احمد بن حنبل باپ سے ثقہ نقل کرتے ہیں - محمد بن عبد اللہ بن عمار کہتے ہیں کہ ثقہ حجت ہیں - احمد بن عبد اللہ عجلی ثقہ ثبت فی الحدیث کہتے ہیں - نسائی ثقہ کہتے ہیں - تہذیب الکمال ۸۵۴

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عبد الملک بن ابی سلیمان حافظ کبیر حفاظ سے تھے - احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور نسائی نے بھی توثیق فرمائی ہے تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۵

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ، عبد الملک بن ابی سلیمان - عبد اللہ بن احمد باپ سے ثقہ نقل کرتے ہیں

وقال العجلی ثقة ثبت وقال ابن عمار ثقة حجة وقال ابونعیم حدثنا سفیان عن عبد الملک ثم قال الفسوی ثقة متقن فقیه

سیر اعلام النبلاء ۶/۱۰۷ الی ۱۱۰

- قال الامام السمعانی عبد الملک بن ابی سلیمان . وثقه احمد بن حنبل ویحیی بن معین قال ابوحاتم بن حبان کان عبد الملک من خیار اهل الکوفة وحفاظهم (ثم قال ابوحاتم) ولیس من الانصاف ترک حدیث شیخ ثبت عدالته باوهام یهم فی روایته ولوسلکنا هذا المسلک یلزمنا ترک حدیث الزهری وابن جریج والثوری والشعبة لانهم اهل حفظ واتقان وکانوا یحدثون من حفظهم

اور عجلی ثقہ ثبت کہتے ہیں اور ابن عمار ثقہ حجت کہتے ہیں اور فسوی ثقہ متقن فقیہ کہتے ہیں

سیر اعلام النبلاء ۶/۱۰۷ تا ۱۱۰

- امام سمعانی ؒ فرماتے ہیں ۔ عبد المالک بن ابی سلیمان ، احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے اس کی توثیق کی ہے اور ابوحاتم بن حبان فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ کے حفاظ سے تھے پھر ابوحاتم فرماتے ہیں کہ یہ انصاف کی بات نہیں کہ جس شیخ کی عدالت ثابت ہو اس کی احادیث وہم کی وجہ سے ترک کی جائیں اگر ہم اس طریقہ پہ چلیں تو پھر یہ لازم ہے کہ زہری ، ابن جریج ، ثوری ، شعبہ کی احادیث چھوڑ دیں کیونکہ یہ اہل حفظ اور اتقان ہیں اور اپنے حافظہ سے احادیث بیان کرتے تھے ۔



ولم يكونوا معصومين حتى لا يهموا فى الروايات بل الاحتياط والاولى فى مثل هذا قبول ما يروى بتثبت من الروايات - طالع التفصيل فى الانساب ۹/۲۷۲، ۲۷۳

• اللباب ۲/۳۳٤

قال الحافظ البغدادی ... عبد الملك بن ابى سليمان .. عن ابن عمار قال عبد الملك ثقة حجة قال العجلى ثقة ثبت فى الحديث طالع تاريخ بغداد ۱۰/۳۹۳ الى ۳۹۸ و ۱٤/٤۲

• ميزان الاعتدال ۲/٦٥٦ • الكاشف ۲/۱۸٤ • التاريخ الكبيره ۳/٤۱٦

• التاريخ الصغير ۲/۸۳ • تهذيب للتهذيب ٦/۳۹٦ الى ۳۹۸

المعرفة والتاريخ ۱/۱۲۸ • مشاهير علماء الامصار ۱٦٦ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ۱/۳۱٦

خلاصة تذهيب الكمال ۲٤٤ • شذرات الذهب ۱/۲۱٦

ثقات ابن حبان ۲/۹۷ و ۹۸ • تاريخ ابن معين ۲/۳۷۱

اور یہ تو معصوم نہیں تھے حتی کہ روایات میں وہم کا شکار بھی نہ ہوتے اور ایسے حالات میں بہتر یہ ہے کہ جو ثقہ راویوں سے روایات ہوں اُن کو قبول کیا جائے۔

مطالعہ کریں تفصیل کے لئے انساب ۹/۲۷۲، ۲۷۳ • اللباب ۲/۳۳۴

حافظ بغدادی فرماتے ہیں۔ عبدالملک بن ابی سلیمان .. ابن عمار عبدالملک کے بارے ثقہ حجت کہتے ہیں اور عجلی ثقہ ثبت فی الحدیث کہتے ہیں۔ مطالعہ کریں تاریخ بغداد ۱۰/۳۹۳ تا ۳۹۸ و ۱۴/۴۲

• میزان اعتدال ۲/۶۵۶ • کاشف ۲/۱۸۴

نوٹ: مندرجہ بالا کتابوں میں اس کی توثیق مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الحافظ ابن حبان ... عن عطاء بن ابی رباح ، کان من سادات التابعین وکان المقدم فی الصالحین مع الفقه والورع مشاهیر علماء الامصار ۸۱ رقم ۵۸۹

- قال الحافظ ابن ابی حاتم ۔ عطاء بن ابی رباح . ذکره ابی عن اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین قال عطاء ثقة . قال سئل ابوزرعة عن عطاء بن ابی رباح فقال موثقة

الجرح والتعدیل ۶/۳۳۰ و ۳۳۱

- قال الحافظ العجلی . عطاء بن ابی رباح تابعی ثقة وکان مفتی اهل مکة فی زمانه

تاریخ الثقات ۳۳۲

- قال الحافظ الذهبی . عطاء بن ابی رباح ۔ الامام شیخ الاسلام مفتی الحرم ابو محمد القرشی .. عن قتادة فیما یظن الرازی قال اذا اجتمع لی اربعة لوالتفت الی غیرهم ولوابال من خالفهم الحسن . ابن المسیب ، ابراهیم ، عطاء هؤلاء ائمة الامصار . طالع سیر اعلام النبلاء

۵/۷۸ الی ۸۸

عبدالملک عطاءؒ سے روایت کرتے ہیں

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح ۔ سادات تابعین سے تھے اور فقہ اور پرہیزگاری میں صالحین میں مقدم تھے ۔

مشاہیر علماء الامصار ۸۱ رقم ۵۸۹

- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ۔ میرے باپ اسحاق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں ۔ ابوزرعہ سے اس کے بارے پوچھا گیا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہیں

الجرح والتعدیل ۶/۳۳۰ اور ۳۳۱

- حافظ عجلی فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ثقہ تابعی ہیں اور اپنے زمانہ میں مکہ کے مفتی تھے "تاریخ الثقات ۳۳۲
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح امام شیخ الاسلام مفتی الحرم تھے ... قتادہ سے روایت ہے کہ جب حسن ، ابن المسیب ، ابراہیم ، عطاء بن ابی رباح جمع ہو جاتے تو ان سے مخالف کی پرواہ نہیں کرتا یہ شہروں کے ائمہ ہیں

سیر اعلام النبلاء ۵/۷۸

- وقال الحافظ الذهبیؒ۔ عطاء بن ابی رباح سید التابعین علماً وعملاً واتقاناً فی زمانہ بمکۃ المیزان ۳/۷۰
- وقال الحافظ المزیؒ۔ عطاء بن ابی رباح ۔ وکان ثقۃ فقیھا عالما کثیر الحدیث وقال عطاء ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طالع تھذیب الکمال ۹۳۳ و ۹۳٤
- قال الامام تقی الدین الفاسیؒ ... عطاء بن ابی رباح ۔ احد الاعلام قال ابوحنیفۃ ما رأیت فیمن لقیت افضل من عطاء بن ابی رباح وکان ثقۃ کثیر الحدیث ومناقب عطاء کثیرۃ العقد الثمین ٦/٨٤ الی ۹۳

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح علم اور عمل اور زمانہ کے متقن اور سید التابعین مکہ میں ہیں میزان ۳/۷۰
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث تھے اور عطاء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسو صحابہؓ کو میں نے پایا ہے "تہذیب الکمال ۹۳۳، ۹۳٤
- امام تقی الدین فاسیؒ کہتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ۔ احد الاعلام تھے ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جن سے میں ملا ہوں تو میں نے عطاء بن ابی رباح سے زیادہ بہتر نہیں پایا ہے ۔ اور یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے ۔ العقد الثمین ٦/٨٤ تا ۹۳



قال الحافظ ابن کثیرؒ عطاء بن ابی رباح احد کبار التابعین الثقات الرفعاء ویقال انہ ادرک مائتی صحابی ۔ قال ابن سعد کان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث ۔ وقال قتادۃ کان سعید بن المسیب والحسن وابراہیم وعطاء ہؤلاء ائمۃ الامصار البدایۃ والنہایۃ ۹/۳۰۶

قال الامام محمد بن محمد الجزریؒ ۔ عطاء بن ابی رباح احد الاعلام ۔ غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ۱/۵۱۳

قال الحافظ العسقلانیؒ عطاء بن ابی رباح وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث ۔ ذکرہ ابن حبان فی الثقات وکان من سادات التابعین ۔

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ثقہ اور بلند پایہ کبار ہیں سے تھے اور کہا جاتا ہے کہ اس نے دو سو صحابہؓ پائے ہیں ابن سعد ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث کہتے ہیں اور قتادہ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب اور حسن اور ابراہیم اور عطاء شہروں کے ائمہ ہیں ۔ البدایۃ والنہایۃ ۹/۳۰۶

حافظ محمد بن محمد الجزری فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح احد الاعلام ہیں غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ۱/۵۱۳

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث تھے ۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ تابعین کے سادات میں سے ہیں (پھر حافظ عسقلانیؒ نے

قال ادركت الناس وهم يصلون ثلاثة وعشرين ركعة بالوتر طه

(ثم قال الحافظ بعد دفع الاعتراض) بل هو ثبت حجة امام كبير الشان التهذيب ۷/۱۹۹ الی ۲۰۳ طالع المعرفة والتاريخ ۱/۷۰۱ • وفيات الاعيان ۳/۲٦۱ • التاريخ الكبير ۳/۲٦ • التاريخ الصغير ۱/۲۷۷ • المعارف لابن قتيبة ۱۹٦ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ۱/۳۸۵ • النجوم الزاهرة ۱/۲۷۳ • حلية الاولياء ۳/۳۱۰ الی ۳۲٦ • مفتاح السعادة ۲/۱۷ و ٦۵ • خلاصة تذهيب الكمال ۲٦٦ • التقريب ۲۳۹ • شذرات الذهب ۱/۱٤۷ • طبقات ابی اسحاق الشيرازی ۵۷

له المصنف ۲/۳٦۳ • قال النيموی اسناده حسن ۲۵۳ آثار السنن

عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے آدمیوں کو پایا کہ وہ وتر کے ساتھ ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے له

اعتراض کا جواب کرکے فرمایا ہے) بلکہ یہ ثبت حجت امام کبیر الشان تھے۔
التہذیب ۷/۱۹۹ تا ۲۰۳
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں توثیق دیکھ لیں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں
اور عطاء کا قول مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳ میں ہے اور نیموی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد حسن ہے آثار السنن ۲۵۳



والحادی عشر منها ما قال الحافظ ابن ابی شیبة حدثنا الفضل بن دکین رحمه

- قال الحافظ ابن حبان رحمہ ۔ ابونعیم الفضل بن دکین ۔ کان حافظا متقنا ثبتا ۔
مشاہیر علماء الامصار ۱۷٤
- قال الحافظ ابن ابی حاتم رحمہ سألت ابی عن ابی نعیم الفضل بن دکین فقال ثقة (وقال ابوحاتم) کان حافظا متقنا ۔ (وقال ابن ابی حاتم) سئل ابی عن ابی نعیم وقبیصة فقال ابو نعیم اتقن الرجلین
الجرح والتعدیل ۷/٦۱ و ٦۲
قال ابو العباس ۔ سألت یحیی وسئل عن اصحاب سفیان من ہم فقال المشہورون وکیع، یحیی، عبد الرحمن، ابن المبارک وابونعیم ۔ ہؤلاء ثقات ۔ معرفة الرجال ۱۰۹ رقم ٥۰٤ للحافظ الناقد یحیی بن معین ۔

اثبوت گیارھویں دلیل رہے جو حافظ ابن ابی شیبہ رحمہ نے فرمایا ہے کہ ہم کو فضل بن دکین نے بیان کیا ہے

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں ابونعیم فضل بن دکین حافظ متقن ثبت تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۷۴
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں میں نے باپ سے اس کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ فضل بن دکین ثقہ ہیں ابوحاتم فرماتے ہیں کہ حافظ متقن تھے، حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے ابونعیم اور قبیصہ کے بارے پوچھا گیا فرمایا کہ یہ دونوں میں اتقن ہیں۔
الجرح والتعدیل ۷/٦۱ و ٦۲
ابوالعباس فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ ابن معین سے پوچھا اور اس سے سفیان کے اصحاب کے بارے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں فرمایا۔ وکیع، یحییٰ، عبدالرحمٰن، ابن المبارک، ابونعیم یہ تمام ثقات ہیں ۔ معرفۃ الرجال ۱۰۹ رقم ٥۰٤

قال الحافظ المزی۔ الفضل بن دکین۔ قال یعقوب بن شیبۃ ابونعیم ثقۃ ثبت صدوق قال ابوعبداللہ یحیی وعبدالرحمٰن وابونعیم الحجۃ الثبت کان ابونعیم ثبتاً وقال محمد بن عبداللہ بن عمار ابونعیم متقن حافظ اذا روی عن الثقات لحدیثہ حجۃ وقال العجلی ابونعیم کوفی ثقۃ ثبت فی الحدیث وقال الآجری ثلث لابی داود کان ابونعیم حافظا قال جداً قال یعقوب بن سفیان اجمع اصحابنا ان ابانعیم کان غایۃ فی الاتقان طالع تهذیب الکمال ۱۰۹۶ الی ۱۰۹۸

قال الحافظ الذہبیؒ۔ ابونعیم الفضل بن دکین۔ الحافظ الکبیر شیخ الاسلام وقال یعقوب بن شیبۃ سمعت احمد یقول ابونعیم اثبت من وکیع قال یعقوب الفسوی اجمع اصحابنا ان ابانعیم کان غایۃ فی الاتقان۔ وقال ابوحاتم کان حافظا متقنا لم ار من المحدثین من یحفظ ویاتی بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیرہ سوی قبیصۃ وابی نعیم فی حدیث الثوری۔ طالع سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۴۲ الی ۱۵۷

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ فضل بن دکین، یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ابونعیم ثقہ ثبت صدوق ہیں ابوعبداللہ فرماتے ہیں یحیی، عبدالرحمن، ابونعیم، حجت ثبت ہیں ابونعیم ثبت ہیں، محمد بن عبداللہ بن عمار فرماتے ہیں ابونعیم متقن حافظ ہیں جبکہ ثقہ راوی سے روایت کریں تو اس کی حدیث حجت ہے، عجلی کہتے ہیں ابونعیم کوفی ثقہ ثبت فی الحدیث ہیں۔ آجری نے ابوداود کا قول نقل کیا ہے کہ ابونعیم حافظ جدا ہے۔ یعقوب بن سفیان کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ ابونعیم اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۰۹۶ تا ۱۰۹۸

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابونعیم فضل بن دکین حافظ کبیر شیخ الاسلام ہیں یعقوب بن شیبہ احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابونعیم وکیع سے اثبت ہیں یعقوب فسوی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے کہ ابونعیم اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے ابوحاتم حافظ متقن فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ایسے محدثین نہیں دیکھے ہیں جو حدیث کو ایک لفظ سے ذکر کرتے ہیں جس میں تغیر نہیں کرتے ہیں سوی قبیصہ اور ابونعیم ثوری کی حدیث میں۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۴۲، تا ۱۵۷

• قال الامام ابن سعد، ابو نعيم الفضل بن دكين - كان ثقة ماموناكثير الحديث حجة الطبقات الكبرى ٦/٤٠٠

• قال الامام السمعانی ، ابو نعیم الفضل بن دكين . كان ثقة و اماما الانساب ١٢/٥١١

• قال الحافظ العجلی - الفضل بن دكين - ثقة ثبت فی الحديث تاريخ الثقات ٣٨٣ رقم ١٣٥١

• طالع توثيقه فی الكتب التالية

• تذكرة الحفاظ ١/٣٧٢ • الميزان ٣/٣٥٠ • الكاشف ٢/٣٢٨ • التاريخ الكبير ٧/١١٨

• التاريخ الصغير ٢/٣٤٠ • الكامل لابن الاثير ٥/٢٢٣ • تاريخ بغداد ١٢/٣٤٦ الی ٣٥٧ • الفهرست للنديم ٣٨٣ الفن السادس من المقالة السادسة

• تهذيب التهذيب ٨/٢٧٠

• التقريب ٢٧٥ • شذرات الذهب ٢/٤٦ • خلاصة تذهيب الكمال ٣٠٨

• اللباب لابن الاثير ٣/٢٧٧ • الجمع بين رجال الصحيحين ٢/٤١٢

• تاريخ ابن معين ٢/٤٧٣

• امام ابن سعد فرماتے ہیں ، ابونعیم فضل بن دکین ۔ ثقہ مامون کثیر الحدیث حجت ہیں طبقات کبریٰ ٦/٤٠٠

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں ۔ ابونعیم فضل بن دکین ثقہ امام ہیں انساب ١٢/٥١١

• امام عجلی فرماتے ہیں ۔ فضل بن دکین ثقہ ثبت فی الحدیث ہیں تاریخ الثقات ٣٨٣ رقم ١٣٥١

الوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں فضل بن دکین کی توثیق مطالعہ کریں

دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

عن سعید بن عبید [1]

قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ سعید بن عبید۔ قال ابو طالب سألت عن احمد بن حنبل عن سعید بن عبید فقال ثقة۔ ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین انہ قال ثقہ

الجرح والتعدیل ٤/٤٦

• قال الحافظ المزیؒ۔ سعید بن عبید۔ قال ابو طالب عن احمد بن حنبل واسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین والنسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات

1

فضل بن دکین، سعید بن عبید سے روایت کرتے ہیں۔

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ سعید بن عبید، ابو طالب احمد بن حنبل سے ثقہ نقل کرتے ہیں، ابو حاتم بواسطہ اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں الجرح والتعدیل ۴/۴۶

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ سعید ابن عبید۔ ابو طالب احمد بن حنبل سے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ابن ماجہ

روى له الجماعة سوى ابن ماجة تهذيب الكمال ٤٩٨

• قال الحافظ ابو الفضل - سعيد بن عبيد ... روى عنه الفضل بن موسى وابو نعيم عند البخاري ووكيع وعبد الله بن نمير ومروان الفزاري عند مسلم كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١/١٧٣

قال الذهبي سعيد بن عبيد ثقة الكاشف ١/٢٩١

قال الحافظ العسقلاني سعيد بن عبيد قال احمد وابن معين ثقة وقال ابو حاتم يكتب حديثه وقال الآجري عن ابي داود كان شعبة يتمنى لقاءه وذكره ابن حبان في الثقات ووثقه العجلي ويعقوب بن سفيان وابن نمير وغيرهم - تهذيب التهذيب ٦/٦٢ • التقريب ١٢٤

• ثقات العجلي ١٨٧ رقم ٥٥٧ • ثقات ابن حبان ٦/٣٦٦

• خلاصة تذهيب الكمال ١٤١

الكامل لابن الاثير ٣/١١٥ • ثقات ابن شاهين رقم ٤١٢

صحاح ستہ سوا باقی ائمہ حدیث نے اس کی روایت نقل کی ہے تہذیب الکمال ٤٩٨

• حافظ ابو الفضل . سعید بن عبید . بخاری کے نزدیک اس سے فضل بن موسیٰ اور ابو نعیم نے روایت کی ہے اور مسلم کے نزدیک وکیع ، عبداللہ بن نمیر اور مروان فزاری نے روایت کی ہے

کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ١/١٧٣

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ سعید بن عبید ثقہ ہیں الکاشف ١/٢٩١

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں سعید بن عبید . احمد اور ابن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں اور ابو حاتم یکتب حدیثہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور عجلی اور یعقوب بن سفیان اور ابن نمیر وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے .

التہذیب ٦/٦٢ • التقریب ١٢٤

الوحی) مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں -

ان علی بن ربیعہ [1]

[1] قال الحافظ ابن حبان ۔ علی بن ربیعۃ ۔ من جلۃ الکوفیین وقدماء مشایخہم
مشاہیر علماء الامصار ۱۰۴

- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ۔ علی بن ربیعۃ ۔ ذکرہ ابی عن اسحق بن منصور عن یحیی بن معین قال علی بن ربیعۃ ثقۃ ۔ سألت ابی عن علی ابن ربیعۃ فقال ھو صالح الحدیث ۔ الجرح والتعدیل ۶/۱۸۵
- قال الحافظ العجلیؒ ۔ علی بن ربیعۃ کوفی تابعی ثقۃ تاریخ الثقات ۳۴۶ رقم
قال الحافظ المزیؒ ۔ علی بن ربیعۃ ۔ قال اسحق بن منصور عن یحیی بن معین ثقۃ وکذا قال النسائی وقال ابو حاتم صالح الحدیث تھذیب الکمال ۶۰۷
قال الحافظ الذھبیؒ ۔ علی بن ربیعۃ ۔ وثقہ یحیی بن معین ۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۴۸۹

---

[1] حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں علی بن ربیعہ کوفہ کے بڑے اور قدیم مشائخ سے تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۰۴
- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ ۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں ۔ ابو حاتم صالح الحدیث کہتے ہیں
الجرح والتعدیل ۶/۱۸۵
- حافظ عجلیؒ کہتے ہیں علی بن ربیعہ کوفی تابعی ثقہ ہیں تاریخ الثقات ۳۴۶ رقم ۱۱۸۵

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ ۔ یحیی بن معین ثقہ کہتے ہیں اور اسی طرح نسائی ثقہ کہتے ہیں
تہذیب الکمال ۶۰۷
حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ اس کی توثیق یحیی بن معین نے کی ہے سیر اعلام النبلاء ۴/۴۸۹

کان یصلی بهم فی رمضان خمس ترویحات و یوتر بثلاث ؁

- قال الامام ابن سعد - علی بن ربیعة - وکان ثقة معروفا الطبقات الکبری ۶/۲۳۶
- قال الحافظ العسقلانی علی بن ربیعة - قال ابن المغیرة والنسائی ثقة وقال ابو حاتم صالح الحدیث قال ابن سعد کان ثقة معروفا وقال العجلی کوفی تابعی ثقة وثقه ابن نمیر وغیره التهذیب ۷/۳۲۰، ۳۲۱

طالع التاریخ الکبیر ۶/۲۷۳ • الکاشف ۲/۲۴۸ • الانساب ۱۳/۲۷۵
خلاصة تذهیب الکمال ۲۷۴ • اللباب لابن الاثیر ۳/۳۵۰ • ثقات ابن حبان ۵/۱۶۰

علی بن ربیعہؓ ان کو رمضان میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

المصنف ۲/۳۹۳ قال النیموی اخرجه ابوبکر بن ابی شیبة واسناده صحیح آثار السنن ۲۵۴

- ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ علی بن ربیعہ ثقہ معروف ہیں طبقات کبریٰ ۶/۲۲۶
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ علی بن ربیعہ ابن المغیرہ اور نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم صالح الحدیث اور ابن سعد ثقہ معروف اور عجلی کوفی تابعی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن نمیر وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے

التہذیب ۷/۳۲۰ و ۳۲۱

اخوط) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

والثاني عشر منها ما قال الحافظ ابن حجرؒ روى محمد بن نصر له

له قال الحافظ ابن جوزيؒ۔ محمد بن نصر ابو عبد الله المروزي الفقيه كان من اعلم الناس باختلاف الصحابةؓ ومن بعدهم في الاحكام۔ المنتظم ٦/٦٣ الى ٦٦

• قال الحافظ الذهبيؒ۔ محمد بن نصر بن الحجاج المروزي الامام شيخ الاسلام ابو عبد الله الحافظ مولده ببغداد في سنة اثنتين ومائتين برع في علوم الاسلام وكان اماما مجتهدا علامة من اعلم زمانه باختلاف الصحابة والتابعين قل ان ترى العيون مثله ... قلت يقال انه كان اعلم الائمة باختلاف العلماء على الاطلاق ... قال ابو محمد بن حزمؒ في بعض تواليفه

ان میں سے بارہویں دلیل بیس تراویح کیلئے وہ ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے۔ کہ محمد بن نصرؒ لہ نے روایت کی ہے۔

له حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں محمد بن نصر ابو عبد اللہ المروزی الفقیہ صحابہ کرامؓ سے اختلاف اور ان کے بعد احکام کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے المنتظم ٦/٦٣ تا ٦٦

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن نصر مروزی امام شیخ الاسلام ابو عبد اللہ الحافظ تھے اور ۲۰۲ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے ہیں علوم اسلامیہ میں بلند اور امام مجتہد علامہ اور صحابہ اور تابعین کے اختلاف کو اپنے زمانہ کے لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے، اس جیسے آدمی کو کم تر آنکھوں نے دیکھا ہوگا، ابن حزمؒ نے بعض تالیفات میں کہا

اعلم الناس من کان اجمعهم للسنن واضبطهم لها واذکرهم لمعانیها وادراهم بصحتها وبما اجمع الناس علیه مما اختلفوا فیه - قال وما نعلم هذه الصفة بعد الصحابة اتم منها فی محمد بن نصر المروزی فلو قال قائل لیس لرسول الله صلی الله علیه وسلم حدیث ولا لاصحابه الا وهو عند محمد بن نصر لما ابعد من الصدق -

سیر اعلام النبلاء ۱٤/۳۳ الی ٤٠

قال الحافظ العسقلانی رحمه الله - محمد بن نصر المروزی - قال ابن حبان فی الثقات کان احد الائمة فی الدنیا ممن جمع وصنف وکان من اعلم زمانه بالاختلاف -

تهذیب التهذیب ۹/٤۸۹ و ٤۹٠

لوگوں میں زیادہ عالم وہ ہیں جو سنن کا جامع اور حافظ اور معانی اور صحیح کو جاننے والا ہو فرماتے ہیں کہ میں صحابہ کے بعد اس صفت کو نہیں جانتا جو محمد بن نصر مروزی سے زیادہ اس میں موجود ہو اور اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہؓ کی کوئی حدیث نہیں جو محمد بن نصر کے پاس نہ ہو تو صدق سے زیادہ دور نہیں

سیر اعلام النبلاء ۱۴/۳۳ تا ۴٠

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں محمد بن نصر مروزی ... ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے کہ دنیا میں جس نے جمع اور تصنیف کیا ہے ان ائمہ میں سے یہ ایک امام ہیں اور اختلاف کو اپنے زمانہ میں زیادہ جاننے والے تھے -

التہذیب ۹/۴۸۹ و ۴۹٠

Scanned by PDFer

من طريق عطاء[1] قال ادركتهم في رمضان يصلون عشرين ركعة وثلاث ركعات الوتر[2]

- قال الحافظ ابن كثيرؒ محمد بن نصر المروزي كان من اعلم الناس باختلاف الصحابة و التابعين فمن بعدهم من ائمة الاسلام وكان عالما بالاحكام وكان امام عصره في حفظ الحديث ومعرفة الرجال وكان ثقة متقنا شديد الورع

البداية والنهاية ۱۱/۱۰۲ و ۱۰۳

- طالع الكتب التالية لتوثيقه۔
- تذكرة الحفاظ ۲/۶۵۰ إلى ۶۵۳ • دول الاسلام ۱/۱۷۸ • التقريب ۳۲۱
- طبقات السبكي ۲/۲۴۶ الى ۲۵۵ • النجوم الزاهرة ۳/۱۶۱ • تاريخ بغداد ۳/۳۱۵ إلى ۳۱۸ • تهذيب الاسماء واللغات ۱/۹۲ • الرسالة المستطرفة ۴۶

---

[1] فتح الباري ۴/۳۰۴ ونسخة ثانية ۴/۲۵۳

عطاء کے طریقہ سے [1] وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو رمضان میں پایا ہے کہ وہ بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے [2] جیساکہ فتح الباری ۴/۳۰۴ اور دوم نسخہ ۴/۲۵۳ میں ہے

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

محمد بن نصر مروزی صحابہؓ، تابعین اور مابعد کے اختلاف کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے اور احکام کو جاننے والے تھے اور حفظ الحدیث اور معرفۃ الرجال میں اپنے زمانہ کے امام تھے اور بہت ثقہ متقن زیادہ پرہیزگار تھے۔

البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۰۲ و ۱۰۳

مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں



اما عطاء نقل مر ذکرہ فی الدلیل العاشرہ قال الحافظ المروزی. قال عطاء ادرکتہم
یصلون فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر ثلاث رکعات مختصر قیام اللیل ۲۰۰

قال الحافظ ابن ابی شیبۃ عن ابی اسحق
عن الحرث انہ کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث ویقنت
قبل الرکوع المصنف ۲/۳۹۳

(نوٹ) عطاء کا ذکر دلیل دہم میں گذر چکا ہے اور حافظ مروزی فرماتے ہیں کہ عطاء فرماتے ہیں کہ
میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ رمضان میں بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔
مختصر قیام اللیل ۲۰۰

اور حافظ ابن ابی شیبہ نے بھی حارث سے روایت نقل کی ہے کہ ماہِ رمضان میں وہ بیس رکعات تراویح
اور تین وتر پڑھا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔
المصنف ۲/۳۹۳

والثالث عشر منها ما روی الامام البیهقی - انبأ ابو زکریا بن ابی اسحٰق لہ

لہ قال الحافظ الذهبیؒ - المزکی الشیخ الامام الصدوق القدوة الصالح ابو زکریا یحیی المحدث المزکی املی مدة علی ورع واتقان - وکان شیخا ثقة نبیلا خیرا زاهدا ورعا متقنا -

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۹۵ الی ۲۹۶

• او قال الحافظ الذهبیؒ - المزکی ابو زکریا کان صالحا زاهدا صاحب حدیث کابیه ابی اسحٰق - العبر ۲/۲۱۸

• طالع تذکرة الحفاظ ۳/۱۰۵۸ • شذرات الذهب ۳/۲۰۲

• طبقات الاسنوی ۲/۳۹۶، ۳۹۷

تیرھویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے کہ ہم کو ابوزکریا بن ابی اسحاقؒ نے خبر دی

لہ حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں، المزکی الشیخ الامام الصدوق القدوة الصالح ابوزکریا یحیی المحدث المزکی نے پرہیزگاری اور اتقان کے ساتھ کافی زمانہ املاء کیا ہے اور یہ شیخ ثقہ نبیل خیر زاہد پرہیزگار اور متقن تھے -

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۹۵ تا ۲۹۶

• حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں المزکی ابوزکریا نیک زاھد صاحب حدیث باپ جیسے تھے -

العبر ۲/۲۱۸

• مطالعہ کریں تذکرة الحفاظ ۳/۱۰۵۸ • شذرات الذھب ۳/۲۰۲

• طبقات الاسنوی ۲/۳۹۶، ۳۹۷

انا ابو عبد الله محمد بن یعقوب [1]

---

[1] قال الحافظ الذهبي ابن الاخرم الامام الحافظ المتقن الحجة ابو عبد الله محمد ابن يعقوب بن يوسف قال الحاكم كان صدر اهل الحديث ببلدنا بعد ابن الشرقي يحفظ ويفهم -

طالع سير اعلام النبلاء ١٥/٤٦٦ الى ٤٧٠

• وقال الحافظ الذهبي - ابن الاخرم الحافظ الكبير ابو عبد الله محمد بن يعقوب بن يوسف وكان من ائمة هذا الشان .

طالع تذكرة الحفاظ ٣/٨٦٤

• وقال الحافظ الذهبي . ابو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ محدث نيسابور صنف المسند الكبير ومع براعته في الحديث والعلل والرجال لم يرحل من نيسابور العبر ٢/٦٨

• طالع النجوم الزاهرة ٣/٣١٣ • شذرات الذهب ٢/٣٦٨ • مرآة الجنان ٢/٣٣٦

• طبقات الحفاظ ٣٥٤

وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب [1] نے خبر دی ہے

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابن الاخرم الامام الحافظ المتقن الحجۃ ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف تھے . حاکم فرماتے ہیں کہ ابن شرقی کے بعد ہمارے شہر میں صدر اہل حدیث تھے سمجھتے تھے اور حفظ کرتے تھے

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۶۶ تا ۴۷۰

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابن الاخرم الحافظ الکبیر ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف تھے اور یہ بڑے ائمہ میں سے تھے۔

مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۶۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ نیسابور کے محدث تھے . اور مسند کبیر تصنیف کی ہے اس کے باوجود کہ حدیث اور علل اور رجال میں بلند پایہ رکھتے تھے نیسابور سے رحلت نہیں فرمائی العبر ۲/۶۸

• مطالعہ کریں النجوم الزاہرۃ ۳/۳۱۳ • شذرات الذہب ۲/۳۶۸

• مرآۃ الجنان ۲/۳۳۶ • طبقات الحفاظ ۳۵۴

ثنا محمد بن عبد الوہاب [1]

---

[1] قال الحافظ المزیؒ .. محمد بن عبد الوهاب بن حبيب قال النسائی ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات وقال الحاکم ابو عبد الله ... محمد بن عبد الوهاب .. الفقيه المحدث المعروف بالفراء ... وکان من اعقل مشائخنا .. طالع التفصيل فی تهذيب الكمال ۲۳۶

- قال الحافظ الذهبیؒ ابو احمد الفراء الامام العلامة الحافظ الاديب ابو احمد محمد ابن عبد الوهاب کان وجه مشائخنا بنيسابور عقلا وعلما وجلالة وحشمة. قال الحاکم کان يفتی فی الفقه والحديث والعربية ويرجع اليه فيها. قال علی بن الحسن. ابو احمد عندی ثقة مامون.

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۲/۶۰۶ إلى ۶۰۸

- قال الحافظ العسقلانیؒ. محمد بن عبد الوهاب قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات. قال مسلم بن الحجاج. محمد بن عبد الوهاب ثقة صدوق

طالع التهذيب ۹/۳۱۹

- طالع تذكرة الحفاظ ۲/۷۹۹ ● الجرح والتعديل ۸/۱۳ ● خلاصة تذهيب الكمال ۳۴۹
- شذرات الذهب ۲/۱۶۳ ، العبر ۱/۳۹۳ ، البداية والنهاية ۱۱/۵۱ ، الوافی بالوفيات ۴/۷۴

محمد بن یعقوب فرماتے ہیں کہ ہم کو محمد بن عبد الوہاب نے بیان کیا ہے۔

---

[1] حافظ مزیؒ فرماتے ہیں محمد بن عبد الوہاب، نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور حاکم ابو عبد اللہ کہتے ہیں محمد بن عبد الوہاب فقیہ محدث فراء کے ساتھ معروف تھے اور ہمارے مشائخ میں زیادہ سمجھدار تھے مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۲۳۶

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ ابو احمد فراء امام علامہ حافظ ادیب ابو احمد محمد بن عبد الوہاب تھے اور ہمارے نیسابور کے شیوخ میں عقل اور علم اور جلالت میں مشہور تھے اور حاکم کہتے ہیں کہ فقہ حدیث عربیت میں فتوی دیتے تھے اور ان میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور علی بن حسن فرماتے ہیں کہ ابو احمد میرے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں

سیر اعلام النبلاء ۱۲/۶۰۶ تا ۶۰۸ مطالعہ کریں

- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور مسلم بن حجاج فرماتے ہیں، محمد بن عبد الوہاب ثقہ صدوق ہیں تہذیب ۹/۳۱۹ مطالعہ کریں

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔

انبا جعفر بن عون [1]

قال الامام ابن سعدؒ . جعفر بن عون .. كان ثقة كثير الحديث ... الطبقات الكبرىٰ ٦/٣٩٦

قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ... جعفر بن عون .. قال عثمان بن سعيد الدارمی سألت يحيى بن معين عن جعفر بن عون فقال ثقة - الجرح والتعديل ٢/٤٨٥

قال الحافظ المزیؒ . جعفر بن عون قال عثمان بن سعيد عن يحيى بن معين ثقة وقال ابو حاتم صدوق - تهذيب الكمال ١٩٩ نسخة ثانية ٥/٧٠ الى ٧٣

قال الحافظ الذهبیؒ - جعفر بن عون ثقة توفى سنة ٢٠٦ - الكاشف ١/١٣٠

قال الحافظ العسقلانیؒ جعفر بن عون . قال ابن معين ثقة قال ابو حاتم صدوق و قال البخاری مات سنة (٢٠٦) وقال ابو داود بسنة (٧) قلت ذكره ابن حبان فی الثقات وقال ابن قانع فی الوفيات كان ثقة . طالع التهذيب ٢/١٠١ ،

طالع الكتب التالية

• سير اعلام النبلاء ٩/٤٣٩ الى ٤٤١ • دول الاسلام ١/١٢٨ • التاريخ الكبير ٢/١٥٧
• تاريخ الصغير ٢/٣١٠ • مشاهير علماء الامصار ١٧٤ لابن حبان
• تاريخ خليفة بن خياط ٣٧٢ • علل الحديث لابن المدينی ٨٦ • المعرفة والتاريخ ١/١٩٦
• خلاصة تذهيب الكمال ٦٣ • التقريب ٥٦ • الكامل لابن الاثير ٥/٢٠٥
• شذرات الذهب ٢/١٧ • طبقات خليفة ١٣١١ • العبر ١/٢٨٦ • البداية والنهاية ١٠/٢٦١

---

[1] محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ ہم کو جعفر بن عون نے خبر دی ہے

امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ جعفر بن عون ثقہ کثیر الحدیث ہیں طبقات کبریٰ ٦/٣٩٦
حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عثمان بن سعید یحیی بن معین جعفر بن عون کے بارے ثقہ نقل کرتے ہیں الجرح والتعدیل ٢/٤٨٥
حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ عثمان بن سعید یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم صدوق کہتے ہیں تہذیب الکمال ١٩٩ نسخہ دوم ٥/٧٠ تا ٧٣
حافظ ذہبی فرماتے ہیں جعفر بن عون ثقہ ہیں ٢٠٦ھ میں وفات پاگئے ہیں الکاشف ١/١٣٠
حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ جعفر بن عون ۔ ابن معین ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم صدوق ، اور بخاری کہتے ہیں سن وفات ٢٠٦ اور ابو داؤد سن ٢٠٧ بتلاتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ، اور ابن قانع وفیات میں فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں مطالعہ کریں تہذیب ٢/١٠١
اور مندرجہ بالا کتابیں بھی دیکھیں ۔

انبأ ابو الخصیب [1]

---

[1] قال الحافظ المزیؒ ابو الخصیب القیسی اسمہ زیاد بن عبد الرحمٰن روی عن ابن عمر، روی عنہ عقیل بن طلحۃ ۔ تھذیب الکمال ۱۶۱۲

• وقال الحافظ المزیؒ . زیاد بن عبد الرحمٰن . روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا وقد وقع لنا عالیا من روایتہ ۔ تھذیب الکمال ۴۴۲

• قال الامام السمعانیؒ القیسی بفتح القاف وسکون الیاء وکسر السین ھٰذہ النسبۃ الی جماعۃ اسمھم قیس والمشھور بھا ابو الخصیب زیاد بن عبد الرحمٰن القیسی قال ابو حاتم ابن حبان وھو من ... قیس بن ثعلبۃ ... عدادہ فی اھل البصرۃ الانساب ۱۰/۵۳۸

جعفر بن عون کہتے ہیں کہ ہم کو ابوالخصیب نے خبر دی ہے۔

---

[1] حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ ابوالخصیب القیسی نام اس کا زیاد بن عبدالرحمٰن ہے اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے عقیل بن طلحہ ۔ تہذیب الکمال ۱۶۰۲

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ زیاد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے ابوداؤد نے اس کی ایک روایت ذکر کی ہے اور اس کی اعلیٰ روایات ہمارے پاس ہیں تہذیب الکمال ۴۴۳

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں۔ القیسی، فتح قاف اور سکون یا اور کسرہ سین کے ساتھ ہے، یہ نسبت ایک جماعت (محدثین) کی طرف ہے جن کا نام قیس ہے اور مشہور اس کے ساتھ ابوالخصیب زیاد بن عبدالرحمٰن القیسی ہے۔ الانساب ۱۰/۵۳۸

- قال الحافظ الذہبی زیاد بن عبد الرحمن وثق الکاشف ۱/۲۶۱
- قال الحافظ العسقلانی ... ذکرہ ابن حبان فی الثقات .. التہذیب ۳/۳۷۹
- قال الحافظ العسقلانی ... ابو الخصیب اسمہ زیاد بن عبد الرحمن وثقہ ابن حبان لسان المیزان ۷/۳۶۲
- طابع التقریب ۱۱۰ • التہذیب ۱۲/۸۵ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۲۵

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں
زیاد بن عبد الرحمن کی توثیق کی گئی ہے الکاشف ۱/۲۶۱
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے
التہذیب ۳/۳۷۹
- اور لسان المیزان ۷/۳۶۲ اور تقریب ۱۰۰ • تہذیب ۱۲/۸۵
• خلاصہ تذہیب الکمال ۱۲۵ مطالعہ کریں

قال يؤمنا سويد بن غفلة [1]

---

[1] قال الامام ابن سعدؒ - سويد بن غفلة كان ثقة .... الطبقات الكبرى ٦/٦٨ الى ٧٥

- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ - سوید بن غفلة ذكره ابی عن اسحٰق بن منصور عن يحيى ابن معين انه قال سويد بن غفلة ثقة ... الجرح والتعديل ٢/٢٣٤
- قال الحافظ المزيؒ - سويد بن غفلة ... قال اسحٰق بن منصور عن يحيى بن معين واحمد بن عبد الله العجلى ثقة - تهذيب الكمال ٥٦١
- قال الحافظ الذهبيؒ - سويد بن غفلة الامام القدوة وقيل له صحبة ولم يصح بل اسلم في حياة النبي صلى الله عليه وسلم وسمع كتابه اليهم وشهد اليرموك وحدث عن ابی بکر الصديق وعمر وعثمان وعلی وابی بن كعب وابی ذر وابن مسعود وطائفة رضى الله عنهم - عن ميسرة عن سويد بن غفلة

ابو الخصيب فرماتے ہیں کہ ہم کو سوید بن غفلہ [1] رمضان میں امامت کرتے تھے ۔

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں ۔ سوید بن غفلہ ثقہ ہیں ۔ طبقات کبریٰ ٦/٦٨ تا ٧٥

- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں ، سوید بن غفلہ ۔ ابو حاتم بواسطہ اسحٰق بن منصور یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ٢/٢٣٤
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔ سوید بن غفلہ ۔۔۔ یحییٰ بن معین ۔ اور احمد بن عبد اللہ العجلی ثقہ کہتے ہیں ۔ تہذیب الکمال ٥٦١
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ امام قدوہ ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسلمان ہو گئے تھے اور دیکھا نہیں اور یرموک میں حاضر تھے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور ابی بن کعب اور ابوذر اور ابن مسعود وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کے

قال صليت مع مصدق النبي
صلى الله عليه وسلم لما اتانا - وروى الوليد بن علي عن ابيه قال كان سويد بن غفلة
يؤمنا في شهر رمضان في القيام وقد اتى عليه عشرون ومائة سنة -
طالع سير اعلام النبلاء ٤/ ٦٩ الى ٧٣
قال الحافظ الذهبيؒ . سويد بن غفلة كان ثقة نبيلا عابدا قانعا باليسير كبير الشان
رحمه الله تعالى - تذكرة الحفاظ ١/ ٥٣

پیچھے نماز پڑھی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تھے اور ولید بن علی اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ مہینہ رمضان میں ہم کو نماز پڑھاتے تھے اور اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۴/ ۶۹ تا ۷۳

حافظ ذہبی فرماتے ہیں سوید بن غفلہ ثقہ نبیل عابد صابر کبیر الشان تھے۔
تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۵۳



في رمضان فيصلي خمس ترويحات عشرين ركعة [1]

* قال الحافظ ابن كثيرؒ - سويد بن غفلة ... شهد اليرموك وحدث عن جماعة من الصحابة
البداية والنهاية ٩/ ٣٧
* قال الحافظ العسقلانيؒ - سويد بن غفلة . قال ابن معين والعجلي ثقة
التهذيب ٤/ ٢٧٨ و ٢٧٩
* طالع الكتب التالية -
الاستيعاب لابن عبد البر ٢/ ١١٦ • الاصابة ٢/ ١٠٠ • التاريخ الكبير ٤/ ١٤٢
• اسد الغابة ٢/ ٣٧٩
* تهذيب الاسماء واللغات ١/ ٢٤٠ • المعارف لابن قتيبة ١٨٩ • نسخة اخرى ٤٢٧
* النجوم الزاهرة ٢/ ٢٠٣ • حلية الاولياء ٤/ ١٧٤ • شذرات الذهب ١/ ٩٠
* فوات الوفيات ٤/ ١٢٣ • مشاهير علماء الامصار ١٠٠ • خلاصة تذهيب الكمال ١٥٩

---

[1] السنن الكبرى ٢/ ٤٩٦ • المهذب للذهبي ٢/ ٤٦١
قال في الهامش اسناده صالح من هامش الاصل
* قال الحافظ ابن ابي شيبة عن الوليد بن علي عن ابيه قال كان سويد بن غفلة يؤمنا فيقوم بنا في شهر رمضان وهو ابن عشرين ومائة سنة
المصنف ٢/ ٣٩٥

تو بیس تراویح پڑھاتے تھے [1] یہ حوالہ سنن کبری ۲/ ۴۹۶ اور مہذب ۲/ ۴۶۱ میں اور مہذب کے حاشیہ پر ہے کہ اصل کی اسناد صالح ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ولید بن علی سے نقل کیا ہے اور وہ اپنے باپ علی سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ ۱۲۰ سال کے تھے ہم کو رمضان میں تراویح پڑھاتے تھے
المصنف ۲/ ۳۹۵

* حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ یرموک میں حاضر تھے اور صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی ہے
البدایہ والنہایہ ۹/ ۳۷
* حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ، ابن معین اور عجلی ثقہ کہتے ہیں التہذیب ۴/ ۲۷۸ و ۲۷۹
(نوٹ) سوید بن غفلہ کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں



اعلم وفقنی الله وایاك لما یحب ویرضی انی ذکرت فیما سبق من الروایات ثلاثة عشر وهی تکفی لمن یمنظی ویتد بر وبیتذ کر

وقد اثبتنا بالروایات الصحیحة ان التراویح العشرین ثابتة من سنن الخلفاء الراشدین المهدیین وبینت توثیق الرواة ورددت علی توهمات الالبانی فایاك ثم ایاك بان ترتکب الجهالة مثل الالبانی والصنعانی والمبارکفوری بانهم افتوا بکون التراویح العشرین بدعة ضلالة ۔

ولا شك فیه ولا مریة بان عدد العشرین فی التراویح ثابتة من سنن الخلفاء الراشدین وقال النبی صلی الله علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین

فمن یؤدیها عشرین رکعة فهو عامل بحدیث سید المرسلین فاطلاق البدعة علیها من فعل الجاهلین الحاسدین ، نعوذ بالله ان نکون من الجاهلین ۔

جان لو ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے توفیق عطا فرمائے اس کی طرف جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور جس پہ وہ راضی ہو کہ میں نے تیرہ ۱۳ روایات ماسبق میں ذکر کی ہیں اور یہ اس شخص کو کافی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ۔ اور تدبر اور سوچ کرتا اور نصیحت حاصل کرتا ہے ۔

اور میں نے صحیح روایات سے ثابت کیا کہ بیس ۲۰ تراویح سنن خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں سے ثابت ہیں اور البانی کے توہمات کی تردید کی۔ آپ اپنے آپ کو جہالت کے ارتکاب جیسا کہ البانی، صنعانی اور مبارکپوری نے کیا ہے سے بچ جاؤ کہ انہوں نے بیس تراویح پر بدعت ضلالہ کا فتویٰ لگایا ہے ۔

اور اس میں شک اور شبہ نہیں کہ بیس ۲۰ تراویح خلفاء راشدین کی سنتوں سے ثابت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع کرنا تو جو بیس ۲۰ تراویح پڑھتے ہیں تو وہ سید المرسلین کی حدیث پر عمل کرنے والے ہیں تو اس بیس ۲۰ تراویح پہ بدعت کا اطلاق کرنا یہ جاہلوں حاسدوں کے فعل سے ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں کہ
ہم جاہلوں سے ہو جائیں ۔



ویقول لهم کما قیل ؎

- تدبر کلام الله واعتمد الخبر ... ودع عنك رأیا لا یلائمه الاثر
- ونهج الهدی فالزمه واقتد بالألی ... هم شهدوا التنزیل علك تنجبر
- وکن موقفا انا وکل مکلف ... امرنا بقفوا الحق والاخذ بالحذر
- فمن خالف الوحی المبین بعقله ... فذاك امرؤ قد خاب حقا وخسر
- وفی ترك امر المصطفی فتنة فذر ... خلاف الذی قد قال واسأله واعتبر
- وما اجمعت فیه الصحابة حجة ... کما فی شذوذ القول نوع من الخطر

کما فی تذکرة الحفاظ ۳/ ۱۱۷۸

فالان نذکر لکم انشاء الله تعالی تصریحات فقهاء المذاهب الاربعة حتی تعلم بالیقین بان الالبانی والصنعانی والمبارکفوری مخالفون عن جمیع ائمة الدین وبالله استعین

ان لوگوں کو میں وہی بات کہتا ہوں جو کہی گئی ہے

- اللہ تعالیٰ کے کلام میں فکر کر اور حدیث پر اعتماد کر
- اور اس نظریہ کو چھوڑ جس کی تائید میں اثر (صحابی کا قول بھی) نہ ہو
- سیدھی راہ پر چل کر اسی کو لازم پکڑ کر اور متقدمین (سلف صالحین) کی اقتدا کر
- اور وہی حضرات تو قرآن کریم کے نزول کے وقت موجود تھے
- ہمارا موقف اور ہر شخص کا موقف یہی ہونا چاہیئے۔
- کہ ہم حق کی اتباع کریں اور احتیاط پر عمل کریں
- اور جس نے ظاہر وحی سے بوجہ عقل خلاف کی
- تو یہ شخص یقیناً خسارہ اور نقصان اٹھانے والا ہے
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو چھوڑنے میں فتنہ اور فساد ہے تو اس کو چھوڑ کر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے خلاف ہو پوچھ لیں اور عبرت حاصل کر (جیسا تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۱۷۸)

ابھی میں چار مذاہب کے فقہاء کرام کی تصریحات ذکر کرتا ہوں تاکہ تجھ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ البانی، صنعانی اور مبارکپوری تمام ائمہ دین سے مخالفت کر رہے ہیں

اور خاص کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں۔

الفصل الثانی

فی بیان التراویح بانها عشرون رکعة عند الاحناف رحمہم اللہ تعالیٰ

• قال الامام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری المتوفی سنہ ۴۲۸ھ [1]

---

[1] قال الامام السمعانیؒ القدوری بضم القاف والدال المہملة والراء بعد الواو هذه النسبة الی القدور واشتهر بهذه النسبة ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر ... کان فقیها صدوقا وممن انجب فی الفقه۔ الانساب ۱۰/۲۵۲

• قال الامام الخطیب البغدادیؒ ... احمد بن محمد ۔ المعروف بالقدوری ... کتبت عنه وکان ممن انجب فی الفقه لذکائه وانتهت الیه بالعراق ریاسة اصحاب ابی حنیفة وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه وکان حسن النظر فی العبادة جری اللسان مدیما لتلاوة القرآن تاریخ بغداد ۴/۳۷۷

فصل دوم ۔ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس تراویح ہیں ہے

• امام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری المتوفی ۴۲۸ھ [1] فرماتے ہیں

---

[1] امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کہ قدوری قاف کے ضمہ اور دال مہملہ (بغیر نقطہ) اور واو کے بعد کسرہ کے ساتھ ہے۔ یہ قدور کی طرف نسبت ہے اور اس کے ساتھ ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر مشہور رہے۔ اور یہ فقیہ اور صدوق تھے اور فقہ میں ممتاز تھے۔ الانساب ۱۰/۳۵۲

• امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں احمد بن محمد معروف بالقدوری ۔ اس سے ہیں نے لکھا ہے اور یہ فقہ میں ذکاوت کی وجہ سے فقہ میں ممتاز تھے اور عراق میں ابو حنیفہؒ کے اصحاب کی ریاست اس کو منتہی تھی اور ان کے نزدیک معزز اور بڑے مرتبہ والے تھے اور اچھے خاصے عابد تھے فصیح اللسان اور قرآن کریم کی تلاوت پر مداومت کرنے والے تھے ۔ تاریخ بغداد ۴/۳۷۷



• قال الحافظ الذهبي .. القدوري شيخ الحنفية ابو الحسين احمد بن محمد (ثم ذكر ما قاله الخطيب البغدادي) طالع سير اعلام النبلاء ١٧/ ٥٧٤

• تذكرة الحفاظ ٣/ ١٠٨٦ • دول الاسلام ١/ ٢٥٥ • المختصر في اخبار البشر ٢/ ١٦١ للحافظ ابن كثيرؒ

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ القدوری احناف کا شیخ ابو الحسین احمد بن محمد تھے (پھر خطیب بغدادی کا قول ذکر کیا ہے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٧/ ٥٧٤

• تذکرۃ الحفاظ ٣/ ١٠٨٦ • دول الاسلام ١/ ٢٥٥

• المختصر فی اخبار البشر ٢/ ١٦١ للحافظ ابن کثیرؒ



ویستحب ان یجتمع الناس فی شہر رمضان بعد العشاء فیصلی بہم امامہم خمس ترویحات فی کل ترویحۃ تسلیمتان ثم یوتر بہم [1]

طالع تتمۃ المختصر لابن الوردی ۱/۵۱۹ • اللباب لابن الاثیر ۳/۱۹ وفیات الاعیان ۱/۷۸ • الجواہر المضیئۃ ۱/۲۴۷ • النجوم الزاہرۃ ۵/۲۴ و ۲۵
البدایۃ والنہایۃ ۱۲/۴۰ • مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۳ نسخۃ ثانیۃ ۲/۲۸۰
شذرات الذہب ۳/۲۳۳ • کشف الظنون ۱/۳۴۶ و ۳۶۶ و ۲/۱۶۳۱
ہدیۃ العارفین ۱/۷۴ • الفوائد البہیۃ ۳۰ و ۳۱ • العبر ۲/۲۵۸
• الوافی بالوفیات ۷/۳۲۰ و ۳۲۱ • مرآۃ الجنان ۳/۷۴ •
• الکامل لابن الاثیر ۸/۱۴

---

[1] القدوری مع شرحہ اللباب ۱/۱۲۳

مستحب ہے کہ عشاء کے بعد ماہِ رمضان میں جمع ہو جائیں اور امام ان کو بیس تراویح پڑھائے پھر ان کو وتر پڑھائے قدوری مع شرح اللباب ۱/۱۲۳

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں کا آپ کا ترجمہ مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔



٢۔ قال شیخ الاسلام ابوالحسن السغدیؒ المتوفی سنة ۴۶۱ھ

• قال الامام السمعانیؒ. السغدی بضم السین المهملة سکون الغین المعجمة وفی آخرها الدال المهملة هذه النسبة الی السغد وهی ناحیة کثیرة المیاه حسنة الاشجار نزهة الحضر والبساتین یضرب بها بحسنها المثل وهی من نواحی سمرقند قد خرج منها جماعة کثیرة من العلماء منهم القاضی ابوالحسن علی بن الحسین السغدی .. کان اماما فاضلا مناظرا سمع جماعة من العلماء وتوفی ببخارا سنة احدی وستین واربعمائة ۔ الانساب ۱۴۵/۷ و ۱۴۶

• طالع اللباب ۱۱۹/۲ و ۱۲۰ • هامش الاکمال ۵۶۵/۴ • معجم البلدان ۲۲۲/۳

• قال الامام محی الدین ابومحمد عبد القادر القرشیؒ ... علی بن الحسین السغدی الملقب شیخ الاسلام کان اماما فاضلا فقیها مناظرا سمع الحدیث وروی عن شمس الائمة السرخسی الکبیر. طالع الجواهر المضیئة ۵۶۷/۲ نسخة ثانیة ۳۶۱/۱ • الفوائد البهیة ۱۲۱

٢۔ شیخ الاسلام ابوالحسن السغدی متوفی ۴۶۱ھ فرماتے ہیں

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کہ سغدی سین مہملہ (بغیر نقطہ) اور غین معجمہ (بالنقطہ) اور آخر میں دال مہملہ ہے یہ سغد کی طرف نسبت ہے۔ ایک جگہ ہے کہ جس میں پانی زیادہ ہے اور سبز درخت اور باغ زیادہ ہیں، اور اس کے حسن مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے اور یہ سمرقند کے اطراف سے ہے اور اس سے علماء کی جماعت نکلی ہے ان میں سے قاضی ابوالحسن علی بن سغدی ہے۔ اور یہ امام فاضل مناظر تھے اس نے علماء کی جماعت سے سنا اور ۴۶۱ھ میں بخارا میں وفات پاگئے ہیں۔ الانساب ۱۴۵/۷ و ۱۴۶

• مطالعہ کریں اللباب ۱۱۹/۲ و ۱۲۰ • ہامش الاکمال ۵۶۵/۴ • معجم البلدان ۲۲۲/۳

• امام محی الدین ابومحمد عبدالقادر القرشی فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین السغدی جس کا لقب شیخ الاسلام ہے امام فقیہ مناظر تھے اور احادیث سنی ہیں اور اس سے شمس الائمہ سرخسیؒ روایت کرتے ہیں مطالعہ کریں جواہر مضیئہ ۵۶۷/۲ نسخہ دوم ۳۶۱/۱ • فوائد بہیہ ۱۲۱

صلوة التراویح - وانما عشرون رکعة فی کل لیلة من شہر رمضان فی کل رکعتین بسلام[1]

قال الامام حاجی خلیفۃ۔ شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی المتوفی سنۃ احدی وستین واربعمائۃ - طالع کشف الظنون ۱/۴۶ ، ۲/۱۰۱۴

قال الامام اسماعیل باشا بغدادی۔ السغدی علی بن الحسین بن محمد القاضی رکن الاسلام ابو الحسن السغدی الفقیہ توفی سنۃ ۴۶۱ھ صنف شرح الجامع الکبیر للشیبانی فی الفروع والنتف فی الفتاوی مشہور ھدیۃ العارفین ۱/۶۹۱

قال الحافظ الذہبی۔ القاضی ابو الحسن علی بن الحسین السغدی عن ابراھیم بن مسلم البخاری وعنہ ابوبکر بن نصر الکرابیسی توفی سنۃ ۴۶۱ھ ببخاری المشتبہ ۱/۳۶۰ • طالع تبصیر المنتبہ ۲/۷۳۴ للحافظ العسقلانی۔

---

[1] النتف فی الفتاوی ۱/۱۰۶

تراویح کی نماز۔ یہ ماہ رمضان میں ہر رات بیس رکعات ہیں اور ہر دو رکعت میں سلام پھیریں جیساکہ النتف فی الفتاوی ۱/۱۰۶ میں ہے

• حاجی خلیفہ فرماتے ہیں۔ شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی سنہ ۴۶۱ھ میں وفات پاگئے ہیں۔ مطالعہ کریں کشف الظنون ۱/۴۶ و ۲/۱۰۱۴

• امام اسماعیل باشا بغدادی فرماتے ہیں۔ السغدی علی بن الحسین بن محمد القاضی رکن الاسلام ابو الحسن السغدی الفقیہ سنہ ۴۶۱ھ میں وفات پاگئے ہیں اور شرح الجامع الکبیر شیبانی کی لکھی ہے اور النتف فی الفتاوی مشہور ہے۔ ھدیۃ العارفین ۱/۶۹۱

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ القاضی ابو الحسن علی بن الحسین السغدی ابراھیم بن مسلم بخاری سے روایت کرتے ہیں اور اس سے ابوبکر بن نصر الکرابیسی سنہ ۴۶۱ھ بخاری میں وفات پاگئے ہیں۔ المشتبہ ۱/۳۶۰ • مطالعہ کریں تبصیر المنتبہ ۲/۷۳۴ للحافظ العسقلانی۔

٣- قال الامام شمس الدين السرخسي المتوفى سنة ٤٩٠ھ [له]

[له] قال الامام السمعاني. السرخسي هذه النسبة الى بلدة قديمة من بلاد
خراسان يقال لها سَرخس وسُرخس. الانساب ١١٨/٧ • طالع اللباب
• معجم البلدان ٣٠٨/٣

• قال الحافظ العسقلاني. السرخسي بفتحتين وسكون الخاء المعجمة ثم سين
مهملة. طالع تبصير المنتبه بتحرير المشتبه ٧٣١/٢

• قال الامام احمد طاش كبرى. شمس الائمة هو محمد بن احمد بن ابي سهل
ابوبكر السرخسي شمس الائمة صاحب المبسوط كان عالماً اصولياً مناظراً
شاع انه املى المبسوط من غير مراجعة الى شيء من الكتب يدل عليه ما ذكر
فيه وهو قوله انتهى ربع البيوع من المبتهل الى الله تعالى بالخضوع والدموع
الدموع المنقطع عن الاهل والكتاب المجموع الى غير ذلك من اماكن يترجم
هذا من السجع وغدته عشرة اجزاء ضخمة.
مفتاح السعادة ١٦٥/٢ و ١٦٦ • نسخة اخرى ١٨٦

---

(٣) امام شمس الدین سرخسی متوفی ۴۹۰ھ [له] فرماتے ہیں۔

• امام سمعانی ؒ فرماتے ہیں السرخسی یہ خراسان کے ایک پرانے گاؤں کی طرف نسبت ہے جس کو سَرخس اور سُرخس
کہتے ہیں الانساب ۱۱۸/۷ • مطالعہ کریں اللباب ۱۱۲/۳ • معجم البلدان ۳۰۸/۳
• حافظ عسقلانی ؒ فرماتے ہیں السرخس دونوں فتحہ اور خاء معجمہ کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔
مطالعہ کریں تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۷۳۱/۲
• امام طاش کبری زادہ فرماتے ہیں۔ شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل ابوبکر السرخسی صاحب المبسوط ہے
یہ عالم اصولی اور مناظر تھے اور مشہور ہے کہ اس نے مبسوط کی املاء ایسی حالت میں کی ہے کہ اس کے پاس
کوئی کتاب نہ تھی تاکہ اس کی طرف رجوع کرتا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ بیوع کا چوتھائی
ختم ہوگیا ہے اور میں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں
سے آنسو بہہ رہے ہیں کیونکہ میں اہل وعیال اور کتابوں سے جدا ہوں اور دیگر جگہوں سے بھی معلوم ہوتا ہے جب رجوع کیا
جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس اس حالت میں کتابیں نہیں تھیں اور یہ مبسوط دس اجزاء ہیں مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ۱۶۵/۲
نسخہ دوم ۱۸۶۔ آج مکمل سولہ جلدیں اور تیس اجزاء میں شائع ہو چکی ہے

... التراويح) عشرون ركعة سوى الوتر عندنا ا ه

... امام ابن عابدين ... المبسوط للامام الكبير محمد بن احمد بن ابي سهل
... احد الائمة الكبار المتكلم الفقيه الاصولي لزم شمس الائمة عبد العزيز الحلواني
... حتى صار انظر اهل زمانه واخذ بالتصنيف واملى المبسوط نحو خمسة
... مجلدا وهو في السجن باوزجند مجموعة رسائل ابن عابدين ۱/۲۰

... ابو محمد عبد القادر القرشي ... محمد بن احمد بن ابی سهل ابو بکر السرخسی تکرر ذکره
... الامام الکبیر شمس الائمة صاحب المبسوط وغیره احد الفحول الائمة الکبار اصحاب
... کان اماما علامة حجة متکلما فقیها اصولیا مناظرا. طالع الجواهر المضیة ۳/۲۸ الی ۸۲
... العارفین ۲/۸۶ • کشف الظنون ۱/۴۶ و ۱۱۲، ۵۶۱ و ۲/۹۶۳، ۱۰۱۴، ۱۰۷۹، ۱۴۴۰
... ۱۵۸۰، ۱۶۲۰، ۱۶۲۸ • تاریخ التراث العربی ۱/۱۲۱ • الفوائد البهیة ۵۸
... الاعلام ۵۲، ۵۲ • طبقات الفقهاء طاش کبری ۸۵

... ۲/۱۴۴ و ۱۴۵

... علاوہ بیس رکعات ہیں جیسا کہ مبسوط ۲/۱۴۴ و ۱۴۵ میں ہے

... فرماتے ہیں مبسوط للامام الکبیر محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی کی ہے جو ائمہ کبار سے ایک امام فقیہ اصولی
... عبد العزیز الحلوانی کے پاس تھے اور ان سے علم حاصل کرتے یہاں تک کہ زمانہ میں ایک بے نظیر
... اور تصنیف شروع کی اور یہ اوزجند کے جیل میں تھے پندرہ جلدوں میں مبسوط کا املا کیا۔
... ابن عابدین ۱/۲۰

... عبد القادر قرشی فرماتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابی سہل ابو بکر سرخسی جس کا ذکر ھدایہ میں بار بار آتا ہے یہ امام
... مبسوط وغیرہ کا مصنف ہے کہ ائمہ کبار اصحاب الفنون میں سے ایک جوان تھے اور یہ امام حجت اصولی
... جواہر مضیہ ۳/۲۸ تا ۸۲ ھدیۃ العارفین ۲/۸۶

... دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

(۴) قال الامام علاء الدين الكاسانی المتوفی ۵۸۷ھ لے

لے قال الامام السمعانی۔ الكاسانی بفتح الكاف والسين المهملة بينهما الالف والكاف الاخرى وفی اخرها النون هذه النسبة الی كاسان وهی قرية من قرى كاذون فارس الانساب ۱۱/۱۶

• قال الحافظ الذهبی قاسان ایضا بلد كبير بتركستان خلف سيحون واهلها يقولون كاسان وكانت من محاسن الدنيا و منها العلامة علاء الدين۔ الكاسانی من ائمة الحنفية بدمشق ايام الملك نورالدين۔ المشتبه ۲/۴۹۶

• قال الامام احمد بن مصطفی۔ كتاب البدائع للكاسانی وهو علاء الدين ملك العلماء ابوبكر ابن مسعود بن احمد الكاسانی صاحب كتاب البدائع حكی انه قدم دمشق فحضر اليه الفقهاء وطلبوا منه الكلام فی مسالة خلافية بين الشافعية والحنفية فعينوا مسائل كثيرة فجعل يقول يذهب اليها من اصحابنا فلان وفلان فلو نزل كذلك حتی انهم لو يجد واسالة

(۴) امام علاء الدین کاسانی متوفی ۵۸۷ھ فرماتے ہیں۔

لے امام سمعانی فرماتے ہیں کاسانی کاف کا فتحہ اور سین مہملہ اور درمیان میں الف کے ساتھ ہے اور آخر میں نون ہے یہ کاسانی کی طرف نسبت ہے اور یہ کازون فارس دیہاتوں سے ایک گاؤں ہے۔ الانساب ۱۱/۱۶
حافظ ذہبی فرماتے ہیں قاسان، سیحون کے پیچھے ترکستان میں ایک گاؤں ہے اور وہاں کے لوگ کاسان کہتے ہیں اور دنیا میں ایک بہترین حسین جگہ ہے اور اس گاؤں سے علامہ علاء الدین الکاسانی ہے جو احناف کے ائمہ سے ہیں۔ اور بادشاہ نورالدین کے زمانہ میں دمشق میں تھے المشتبہ ۲/۴۹۶
امام احمد بن مصطفے طاش کبری فرماتے ہیں۔ کتاب البدائع کاسانی کی ہے یہ علاء الدین جو علماء کا بادشاہ ابوبکر ابن مسعود بن احمد الکاسانی صاحب کتاب البدائع ہے اور حکایت ہے کہ یہ دمشق آیا تو وہاں کے فقہاء آپ کے پاس آئیں تو ان سے شوافع اور احناف کے نزدیک اختلافی مسائل میں گفتگو طلب کی۔ تو آپ نے کافی مسائل کی تعین کی پھر شروع کیا فرماتے تھے کہ ہمارے اصحاب سے اس قول پر فلاں اور فلاں نے قول کیا۔ اور اس پر بیان کرتا رہا۔ یہاں تک ان کو ایسا مسئلہ نہ ملا جس پر امام



الا وقد ذهب الیها واحد من اصحاب ابی حنیفة

رضی اللہ عنہ فانقضی المجلس ولم یتکلموا معہ

قال محمد بن جیس الحنفی حضرت الکاسانی عند موتہ فشرع فی قراءة

سورة ابراھیم حتی انتھی الی قولہ تعالیٰ (یثبت اللہ الذین اٰمنوا

بالقول الثابت فی الحیوٰة الدنیا و فی الاٰخرة) فخرجت روحہ عند فراغہ

من قولہ فی الاٰخرة و دفن داخل مقام ابراھیم الخلیل علیہ السلام

بظاھر حلب . مفتاح السعادة ۲/۲٤۷ و ۲٤۸

طالع الجواھر المضیئة ۲۵/٤ الی ۲۸ • کشف الظنون ۱/۳۷۱ و ۲/۹۹۶

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے قول نہ کیا ہو تو مجلس ختم ہوگئی اور

آپ کے ساتھ اور گفتگو نہ کی ۔

محمد بن جیس حنفی فرماتے ہیں کہ میں مرنے کے وقت کاسانی کے پاس تھا تو آپ نے سورۃ ابراھیم کا پڑھنا شروع کیا تو

جب اس آیت (یثبت اللہ الذین امنوا الخ) پر پہنچے (فی الاٰخرة) سے فارغ ہوتے آپ کی روح جسد عنصری سے

پرواز کرگئی اور حلب میں ابراھیم خلیل اللہ کے مقام میں دفن ہوئے ۔ مفتاح السعادة ۲/۲۴۷ و ۲۴۸

الجواہر المضیئہ ۴/۲۵ تا ۲۸ و کشف الظنون ۱/۳۷۱ و ۲/۹۹۶ کا مطالعہ کریں

واما قدرها فالتراويح فعشرون ركعة فى عشر تسليمات فى خمس ترويحات كل تسليمتين ترويحة وهذا قول عامة العلماء وقال مالكؒ فى قول ستة وثلاثون ركعة وفى قول ستة وعشرون ركعة والصحيح قول العامة لما روى ان عمر رضى الله عنه جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شهر رمضان على ابى بن كعب فصلى بهم كل ليلة عشرين ركعة ولم ينكر عليه احد فيكون اجماعا منهم على ذلك [1]

---

[1] بدائع الصنائع ۱/ ۲۸۸

مقدار تراویح کی یہ ہے کہ دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات پڑھیں اور یہ عام علماء کا مسلک ہے اور امام مالکؒ کے ایک قول میں ۳۶ اور ایک قول میں ۲۶ رکعات ہیں اور صحیح قول عام علماء کا ہے اس لئے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مہینہ رمضان میں ابی بن کعبؓ کے پاس جمع کیا تو آپ ان کو ہر رات بیس تراویح پڑھاتے تھے اور کسی نے اس پر انکار نہ کیا تو یہ ان کا اجماع ہوا۔ جیسا کہ بدائع الصنائع ۱/۲۸۸ میں ہے۔

Scanned by PDFer

قال الامام فخر الدين ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود الاوزجندی الفرغانی المتوفی ۵۹۲ھ [1]

---

[1] قال الامام السمعانی: الفرغانی بفتح الفاء وسکون الراء وفتح الغین المعجمة
وفی آخرها النون هذه النسبة الی موضعین احدهما فرغانة وهو
ولایة وراء الشاش من بلاد الشرق وراء نهر جیحون وسیحون وفیهم
کثرة وشهرة فی کل فن ونوع من العلوم استغنینا عن ذکرهم واما الثانی
فهو فرغان قریة من قری فارس. طالع الانساب ۱۰/۱۸۸ واللباب
۴۲۲/۲ • معجم البلدان ۴/۳۵۳

قال الحافظ الذهبی: قاضی خان. هو العلامة شیخ الحنفیة ابو المحاسن حسن
بن منصور بن محمود البخاری الحنفی الاوزجندی صاحب التصانیف سمع
الکثیر من الامام ظهیر الدین الحسن بن علی بن عبد العزیز ومن ابراهیم
بن عثمان الصفاری وطائفة واملی مجالس کثیرة روی عنه العلامة جمال الدین
محمود بن احمد الحصیری تلامذته بقی الی سنة تسع وثمانین وخمسمائة فانه
املی فی هذا العام. سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۱ و ۲۳۲

• امام فخر الدین ابوالمحاسن الحسن بن منصور بن محمود اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ [1] فرماتے ہیں

---

[1] امام سمعانی فرماتے ہیں۔ الفرغانی فتح فاء اور سکون راء اور نقطہ والا غین کے فتح کے ساتھ اور اخیر میں نون ہے
یہ دو جگہوں کی طرف منسوب ہے ایک فرغانہ ہے یہ بلاد شرق جیحون اور سیحون نہر کے شاش کے
کی طرف ولایت حکومت ہے اور اس میں ہر فن اور ہر علم کی شہرت ہے۔ دوسرا فرغان فارس کے گاؤں سے
ایک گاؤں ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۱۰/۱۸۸ • اللباب ۲/۴۲۲ • معجم البلدان ۴/۳۵۳

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ قاضی خان۔ یہ علامہ شیخ الحنفیہ ابوالمحاسن حسن بن منصور بن محمود بخاری حنفی اوزجندی
صاحب التصانیف ہیں اور اکثر ظہیر الدین حسن بن علی بن عبدالعزیز اور ابراہیم بن عثمان صفاری اور جماعت سے
سنا ہے اور اس سے علامہ جمال الدین محمود بن احمد الحصیری روایت کرتے ہیں جو آپ کے شاگردوں میں سے ہیں
اور ۵۸۹ھ تک رہ گئے تھے اور اسی سال املا کیا ہے۔
سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۱ و ۲۳۲

قال الامام احمد بن مصطفیٰ ... (فتاوی قاضیخان) وهو فخر الدين ابو المفاخر او ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزيز الاوزجندی الفرغانی المشهور بقاضیخان واوزجند مدينة بنواحی اصبهان بقرب فرغانة .. تفقه علی ابی اسحٰق ابراهيم بن اسماعيل بن ابی نصر الصفار وظهير الدين ابی الحسن علی بن عبد العزيز المرغينانی وغيرهما

وله الفتاوی فی اربعة اسفار

وشرح الجامع الصغير وشرح الزيادات وسماه الملتقط

شرح اداب القاضی للخصاف

توفی ليلة النصف من رمضان سنة اثنتين وتسعين وخمسمائة مفتاح السعادة ۲/۲۵۲

• نسخة اخری ۲/۲۷۸

تراویح ہمارے اصحاب اور شافعیؒ کے نزدیک وہ ہیں جو حسن نے ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ ماہ رمضان میں قیام کرنا جس کا چھوڑنا مناسب نہیں تو وتر کے سوا بیس رکعات ہیں اور دس سلام کے ساتھ اور ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے جیساکہ فتاویٰ قاضیخان ۱/۲۳۴ میں ہے

امام احمد بن مصطفیٰ فرماتے ہیں (فتاوی قاضیخان) یہ فخر الدین ابو المفاخر ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزیز اوزجندی فرغانی مشہور قاضی خان سے ہیں اوزجند فرغانہ کے قریب اصبھان کے اطراف کے ساتھ شہر ہے۔ اس نے تفقہ حاصل کیا ہے ابو اسحاق ابرھیم بن اسماعیل اور ظہیر الدین ابی الحسن علی بن عبد العزیز مرغینانی وغیرہ سے۔ اس کا تصنیفات: ۔ چار جلدوں میں فتاوی ہے

اور شرح جامع صغیر اور شرح زیادات جس کا نام ملتقط رکھا ہے

شرح اداب القاضی للخصاف ہے۔ مصنف رمضان مبارک سنہ ۵۹۲ھ میں وفات ہوگئے۔

مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۲، نسخہ دوم ۲/۲۷۸

الذرایع عند اصحابنا والشافعی ما روی الحسن عن ابی حنیفة". قال القیام فی شہر رمضان
لا ینبغی ترکہا کل لیلة سوی الوتر عشرین رکعة خمس ترویحات بعشر تسلیمات
یسلم فی کل رکعتین [1]

قال الامام عبد القادر القرشی: الحسن بن منصور. الامام الکبیر المعروف بقاضیخان
الامام فخر الدین تفقه علی الامام ابی اسحاق وذکره ابو المحاسن الحصیری
شیخ الاسلام فقال هو سیدنا القاضی الاستاذ الامام فخر الملة رکن الاسلام
بقیة السلف مفتی الشرق توفی لیلة الاثنین خامس عشر رمضان سنة
اثنین وتسعین وخمسمائة. الجواهر المضیئة ۲/۹۳ و ۹۴

قال الامام ابن العماد (سنة اثنین وتسعین وخمسمائة) وفیها توفی الامام فخر الدین
قاضیخان الحسن بن منصور الامام الکبیر بقیة السلف مفتی الشرق من
طبقة المجتهدین فی المسائل. شذرات الذهب ۴/۳۰۸

قال الامام ابن عابدین - ان اول الاقوال الواقعة فی فتاوی الامام قاضیخان
له مزید فضل علی غیره. مجموعة رسائل ابن عابدین ۱/۳۶

کشف الظنون ۱/۴۷ و ۱۶۵ و ۵۶۲ و ۵۶۴ • ہدیة العارفین ۱/۲۸۰ و ۲/۱۲۷، ۵۶
الفوائد البہیة ۶۴ و ۶۵ • الاعلام للزرکلی ۲/۲۳۸
طبقات الفقہاء للامام عبد الحی.

---

[1] فتاوی قاضیخان علی ہامش الفتاوی العالمکیریة ۱/۲۳۴

امام عبد القادر قرشی فرماتے ہیں، الحسن بن منصور- الامام الکبیر جو قاضی خان سے مشہور ہیں اور فخر الدین
نے فقہ امام ابو اسحاق سے پڑھی ہے اور ابو المحاسن الحصیری شیخ الاسلام نے ذکر کیا ہے فرمایا ہے
کہ ہمارے سید استاذ فخر الملة رکن الاسلام بقیة السلف مفتی شرق ہیں اور پندرہ رمضان ۵۹۲
میں وفات پا گئے ہیں الجواہر المضیئہ ۲/۹۳
امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۵۹۲ھ میں امام فخر الدین قاضی خان حسن بن منصور امام کبیر بقیة السلف
مفتی الشرق کی وفات ہوگئی ہے جو طبقات المجتہدین فی المسائل میں سے تھے شذرات الذہب ۴/۳۰۸
امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ فتووں میں پہلا قول قاضی خان کا ہے اس کو دوسروں پر فضیلت ہے۔



(٦) قال الامام برهان الدين المرغيناني[1] المتوفى ٥٩٣ھ ويستحب ان يجتمع الناس في شهر رمضان

---

[1] قال الامام السمعاني المرغيناني بفتح الميم وسكون الراء وكسر الغين وسكون الياء المنقوطة باثنتين من تحتها وفتح النون وفي آخرها نون اخرى هذه النسبة الى مرغينان وهي بلدة من بلاد فراغنة ومن مشاهير البلاد بها ـ طالع الانساب ١٢/١٩٦ اللباب ٣/١٩٧

قال الحافظ الذهبي ـ المرغيناني العلامة عالم ماوراء النهر برهان الدين ابوالحسن على بن ابى بكر بن عبد الجليل المرغيناني

---

(٦) امام برہان مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں عشاء کے وقت مستحب یہ ہے کہ لوگ

- امام سمعانیؒ فرماتے ہیں۔ المرغینانی، فتح میم اور سکون راء اور غین کے کسرہ اور یاء سکون کے ساتھ اور نون کے فتحہ اور اخیر میں دوسرے نون کے ساتھ یہ مرغینان کی طرف منسوب ہے اور یہ فراغنہ کے شہروں میں سے ایک شہر ہے اور یہ ایک مشہور شہر ہے۔ مطالعہ کریں الانساب ۱۲/۱۹۶ واللباب ۳/۱۹۷
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ مرغینانی علامہ ماوراء النہر برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی

الحنفی صاحب کتابی الہدایۃ والبدایۃ فی المذہب کان فی ہذا الحین لم تبلغنا اخبارہ وکان من اوعیۃ العلم رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۲

قال محقق السیر۔ ترجم لہ الذہبیؒ فی المتوفین علی التقریب من اہل الطبقۃ التاسعۃ والخمسین من تاریخ الاسلام ثم عثر علی وفاتہ بعد ذلک لکنہ ابقی ترجمۃ فی موضعہا ولم یحولہا الی مکانہا الصحیح قال توفی رحمہ اللہ لیلۃ الثلثاء لاربع عشرۃ لیلۃ خلت من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث وتسعین وخمسمائۃ الورقۃ ۷۲، احمد الثالث ۲۹۱۷/۱۴

قال الامام طاش کبری زادہ۔ الہدایۃ للشیخ الربانی والحبر الہمام الصمدانی شیخ الاسلام برہان الشریعۃ والملۃ والدین المرغینانی رحمہ اللہ تعالیٰ جعل اللہ سعیہ مشکورا ولقاہ نضرۃ وسرورا۔ طالع التفصیل فی مفتاح السعادۃ ۱/۱۷۹

الحنفی اور یہ ھدایہ اور بدایہ دونوں کتابوں کا مصنف ہے اور ابھی تک ان کی اخبار ہم کو نہیں پہنچی ہیں اور یہ بڑے عالم تھے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۲

محقق سیر اعلام النبلاء فرماتے ہیں کہ ذہبیؒ نے طبقہ ۵۹ تاریخ اسلام میں سے اس کا ترجمہ کیا ہے اور وفات کا اس کو معلوم ہو گیا لیکن ترجمہ اس کا نہیں ذکر کیا اور فرمایا ہے کہ شب منگل ۱۴ ذوالحجہ کے بعد ۵۹۳ھ کو وفات پا گئے ہیں الورقہ ۷۲۔ احمد ثالث ۱۴/۲۹۱۷

امام طاش کبری فرماتے ہیں الہدایہ شیخ ربانی حبر ہمام صمدانی شیخ الاسلام برہان الشریعۃ والملۃ والدین المرغینانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی سعی قبول فرماوے اور اس کو خوشی دیدے۔ تفصیل مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ۱/۱۷۹ میں



- وقال الامام عبد القادر القرشی: علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی شیخ الاسلام برہان الدین المرغینانی العلامة المحقق صاحب الهداية اقرله اهل عصره بالفضل والتقدم كالامام فخر الدين قاضی خان ـ والامام زین الدین ـ الجواهر المضيئة ۲/۶۲۷ الی ۶۲۹ نسخة اخری ۱/۳۸۳
- طالع طبقات الفقهاء ۱۰۱ لطاش کبری • ومعجم المؤلفین ۷/۴۵
- احال بعض المحققين على تاج التراجم ۴۲ • کتاب اعلام الاخیار برقم ۴۲۵
- الطبقات السنية برقم ۱۴۵۷

- امام عبد القادر القرشی فرماتے ہیں ـ علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل فرغانی شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی علامہ محقق صاحب الہدایہ ہیں اور آپ کے زمانہ کے لوگوں نے اس کی فضیلت اور تقدم پر اقرار کیا ہے ، جیساکہ امام فخر الدین قاضی خان اور امام زین الدین ـ
جواہر مضیہ ۲/۶۲۷ نسخہ دوم ۱/۳۸۳
- مطالعہ کریں طبقات الفقہاء ۱۰۱ طاش کبری • معجم المؤلفین ۷/۴۵
- بعض محققین نے حوالہ دیا ہے تاج التراجم ۴۲ • کتاب اعلام الاخیار رقم ۴۲۵
- طبقات سنیہ رقم ۱۴۵۷



بعد العشاء فيصلى بهم امامهم خمس ترويحات كل ترويحة بتسليمتين ويجلس
بين كل ترويحتين مقدار ترويحة ويوتر بهم له

وقال الامام الموصوف .. كتاب البداية فى الفقه جمع فيه (مسائل القدوري والجامع الصغير) لمحمد بن الحسن ثم شرحها شرحا ثمانين مجلدة وسماه كفاية المنتهى، ولما تبين فيه الاطناب وخشى ان يهجر لاجله الكتاب شرحها شرحا مختصرا لطيفا نافعا وافيا بالغا فى الحسن والتقرير والضبط والاتقان وسماه الهداية .

مفتاح السعادة ٢/٢٣٨

طالع كشف الظنون ١/٢٢٧ و ٢/٣٥٢ و ٢/١٢٥١ و ١٦٢٢ و ١٨٣٠ • ايضاح المكنون ٢/٥٧٠ • هدية العارفين ١/٧٠٢ • الاعلام للزركلي ٥/٧٣ • الفوائد البهية ١٤١

له الهداية ١/١٥١ • الهداية مع فتح القدير ١/٤٠٦

ہو جائیں اور امام ان کو پانچ ترویحے (بیس رکعات) پڑھائے ہر ترویحہ دو سلام کے ساتھ اور چار رکعتوں کا جلسہ کیا کریں اور ان کو وتر پڑھائے جیسا کہ ھدایہ ١/١٥١ میں ہے اور ھدایہ مع فتح القدیر ١/٤٠٦ میں ہے۔

امام موصوف فرماتے ہیں کتاب البدایہ فقہ میں ہے جس میں قدوری اور محمد بن حسن کی کتاب جامع صغیر کے مسائل جمع کئے ہیں پھر اسی جلدوں میں شرح لکھی اور اس کا نام کفایۃ المنتہی رکھا۔ اور جب کہ اس میں طوالت زیادہ تھی اور ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے کتاب چھوڑ دی جائے تو ایک مختصر لطیف نافع وافی جو حسن اور تقریر اور ضبط اور اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے لکھ دیا اور نام اس کا الہدایہ رکھا۔

مفتاح السعادۃ ٢/٢٣٨

[illegible] دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۷) قال الامام ابو البرکات النسفی[1] المتوفی سنہ ۷۱۰ھ

[1] قال الامام السمعانیؒ ۔ النسفی بفتح النون والسین المهملة وکسر الفاء هذه النسبة الی نسف وهی من بلاد ماوراء النهر یقال لها نخشب اقمت بها قریباً من شهرین وسمعت بها من جماعة خرج منها العلماء فی کل فن جماعة لایحصون ۔ الانساب ۳/۹۲و۹۳ ۰ اللباب ۳/۳۰۸

• قال الامام عبد القادر القرشیؒ ۔ عبدالله بن احمد بن محمود حافظ الدین ابوالبرکات النسفی احد الزهاد المتأخرین صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه و الاصول ۔ الجواهر المضیة ۲/۲۹۴ و ۲۹۵

• قال الحافظ العسقلانیؒ ۔ عبد الله بن احمد بن محمود النسفی علامة الدنیا ابوالبرکات ذکره الحافظ عبد القادر فی طبقاته فقال احد الزهاد المتأخرین صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول له المستصفی فی شرح المنظومة وله شرح النافع ۔ وله کنز الدقائق وله المنار فی اصول الفقه ۔

الدرر الکامنة ۲/۲۴۷

(۷) امام ابوالبرکات نسفی متوفی سنہ ۷۱۰ھ فرماتے ہیں

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں نسفی فتح نون اور سین بدون نقطہ اور کسرہ فاء کے ساتھ یہ نسبت نسف کی طرف ہے اور یہ ماوراء النہر کے شہروں سے ہے جس کو نخشب کہتے ہیں میں وہاں دو مہینے ٹھہرا ہوں اور وہاں ہرفن میں علماء کی جماعت نکلی ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا ہے ۔ الانساب ۳/۹۲و۹۳ ۰ اللباب ۳/۳۰۸

• امام عبدالقادر القرشیؒ فرماتے ہیں: عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین ابوالبرکات النسفی متاخرین میں زاہدوں سے ایک زاہد تھے جو فقہ اور اصول میں مفید تصنیفیں کیں ہیں ۔ الجواہر المضیہ ۲/۲۹۴، ۲۹۵

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی علامۃ الدنیا ابوالبرکات تھے اور حافظ عبدالقادر القرشی نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ متاخرین کے زاہدوں میں ایک زاہد اور فقہ و اصول میں مفید تصنیف کے مصنف تھے اور اس کی شرح المنظومہ میں مستصفی ہے اور شرح نافع ہے اور کنز الدقائق اور اصول فقہ میں المنار ہے ۔

الدرر الکامنہ ۲/۲۴۷

من في رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات له

• قال الامام طاش کبریٰ - المنار لحافظ الدين النسفي وهو عبد الله بن احمد حافظ الدين النسفي ...(ثم عد تاليفاته) - مفتاح السعادة ٢/ ١٦٧، ١٦٨
• طالع النوائد البهية ١٠١ • كشف الظنون ٢/ ١١٦٨، ١٢٧٤، ١٦٤٠، ١٦٧٥، ١٨٤٩، ١٨٦٧، ١٩٢٢ • ايضاح المكنون ١/ ٩٨ • هدية العارفين ١/ ٤٦٤
• احال بعض العلماء على تاج التراجم ٣٠ • السلوك للمقريزي ٣/ ٣٤٨
• كتاب اعلام الاخيار رقم ٤٧٨ • الطبقات السنية رقم ١٠٤٧
• طبقات الفقهاء لطاش كبریٰ ١٣ • فهرست الخديوية ٣/ ١٩١
• تاريخ علماء بغداد ٦٥

له كنز الدقائق ١/ ٦٨

ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات تراویح سنت ہیں جیساکہ کنز الدقائق ۱/ ۶۸ میں ہے

• امام طاش کبریٰ فرماتے ہیں۔ المنار حافظ الدین النسفی عبداللہ بن احمد کی ہے پھر آپ کی تصانیف شمار کیں ہیں

مفتاح السعادة ٢/ ١٦٧، ١٦٨

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔



(۸) قال الامام فخر الدين الزيلعي[1] المتوفى ۷۴۳ھ سن فی رمضان عشرين ركعة بعشر تسليمات

---

[1] قال الامام عبد الله بن عبد العزيز المتوفى ۴۸۷ھ، (زيلع) بفتح اوله واسكان ثانيه بعده لام وعين مهملة موضع قال الهمدانی هی جزيرة فی بلاد الحبشة. معجم ما استعجم ۲/۷۰۶

- قال الامام ياقوت، زيلع بفتح اوله وسكون ثانيه وفتح اللام وآخره عين مهملة جبل من السودان فی طرف ارض الحبشة وهم مسلمون .. وارضهم تعرف بالزيلع. معجم البلدان ۳/۱۶۴
- طالع هامش الانساب ۶/۳۷۰
- قال الامام القرشی ... عثمان بن علی .. الملقب فخر الدين الامام العلامة ابو محمد الزيلعی قدم القاهرة فی سنة خمس وسبعمائة فاضلا رأس بها ودرس وافتى وصنف وانتفع الناس به ونشر الفقه . مات بقرافة مصر سنة ثلاث واربعين وسبعمائة

الجواهر المضية ۲/۵۲۰

- امام فخر الدین الزیلعیؒ المتوفی ۷۴۳ھ فرماتے ہیں کہ رمضان میں عشاء کے بعد اور وتر سے پہلے بیس رکعات تراویح دس سلام سے سنت ہیں

- امام عبد اللہ بن عبد العزیز الزیلعیؒ متوفی ۴۸۷ھ فرماتے ہیں زیلع، فتح اول اور دوسرے کے سکون کے ساتھ پھر لام اور عین بدون نقطہ ہے یہ ایک جگہ کا نام ہے اور ہمدانی فرماتے ہیں کہ یہ بلادِ حبشہ میں ایک جزیرہ ہے . معجم ما استعجم ۲/۷۰۶
- امام یاقوتؒ فرماتے ہیں زیلع فتحہ اول اور دوسرے کے سکون اور فتح لام اور آخر میں عین بدون نقطہ کے ساتھ حبشہ کی زمین کے اطراف، میں سوڈان میں ایک پہاڑ ہے اور وہاں مسلمان ہیں اور ان کی زمین زیلع کے ساتھ پہچانی جاتی ہے . معجم البلدان ۳/۱۶۴ • ملاحظہ کریں حاشیہ انساب ۶/۳۷۰
- امام قرشیؒ فرماتے ہیں . عثمان بن علی جس کا لقب فخر الدین امام علامہ ابو محمد زیلعی ہے اور ۷۰۵ھ میں قاہرہ آیا تھا اور یہ فاضل اور وہاں کے رئیس تھے اور درس اور فتوی اور تصنیف کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان سے فائدہ لیا ہے اور فقہ کی اشاعت کی ہے اور ۷۴۳ھ میں مصر میں وفات پائی ہے . الجواہر المضیہ ۲/۵۲۰

بعد العشاء وقبل الوتر والكلام فى التراويح فى مواضع الاوّل فى صفتها
وهى سنة لانها واظب عليهما الخلفاء الراشدون والثانى عدد ركعاتها
وهى عشرون ركعة. لنا ما روى البيهقى باسناد صحيح انهم كانوا
يقومون على عهد عمر وعلى رضى الله عنهما فصار اجماعا ؎

قال الامام طاش كبرى زادہ - كتاب كنز الدقائق لصاحب المنار، وكتاب الوافى مع شرحه
الكافى وله شرح للامام فخر الدين الزيلعى - وهو عثمان بن على محجر بن موسى
فخر الدين ابوعمر الزيلعى، قدم القاهرة سنة خمس وسبعمائة فدرس والتى
وكان مشهورا بمعرفة الفقه والنحو والفرائض تمبيين الحقائق شرح
كنز الدقائق فى عدة مجلدات فاجاد وافاد وحرر والنقل وصحح ما عقد
توفى فى رمضان سنة ثلاث واربعين وسبعمائة - مفتاح السعادة ٢/٢٥٥
طالع كشف الظنون ١/٥٦٩ و ٢/١٠٢٥، ١٥١٥ • ايضاح المكنون ١/١٧٧
هدية العارفين ١/٦٥٥ • الرسالة المستطرفة ١٨٥ • الفوائد البهية ١١٥ و ١١٦
احوال بعض العلماء على تاج التراجم ٤١ • حسن المحاضرة ١/٤٧ • طبقات الفقهاء
لطاش كبرى ص ١٢٥ • اعلام الاخيار رقم ٦٠٧ • الطبقات السنية رقم ١٤١٤

؎ تبيين الحقائق ١/١٧٨

تراویح میں چند جگہوں میں کلام ہے اوّل اس کی صفت تو یہ سُنّت ہیں خلفاء راشدین نے اس پر
مواظبت کی ہے۔ دوم اس کی رکعات تو یہ بیس رکعت ہیں ہماری دلیل یہ ہے کہ بیہقیؒ نے اسناد صحیح
سے نقل کیا ہے کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس تراویح سے قیام کرتے
تھے تو یہ اجماع ہو گیا - جیساکہ تبیین الحقائق ١/١٧٨ میں ہے -

امام طاش کبریٰ فرماتے ہیں کتاب کنز الدقائق صاحب منار کی ہے اور کتاب الوافی معہ شرح الکافی ہے اور اس کی
شرح امام فخر الدین زیلعی کی ہے اور یہ عثمان بن علی بن محجر بن موسیٰ فخر الدین ابوعمر الزیلعی ہے اور قاہرہ میں ٧٠٥ھ کو
پہنچے تھے اور درس و تدریس، وافتاء کا کام کرتے تھے اور فقہ، نحو فرائض (میراث) میں مشہور تھے اور تبیین الحقائق شرح
کنز الدقائق چند جلدوں میں ہے اور جید کتاب لکھی ہے... اور اپنے معتمدات کی تصحیح کی ہے اور ٧٤٣ھ میں
وفات پاگئے ہیں۔ مفتاح السعادة ٢/٢٥٥ (نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں



(۹) قال الامام محمد بن محمد الرومی[1] البابرتی[2] المتوفی ۷۸۶ھ فی اثبات التراویح بانها عشرون رکعة ماروی۔

---

[1] قال الامام السمعانی"... الرومی بضم الراء المهملة والمیم بعد الواو هذه النسبة الی بلاد الروم۔ طالع الانساب ۶/۱۹۵ • اللباب ۲/۴۳

[2] قال الامام السمعانی"... البابرتی بفتح الباء المنقوطة بواحدة والالف بین البائین المفتوحتین وسکون الراء فی آخرها التاء الثالثة هذه النسبة الی بابرتی وهی قریة من اعمال الدجیل بنواحی بغداد۔ الانساب ۲/۳ • طالع معجم البلدان ۱/۳۲۷

---

(۹) امام محمد بن محمد الرومی البابرتی المتوفی ۷۸۶ھ بیس تراویح کے اثبات کے لئے وہ روایت پیش کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

• امام سمعانی فرماتے ہیں الرومی بضم راء بدون نقطہ اور واو کے بعد میم کے ساتھ یہ نسبت بلاد الروم کی طرف ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۶/ ۱۹۵ اور اللباب ۲/۴۳

• امام سمعانی فرماتے ہیں البابرتی دونوں بار کے فتح کے ساتھ اور درمیان الف کے ساتھ ہے۔ اور راء کے سکون اور اخیر میں تاء کے ساتھ یہ نسبت بابرتی کی طرف ہے یہ بغداد کے اطراف اعمال دجیل سے ایک گاؤں ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۲/۳ • معجم البلدان ۱/ ۳۲۷



• قال الحافظ ابن حجر العسقلانی. محمد بن محمود بن احمد البابرتی الشیخ اکمل الدین الحنفی ویقال محمد بن محمد بن محمود ... وکان فاضلا صاحب فنون وافر العقل

الدرر الکامنة ٤/٢٥٠

• قال الامام طاش کبری ... ومن شروح الهدایة شرح الشیخ اکمل الدین المسمی بالعنایة وهو محمد بن محمد بن محمود ... وکان قوی النفس عظیم الهمة مهابا عفیفا فی المباشرة عمر اوقاتها وزاد معالیمها وعرض علیه القضاء مرارا فامتنع وکان حسن المعاشرة بالفقه والعربیة والاصول وبرع وساد وافتی ودرس وافاد وصنف فاجاد.

طالع التفصیل فی مفتاح السعادة ٢/٢٤٣ و ٢٤٤

• حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں. محمد بن محمود بن احمد البابرتی الشیخ اکمل الدین الحنفی اور کہتے ہیں کہ محمد بن محمد بن محمود ہے یہ فاضل اور کامل عقل اور صاحب فنون تھے. الدرر الکامنة ٤/٢٥٠

• امام طاش کبریٰ فرماتے ہیں. شروح ہدایہ سے شیخ اکمل الدین کی شرح ہے جس کا نام العنایہ ہے یہ محمد بن محمد بن محمود ہے یہ قوی النفس عظیم الہمة عفیف تھے اور قضا اس پر پیش کی گئی ہے لیکن آپ نے انکار کیا او فقہ اور عربیت اور اصول کو اچھی طرح جاننے والے تھے اور بلند پایہ اور سردار تھے اور درس فتاویٰ کا کام اچھے طریقہ سے کیا کرتے تھے. مطالعہ کریں مفتاح السعادة ٢/٢٤٣ و ٢٤٤

بانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی عشرین رکعۃ ثم قال فکان الناس یصلونہا فرادی الی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال عمر انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد فجمعہم علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فصلی بہم خمس ترویحات عشرین رکعۃ ـہ

- طالع شذرات الذ ۲۹۳/۶ و ۲۹٤ • ایضاح المکنون ۲/۳۵۳
- ھدیۃ العا ۱۷۱ • کشف الظنون ۱/۱۱۲ و ۱۱۵، ۳۵۱، ۲/۱٤٤۳ ...۱۰ ، • ۲/۱۱۵۸، ۱۲٤۷، ۱٤۲۸، ۱٦۸۰، ۱۸۲٤، ۱۸٦، ۱۹۷۷، ۲۰۱۵، ۲۰۳۵

العنایۃ علی ھامش فتح القدیر ۱/۴۰۸

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس تراویح پڑھی ہیں پھر فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ تک اکیلے کرتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک امام پہ ان کو جمع کروں تو ابی رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ پانچ ترویحے بیس رکعات پڑھا کرتے تھے جیسا کہ عنایہ ۱/۴۰۸ میں ہے

- مطالعہ کریں شذرات الذھب ٦/۲۹۳، ۲۹٤ • ایضاح المکنون ۲/۲۵۳
- ھدیۃ العارفین ۲/۱۷۱ • کشف الظنون کے مندرجہ بالا حوالجات ملاحظہ فرمائیں۔

ل اقول لعله اشار الی ما روی عن ابن عباسؓ بان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر کما فی مصنف ابن شیبۃ ۲/۳۹۴ لکن لایخفی علی العلماء بان هذا الحدیث ضعیف کما صرح به الامام البیهقی فی السنن الکبری ۲/۴۹۶ والامام ابن الهمام فی فتح القدیر ۱/۴۰۷ لاجل ابراهیم بن عثمان نعم وقد اشار بعض الحنابلۃ الی اسناد اخر ویمکن ان یکون هو صحیحا والاستدلال من الحدیث الضعیف ایضا صحیح اذا کان مؤیدا بعمل الخلفاء الراشدین والصحابۃ والتابعین تدبر

(تنبیه) اما ما ذکر صاحب العنایۃ والکفایۃ الفاظ الحدیث فلم اجدها فی کتب الاحادیث والله اعلم

ل میں کہتا ہوں کہ شاید مصنف نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جو ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس تراویح اور وتر پڑھتے تھے جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴ میں ہے لیکن علماء پر پوشیدہ نہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ امام بیہقیؒ نے سنن کبری ۲/۴۹۶ میں اور امام ابن الہمام نے فتح القدیر ۱/۴۰۷ میں ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعف پر تصریحات فرمائے ہیں اور بعض حنابلہ نے دوسری سند کی طرف اشارہ کیا ہے شاید وہ صحیح ہو اور استدلال ضعیف حدیث سے بھی صحیح ہے جبکہ خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین کے عمل سے مؤید ہو، فکر کر۔

(تنبیہ) صاحب العنایہ اور صاحب الکفایہ نے جو حدیث کے الفاظ نقل فرمائے ہیں یہ تو میں نے احادیث کی کتابوں میں نہیں پائے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(١٠) قال الامام ابن الهمام المتوفى سنة ٨٦١ھ ثبت العشرون من زمن عمر رضى الله عنه ففى المؤطا

• قال الامام السخاوىؒ۔ محمد بن عبد الواحد بن عبد الحميد بن مسعود الكمال ابن الهمام ... كان اماما علامة عارفا باصول الديانات والتفسير والفقه واصوله والجدل والادب ... وجل علم النقل والعقل متفاوت المرتبة فى ذلك مع قلة علمه فى الحديث عالم اهل الارض ومحقق اولى العصر حجة اعجوبة ذا حجج باهرة واختيارات كثيرة وترجيحات قوية بل كان يصرح بانه لولا العوارض البدنية من طول الضعف والاسقام وتراكمهما فى طول المدد لبلغ رتبة الاجتهاد۔ طالع التفصيل فى الضوء اللامع ١٢٧/٨ إلى ١٣٧

• قال الامام احمد طاش كبرىؒ ... ومن شروح الهداية فتح القدير للعاجز الفقير الامام ابن الهمام

(١٠) امام ابن الہمام المتوفی ٨٦١ھ کہ بیس رکعات تراویح زمانہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے مؤطا میں ہے

• امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود الکمال بن الہمام یہ امام علامہ اصول الدیانات اور تفسیر اور فقہ اور اصول اور جدل اور ادب کو جاننے والے تھے اور علم النقل والعقل میں بلند ہے اور اس میں متفاوت مرتبہ والا تھا اور حدیث میں اس کا علم کم تھا اور اس کے باوجود اہل الارض میں عالم تھے اور اپنے زمانہ میں محقق حجت اعجوبہ اور دلائل واضحہ اور اختیارات کثیرہ اور قوی ترجیحات کے مالک تھے بلکہ یہ تصریح کرتے ہیں کہ عوارض بدنیہ کمزوری اور امراض بدن طویل زمانہ نہ ہوتے تو میں رتبہ اجتہاد کو پہنچ جاتے۔

تفصیل کیلئے دیکھیں الضوء اللامع ١٢٧/٨ تا ١٣٧

... الامام ابن الہمام

وهو محمد بن عبد الواحد — وتقدم على اقرانه وبرع في العلوم وتصدى لنشر العلم
وانتفع به خلق وكان علامة في الفقه والاصول والنحو والتصرف. محققا جدليا
نظارا وكان يقول انا لا نقلد في المعقولات احدا-

طالع مفتاح السعادة ٢/٢٤٤ إلى ٢٤٦

محمد بن عبدالواحد کا ہے۔ یہ اپنے زمانہ کے ساتھیوں میں مقدم تھے اور علوم میں
بلند تھے اور علم کا نشر اور اشاعت کیا ... اور لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا اور یہ
فقہ اور اصول اور نحو وصرف میں علامہ محقق جدلی نظار تھے اور فرماتے تھے کہ ہم
معقولات میں کسی کی تقلید نہیں کرتے

مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ٢/٢٤٤ تا ٢٤٦

عن یزید بن رومان کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطابؓ بثلاث و عشرین رکعة وروی البیہقی فی المعرفة عن السائب بن یزید قال کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطابؓ بعشرین رکعة قال النووی فی الخلاصة اسناده صحیح [1]

• قال الامام ابن العماد (سنة احدی وستین وثمانمائة) وفیہا (توفی) کمال الدین محمد ابن عبدالواحد المعروف بابن الہمام الحنفی.. وتقدم علی اقرانه وبرع فی العلوم (ذکره ما قال طاش کبری ...... ۲) طالع شذرات الذہب ۷/۲۹۸

[1] فتح القدیر ۱/۴۰۷ • طالع نصب الرایة ۲/۱۵٤ للامام الزیلعیؒ

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھا کرتے تھے اور بیہقی نے معرفہ میں سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ عمرؓ میں بیس تراویح پڑھا کرتے تھے اور نوویؒ نے خلاصہ میں فرمایا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے جیسا کہ فتح القدیر ۱/۴۰۷ میں ہے۔

• نصب الرایة ۲/۱۵۴ زیلعی کا بھی مطالعہ کریں

• امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۸۶۱ھ میں کمال الدین محمد بن عبدالواحد جو معروف بابن الہمام سے کی وفات ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں میں مقدم اور علوم میں بلند پایہ کے تھے (پھر امام طاش کبری زادہ والا کی عبارت ذکر کی ہے) مطالعہ کریں شذرات الذہب ۷/۲۹۸

قال الامام الشوکانی ؒ. محمد بن عبد الواحد ... وکان دقیق الذهن عمیق الفکر بداً تق الباحث حتی یحیر شیوخه فضلاً عن من عداهم ... وکان اماما فی الاصول والتفسیر والفقه والفرائض والحساب والتصوف والنحو والصرف والمعانی والبیان والبدیع والمنطق والجدل۔

طالع البدر الطالع ۲/۲۰۱ و ۲۰۲ • الاعلام للزرکلی ۷/۱۳۴ • الفوائد البهیة ۱۸۰
الرسالة المستطرفة ۱۹۶ • هدیة العارفین ۲/۲۰۱ • کشف الظنون ۱/۲۳۶ و ۲۵۸ و ۸۸۲ • ۲/۹٤۵ و ۹٤۶ ، ۱۲۹۲ ، ۱۶۶۶ ، ۲۰۳٤
احوال بعض العلماء علی حسن المحاضرة ۱/۲۷۰ • بغیة الدعاة ۷۰ ، ۷۱

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں ۔ محمد بن عبدالواحد ۔ یہ دقیق النظر عمیق الفکر اور مباحث میں باریک بین تھے یہاں تک کہ اساتذہ ، کو بھی حیران کر دیتے چہ جائیکہ دوسرے لوگ ہوں ۔ یہ اصول اور تفسیر اور فقہ اور میراث اور حساب اور تصوف اور نحو و صرف اور معانی اور بیان اور بدیع اور منطق اور جدل میں امام تھے

مطالعہ کریں البدر الطالع ۲/۲۰۱ ، ۲۰۲

(الوضح) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

(۱۱) قال الامام الملا خسرو المتوفی ۸۸۵ھ: التراویح وھی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تدصح

ؔ قال الامام ابن العماد ؒ (سنة خمس وثمانین وثمانمائة) وفیھا (توفی) المولی خسرو محمد بن فراموز الرومی الحنفی الامام العلامة واخذ العلوم عن برھان الدین الرومی المفتی فی بلاد الرومیة... وکان السلطان محمد یجله کثیرا ویقول لوزرائه ھذا ابوحنیفة لزمانه وکان متخشعا صاحب اخلاق حمیدة و سکینة ووقار یخدم بنفسه مع ماله من العبید و الخدم الذین لا یحصون کثرة وکان مع اشتغاله بالمناصب والتدریس یکتب کل یوم ورقتین من کتب السلف بخط حسن و عمر عدة مساجد بقسطنطینیة و من مصنفاته حواشی علی المطول وحواشی التلویح والدرر و الغرر. طالع شذرات الذھب ۷/۳۴۲، ۳۴۳ ۔ الضوء اللامع ۸/۲۷۹

(۱۱) امام ملا خسرو متوفی ۸۸۵ھ فرماتے ہیں کہ تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں

• امام ابن العماد ؒ فرماتے ہیں کہ ۸۸۵ھ میں مولیٰ خسرو محمد بن فراموز الرومی الحنفی الامام العلامہ کی وفات ہو گئی ہے اور علوم برہان الدین الرومی سے حاصل کئے ہیں اور بلاد رومیہ میں یہ مفتی تھے اور سلطان محمد اس کی عزت کیا کرتے تھے اور وزیروں کو فرماتے تھے۔ کہ یہ اس زمانہ کا ابوحنیفہ ہے۔ اور یہ اچھے اخلاق اور باوقار انسان تھے اور کثرت غلاموں کے باوجود یہ خود خدمت کیا کرتے تھے اور یہ منصب اور تدریس میں مشغول ہونے کے باوجود روزانہ دو ورق سلف کی کتابوں سے خوشخطی کے ساتھ تحریر فرماتے تھے اور قسطنطنیہ میں چند مساجد تعمیر کیں ہیں۔ اور آپ کی تصانیف سے مطول اور تلویح پر حواشی ہیں۔ اور الدرر اور الغرر بھی آپ کی تصانیف سے ہیں۔
مطالعہ کریں شذرات الذھب ۷/۳۴۲، ۳۴۳ ۔ الضوء اللامع ۸/۲۷۹



انه علیه الصلوٰۃ والسلام اقامها فی بعض اللیالی وبین العذر فی ترکها وهو خشیة ان تکتب علینا ثم واظب علیها الخلفاء الراشدة وهی خمس ترویحات لکل (ترویحة) تسلیمتان فتکون التسلیمات عشر

قال الامام اسماعیل باشا البغدادیؒ . ملا خسرو محمد بن فرامرز الشهیر بالاخسرو شیخ الاسلام الرومی الحنفی المتوفی سنة خمس وثمانین وثمانمائة من تصانیفه درر الحکام شرح غرر الاحکام ... هدیة العارفین ٢/ ٢١١

طالع کشف الظنون ١/ ٩١ ، ١١٣ ، ١٩٠ ، ٤٧٤ ، ٤٩٧ ، ٨٩٩ ، ٢/ ١١٤٤ ، ١٦٥٧ • معجم المؤلفین ١١/ ١٢٢

درر الحکام فی شرح غرر الاحکام ١/ ١١٩ و ١٢٠

اس لئے کہ یہ صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض راتوں میں تراویح کا قیام کیا ہے پھر ہمیشگی نہ کرنے کی وجہ بیان کی کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر فرض ہو جائیں پھر تراویح پر خلفاء راشدین نے مواظبت ہمیشگی کی ہے اور یہ پانچ ترویحات (بیس رکعات) ہیں ہر ترویحہ (چار رکعت) کے لئے دو سلام ہیں تو سلام تمام دس ہونگے۔ جیسا کہ درر الحکام ١/ ١١٩ ، ١٢٠ میں ہے

• اسماعیل باشا البغدادی فرماتے ہیں کہ ملا خسرو محمد بن فرامرز جو ملا خسرو سے مشہور ہیں یہ شیخ الاسلام الرومی الحنفی ۸۸۵ھ میں اس کی وفات ہوگئی ہے اور آپ کی تصانیف سے درر الحکام شرح غرر الاحکام ہے۔ ھدیۃ العارفین ٢/ ٢١١

• مطالعہ کریں کشف الظنون ١/ ٩١ ، ١١٣ ، ١٩٠ ، ٤٧٤ ، ٤٩٧ ، ٨٩٩ ، ٢/ ١١٤٤ ، ١٦٥٧ ، معجم المؤلفین ١١/ ١٢٢



(۱۳) قال الامام ابن نجیمؒ المتوفی سنہ ۹۷۰ھ [1] وسن فی رمضان عشرون رکعۃ (ثم ذکر روایۃ الامام مالکؒ عن یزید بن رومان کما مر مفصلا ثم قال) وعلیہ عمل الناس شرقا وغربا [2]

---

[1] قال الامام ابن العماد (سنۃ سبعین وتسعمائۃ) وفیھا (توفی) الشیخ زین الدین ابن ابراھیم الشھیر بابن نجیم الحنفی الامام العلامۃ قال ولدہ الشیخ احمد مولانا العالم العلامۃ البحر الفہامۃ وحید دھرہ وفرید عصرہ کان عمدۃ العلماء العاملین وقدوۃ الفضلاء الماھرین وختام المحققین والمفتین اخذ عن العلامۃ قاسم بن قطلوبغا والبرکات الکرکی ... وغیرہم والف رسائل وحوادث ووقائع فی فقہ الحنفیۃ من ابتداء امرہ یحتاج الیھا فی زماننا وشرح الکنز وسماہ بالبحر الرائق -

طالع شذرات الذھب ۸/۳۵۸ • طالع کشف الظنون ۱/۹۸ ، ۳۵۶ ، ۷۲۷ ، ۸۴۷ ، ۹۱۰ ، • ۲/۱۵۱۵ ، ۱۲۶۱ • ھدیۃ العارفین ۱/۳۷۸

• معجم المؤلفین ۴/۱۹۲

---

[2] بحر الرائق ۲/۷۲

---

(۱۳) امام ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بیس رکعات سنت ہیں پھر امام مالکؒ والی روایت یزید بن رومان کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ اس پر شرقاً اور غرباً لوگوں کا عمل ہے جیسا کہ بحر الرائق ۲/۷۲ میں ہے۔

• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۹۷۰ھ میں شیخ زین الدین بن ابراہیم جو ابن نجیم سے مشہور ہے یہ حنفی امام علامہ تھے اس کا بیٹا شیخ احمد فرماتے ہیں کہ یہ امام علامہ بحر فہامہ زمانہ میں یکتا عمدۃ العلماء العاملین اور قدوۃ الفضلاء الماہرین اور ختام المحققین اور مفتیین تھے اور علوم قاسم بن قطلوبغا البرکاتی الکرکی وغیرہ سے حاصل کئے ہیں اور رسائل اور وقائع فقہ حنفی میں لکھے ہیں جس کو انسان ہمارے زمانہ ابتداء سے محتاج ہوتا ہے اور شرح الکنز لکھی ہے اس کا نام بحر الرائق لکھا ہے -

مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۳۵۸

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں - دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں -



(٣١) قال الامام جلال الدين الخوارزمی کان جملتها عشرین رکعة (ثم قال) وما رویناه هو المشهور بین الصحابة رضی اللہ عنہم والتابعین رحمهم الله تعالیٰ

قال الامام طاش کبری زادہ - الکفایة للسید جلال الدین الکرلانی لم اقف علی ترجمته

مفتاح السعادة ۲/۲۴۰ نسخة اخری ۲/۲۶۷

وقال الامام حاجی خلیفة الکفایة لجلال الدین السید الکرلانی (الکرمانی) المتوفی ...

کشف الظنون ۲/۱۴۹۹

الکفایة علی هامش فتح القدیر ۱/۴۰۷

---

(۳۱) امام جلال الدین الخوارزمی فرماتے ہیں کہ مجموعہ تراویح بیس رکعات ہیں (پھر فرماتے ہیں) جو ہم نے روایت کی ہے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے درمیان مشہور ہے۔ جیسا کہ الکفایہ ۱/۴۰۷ میں ہے۔

• امام طاش کبری زادہ فرماتے ہیں کہ کفایہ سید جلال الدین الکرلانی کا ہے، اور اس کا ترجمہ مجھے معلوم نہ ہوا۔

مفتاح السعادة ۲/۲۴۰ نسخہ دوم ۲/۲۶۷

• حاجی خلیفہ فرماتے ہیں۔ الکفایہ سید جلال الدین کرلانی (الکرمانی) المتوفی ..... کا ہے۔

کشف الظنون ۲/۱۴۹۹

(١٤) قال الامام ابراهيم القاري[1] سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسليمات بعد العشاء [2]

---

[1] قال الامام حاجی خليفة. ومن شروحه (ای الكنز) المستخلص لابراهيم بن محمد القاری الحنفی وهو شرح ممزوج فرغ عنه فی رجب سنة ٩٠٧ه سبع وتسعمائة) كشف الظنون ٢/١٥١٦

---

[2] المستخلص ١/٢٤٦

---

(١٤) امام ابراهيم القاریؒ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح دس سلاموں کے ساتھ نماز عشاء کے بعد سنت ہیں جیسا کہ مستخلص ١/٢٤٦ میں ہے۔

• امام حاجی خلیفہؒ فرماتے ہیں کہ
کنز کی شرحوں سے المستخلص ہے جو ابراہیم بن محمد القاری الحنفی کی تصنیف ہے
جس سے ٩٠٧ھ میں فارغ ہوئے ہیں۔
کشف الظنون ٢/١٥١٦

(١٥) قال الامام الشيخ عبد الرحمٰن المتوفی ۱ ۱۰۷۸ھ لہ وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات ۲ھ

---

۱ قال الامام حاجی خلیفة ۲... المولی العلامة قاضی القضاة بالعساکر الرومیة عبد الرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان المدعو بشیخ زاده المتوفی ۱ ۱۰۷۸ھ والف شرحا بسیطا وسماہ مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر کشف الظنون ۲/۱۸۱۵

---

۲ مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر ۱/۱۳۶

---

(١٥) امام شیخ عبدالرحمٰن المتوفی ۱۰۷۸ھ فرماتے ہیں کہ تراویح دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات ہیں جیساکہ مجمع الانہر ۱/۱۳۶ میں ہے ۔

---

۱ امام حاجی خلیفہؒ فرماتے ہیں :۔

المولی العلامہ قاضی القضاۃ لشکر رومی میں ۔ عبدالرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان جو شیخ زادہ متوفی ۱۰۷۸ھ سے بلایا جاتا ہے ۔ اور شرح لکھی ہے جس کا نام مجمع الانہر ہے ۔

کشف الظنون ۲/ ۱۸۱۵

(١٦) قال الامام ابن عابدين المتوفی سنة ١٢٥٢ھ له التراويح سنة مؤكدة (ثم ذكر الاستدلال من مواظبة الخلفاء الراشدين المهديين وعامة الصحابة رضي الله عنهم ومن بعدهم الى يومنا هذا ثم قال) وهی عشرون ركعة وهو قول الجمهور وعمل الناس شرقا وغربا۔ ٢ه

له قال الامام اسماعيل باشا البغدادي - ابن عابدين السيد محمد امين عابدين بن السيد عمر عابدين بن عبد العزيز الحنفي المفتي العلامة الشهير بابن عابدين (ثم ذكر تصانيفه)۔ هدية العارفين ٣٦٧/٢

٢ه رد المحتار ٥٢٠/١ • طالع شرح الایاس ١٧٥ • الكفاية لذوي العناية ٤٩ للعبد الناخوري

---

(١٦) امام ابن عابدین متوفی ١٢٥٢ھ فرماتے ہیں تراویح سنت مؤکدہ ہیں (پھر اس پر استدلال میں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو ہدایت یافتہ ہیں کا دوام اور عام صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین وغیرہ اس دن تک لوگوں کا عمل پیش کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں) کہ یہ جمہور کا قول ہے شرقا اور غربا۔
جیسا کہ رد المحتار ٥٢٠/١ میں ہے۔ مطالعہ کریں شرح الایاس ١٧٥ • الکفایہ لذوی العنایہ ٤٩

• امام اسماعیل باشا الحنفی البغدادیؒ فرماتے ہیں۔
ابن عابدین السید محمد امین عابدین بن السید عمر عابدین بن عبد العزیز الحنفی المفتی جو ابن عابدین سے مشہور ہیں پھر آپ کی تصانیف ذکر کیں ہیں
ہدیۃ العارفین ٣٦٧/٢

مطالع ترجمة الامام ابن عابدين فی الكتب التالية

ايضاح المكنون ١/ ٧، ١٨، ٢٥، ٢٨، ١٠، ١١٤، ٢٢٩، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٦٠، ٣٢٤، ٤٦٩، ٥٥٢، ٥٥٦، ٥٧٩

٢/ ٥١، ١١٣، ١١٥، ١٣٨، ١٦٣، ٢٠٧، ٥٥٤، ٥٦٤، ٥٦٧، ٥٧٨، ٥٩٥، ٦٣١، ٦٤٤، ٦٤٧ • احال فی المعجم ٩/ ٧٧ • على معجم المطبوعات ١٥٠، ١٥٤

منتخبات التواريخ لدمشق ٢/ ١٨٠ • روض البشر ٢٢٠، ٢٢٣ • فهرست الخديوية ٢/ ٢٣٨، ٣/ ٢٦٨ • الكتاف ٥٨، ٦٦، ١٨٦ • فهرست الازهرية ٢/ ٨٤، ٩١، ١٥٩

فهرست التيمورية ٢/ ١٨٧ • فهرست دار الكتب المصرية ٢/ ١٤٨

فهرست اصول الفقه ٢١

مندرجہ بالا کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الحافظ الذهبیؒ۔ الامام الشافعیؒ۔ محمد بن ادریس الامام عالم العصر ناصر الحدیث فقیہ الملۃ ابوعبداللہ القرشی۔ طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵ الی ۹۹

تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۶۱ • الکاشف ۳/۱۹ • دول الاسلام ۱/۱۲۷

التاریخ الکبیر ۱/۴۲ • التاریخ الصغیر ۲/۳۰۲ • تاریخ بغداد ۲/۵۶ الی ۷۳

الفہرست للندیم ۲۶۳ • طبقات الحنابلۃ ۱/۲۸۰ • ترتیب المدارک ۲/۳۸۲

صفۃ الصفوۃ ۲/۹۵ • المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۸ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۴۴

وفیات الاعیان ۴/۱۶۳ • الکامل ۶/۱۹۶ • تہذیب الکمال الی ۱۱

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

الامام الشافعی محمد بن ادریس الامام عالم العصر ناصر الحدیثؒ فقیہ الملۃ ابوعبداللہ القرشی

ہے۔ مطالعہ کریں تفصیل سے لیے سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵ تا ۹۹

(نوٹ، مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں

الا ثلاثین رکعة) واحب الی عشرون لانه روی عن عمر رضی الله عنه وکذلک
یقومون بمکة ویوترون بثلاث له

له طبقات السبکی الجزء الاول • البدایة والنهایة ١٠/٢٥١ • تهذیب التهذیب ٩/٢٥
خلاصة تذهیب الکمال ٣٢٦ • النجوم الزاهرة ٢/١٧٦ • مفتاح السعادة ٢/١٩٩ إلی ٢٠٠
شذرات الذهب ٢/٩ إلی ١١ • الرسالة المستطرفة ١٧ • غایة النهایة ٢/٩٥
طبقات ابن هدایة الله ١٨٧ مع طبقات الفقهاء للشیرازی • الدیباج المذهب ٢/١٥٦ إلی
١٦٦ • طبقات الفقهاء ٦٠ الی ٦٢ للامام ابی اسحاق • کشف الظنون ١/١٦٤، ٤٢٢،
٥٠٠، ٨٢٣ • ٢/١٢٧٧، ١٣٣٩، ١٣٨٤، ١٤٤٨، ١٨٣٥
هدیة العارفین ٢/٩ • اعلام للزرکلی ٦/٢٤٩

کتاب الام ١/١٤٢ • ایها الاخ الکریم انظر الی تجاهل الالبانی حیث یقول فی رسالته
تضعیف الامام الشافعی لعدد العشرین ص ٥٥ ولما ینادی الامام الشافعی بعدد
العشرین ویقول احب الی عشرون فکیف یتجاهل الحاسدون هل هو یحب الضعیف
لنفسه ویترک الصحیح للالبانی ولمتبوعه ولاتباعه - انا لله وانا الیه راجعون

کررہ ۳۶ پڑھتے تھے اور مجھے بیس رکعات پسند ہیں کیونکہ یہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور اسی طرح
مکہ میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے جیسا کہ کتاب الام ۱/۱۴۲ میں ہے
اے میرے بھائی البانی کی جہالت کو دیکھ لیں کہ وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے بیس رکعات کی
تضعیف کی ہے رسالہ البانی ۵۵ امام شافعیؒ اعلان فرماتے ہیں کہ بیس رکعات مجھے پسند ہیں تو حاسدین
کیوں جہالت کا ارتکاب کرتے ہیں کیا امام شافعیؒ اپنے لئے ضعیف پسند کرتے ہیں اور صحیح البانی
اور متبوعین اور تابعین کے لئے چھوڑتے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون



(٢٠) قال الامام ابو اسحٰق ابراهیم بن علی الفیروز آبادی الشیرازی رحمہ اللہ [1] المتوفیٰ ٤٧٦ھ

[1] قال الامام السمعانی رحمہ اللہ ۔ الفیروز آبادی بکسر الفاء وسکون الیاء المنقوطه باثنتین من تحتها و ضم الراء وسکون الواو و فتح الزاء والباء المنقوطة بین الالفین وفی آخرها الدال المعجمة هذه النسبة الی فیروز آباد وهی بلدة بفارس ویقال هی بلدة جور والمشهور بالنسبة الی هذه البلدة ابو اسحٰق ابراهیم بن علی بن یوسف المعروف بالشیرازی امام الدنیا علی الاطلاق والمدرس ببغداد ۔ طالع الانساب ١٠/ ٢٢٧ و ٢٢٨

[2] قال الامام السمعانی ۔ الشیرازی بکسر الشین المعجمة والیاء الساکنة آخر الحروف والراء المفتوحة بعدها الالف و فی آخرها الزاء هذه النسبة الی شیراز وهی قصبة فارس ودار الملك بها ۔ طالع الانساب ٩/ ٢١٧

• قال الحافظ ابن عساکر رحمہ اللہ ... ومنهم الشیخ ابو اسحٰق ابراهیم بن علی بن یوسف الشیرازی ثم الفیروز آبادی الفقیه الزاهد العابد ذوالتصانیف الحسنة والتوالیف المستحسنة سکن بغداد وسمع الحدیث بها من ابی علی بن شاذان ....

طالع تبیین کذب المفتری ٢٧٦ الی ٢٧٨

---

(٢٠) امام ابو اسحٰق ابراہیم بن علی الفیروز آبادی الشیرازی المتوفیٰ ٤٧٦ھ فرماتے ہیں ۔

[1] امام السمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ، الفیروز آبادی . فار کے کسرہ اور سکون یار اور ضمہ را اور سکون واو اور فتح زار اور بار ڈوالفوں کے درمیان اور اخیر میں ذال بالنقطہ یہ نسبت فیروز آباد کی طرف ہے ۔ یہ فارس میں شہر ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ظلم کے شہر سے مسمّٰی کیا جاتا ہے اور اس شہر کے ساتھ مشہور ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف جو شیرازی سے معروف تھے اور امام الدنیا علی الاطلاق تھے اور بغداد میں مدرس تھے ۔

مطالعہ کریں انساب ١٠/ ٢٢٧ و ٢٢٨

[2] امام سمعانی فرماتے ہیں کہ شیرازی شین معجمہ کے کسرہ اور سکون یار کے ساتھ اور رار مفتوحہ کے بعد الف و اخیر میں زار یہ شیراز کی طرف نسبت ہے یہ فارس کا قصبہ ہے وہاں دار الخلافہ ہے ۔ مطالعہ کریں انساب ٩/ ٢١٧

• حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں ۔ ان میں شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی پھر فیروز آبادی ہے جو فقیہ زاہد ، عابد بہترین تصانیف کے صاحب تھے اور بغداد میں سکونت پذیر تھے اور وہاں ابو علی بن شاذان سے حدیث سنی ہیں ۔ مطالعہ کریں تبیین کذب المفتری ٢٧٦ تا ٢٧٨

ومن السنن الراتبة قیام رمضان وهو عشرون رکعة بعشر تسلیمات [1]

قال الحافظ ابن النجار- ابراهیم بن علی بن یوسف امام اصحاب الشافعی ومن انتشر فضله فی البلاد وفاق اهل زمانه بالعلم والزهد والسداد و اقر بعلمه وورعه الموافق والمخالف والمعادی والمحالف وحاز قصبق السبق - قال الحافظ السلفی سألت اباغالب شجاع بن فارس عن ابی اسحٰق ابراهیم بن علی الشیرازی فقال امام اصحاب الشافعی والمقدم علیهم فی وقته ببغداد وکان ثقة ورعاً صالحاً عالماً بمعرفة الخلاف علما لا یشارکه فیه احد سمعت منه شیئا من حدیثه ومصنفاته ..

طالع المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴۲ الی ۴۶

[1] المهذب فی فقه مذهب الامام الشافعیؒ ۱/۸۴

کہ سنتِ مؤکدہ سے رمضان میں قیام کرنا ہے اور یہ دس سلاموں کے ساتھ بیسؔ رکعات تراویح پڑھنا ہے جیساکہ مہذب فی فقہ مذہب الامام الشافعیؒ ۱/۸۴ میں ہے۔

حافظ ابن نجار فرماتے ہیں۔ ابراہیم بن علی بن یوسف شوافع کے امام تھے اور شہروں میں اس کی فضیلت منتشر تھی اور علم زہد اور استقامت میں اہلِ زمانہ میں فائق بلند تھے اور اس کے علم اور پرہیزگاری کا موافق اور مخالف قائل تھے۔ حافظ سلفی کہتے ہیں کہ میں نے ابوغالب شجاع بن فارس سے ابواسحٰق ابراہیم بن علی کے بارے پوچھا تو فرمایا شوافع کے امام تھے اور یہ ثقہ پرہیزگار اور نیک تھے اور خلاف پر ایسا علم رکھتے تھے جس میں آپ کے ساتھ کوئی شریک نہیں تھا۔ میں نے اس سے حدیث اور اس کی تصانیف سنیں۔

مستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴۲ تا ۴۶

• قال الحافظ الذہبیؒ . ابو اسحٰق الشیرازیؒ الشیخ الامام القدوۃ المجتہد شیخ الاسلام ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف . . قال ابوبکر الشاشی ابو اسحٰق حجۃ اللہ علی ائمۃ العصر.

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۸/۴۵۲ الی ۴۶۴ • طالع المنتظم ۹/۷ • البدایۃ والنہایۃ ۱۲/۱۲۴ • طبقات السبکی ۴ ۲۱۵ • وفیات الاعیان ۱/۲۹ الی ۳۱
• صفۃ الصفوۃ ۴/۶۶

• الکامل ۱۰/۱۳۲ • اللباب ۲/۴۵۱ • تہذیب الاسماء واللغات ۲/۱۷۲

• المختصر فی اخبار البشر ۳/۱۹۴ • تتمۃ المختصر ۱/۵۷۳ • طبقات الاسنوی ۲/۸۳ • النجوم الزاہرۃ ۵/۱۱۷ • مفتاح السعادۃ ۲/۲۸۹
• طبقات ابن ہدایۃ اللہ ۲۳۶ • طبقات الاولیاء لابن ملقن ۲۶۱
• شذرات الذہب ۲/۳۴۹ • ہدیۃ العارفین ۱/۸ • کشف الظنون ۱/۳۹ ، ۳۹۱ ، ۴۸۹ ، ۲/۱۱۰۰ ، ۱۰۰۵ ، ۱۵۶۲ ، ۱۷۴۳ ، ۱۹۱۲ ، ۱۹۱۷

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابو اسحٰق شیرازی امام قدوۃ مجتہد شیخ الاسلام ابو اسحٰق ابراہیم بن علی تھے۔ ابوبکر شاشی کہتے ہیں کہ ابو اسحاق ائمہ عصر پر حجۃ اللہ تھے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۴۵۲ تا ۴۶۴
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں اس کا ترجمہ مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔



قال الامام ابو بکر محمد بن احمد الشاشی المتوفی ۵۰۷ھ ومن السنن الراتبة صلوٰۃ التراویح

قال الامام ابو عبید الاندلسی .. الشاش بشین معجمة بعد الالف من بلاد الترک
معجم ما استعجم ۲ / ۷۷۵
قال الامام السمعانی الشاشی بالالف الساکن بین الشینین المعجمتین ھذہ النسبة الی وراء نھر جیحون یقال لھا شاش - الانساب ۸ / ۱۳ ٭ طالع اللباب ۲ / ۱۷
٭ معجم البلدان ۳ / ۳۰۸
قال الحافظ الذھبی - الشاشی الامام العلامة شیخ الشافعیة فقیه العصر فخر الاسلام ابو بکر محمد بن احمد بن الحسین الشاشی . طالع سیر اعلام النبلاء ۱۹ / ۳۹۳ ، ۳۹۴
تبیین کذب المفتری ۳۰۶ ، ۳۰۷ ٭ المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸ / ۴
المنتظم ۹ / ۱۷۹ ٭ وفیات الاعیان ۴ / ۲۱۹ ٭ تذکرۃ الحفاظ ۴ / ۱۲۴۱
٭ دول الاسلام ۲ / ۳۶ ٭ المختصر فی اخبار البشر ۲ / ۲۲ ٭ تتمة المختصر ۲ / ۳۷
لابن الوردی ٭ طبقات السبکی ۶ / ۷۰ ٭ الکامل لابن الاثیر ۹ / ۹۶۸ ٭ ۱۰ / ۴۰۶

امام ابو بکر محمد بن احمد الشاشی المتوفی ۵۰۷ھ فرماتے ہیں کہ سنن مؤکدہ سے نماز تراویح ہے ۔

امام ابو عبید اندلسی فرماتے ہیں کہ شاش شین معجمہ الف کے بعد کے ساتھ ترکی کے بلاد سے ہے ۔ معجم ما استعجم ۲ / ۷۷۵
امام سمعانی فرماتے ہیں الشاشی دو شینوں کے درمیان الف کے ساتھ یہ نسبت ہے ، سیحون کے نہر کے اس طرف جو شاش کہتے ہیں ۔ الانساب ۸ / ۱۳ ٭ مطالعہ کریں لباب ۲ / ۱۷ ٭ معجم البلدان ۳ / ۳۰۸
حافظ ذہبی فرماتے ہیں الشاشی الامام العلامہ شوافع کا شیخ فقیہ العصر فخر الاسلام ابو بکر محمد بن احمد بن الحسین الشاشی تھے ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۹ / ۳۹۳ ، ۳۹۴
نوٹ : مندرجہ بالا کتابوں میں اس کا ترجمہ کا مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات وبه قال ابوحنیفةؒ واحمد وفعلها بالجماعة افضل نص علیه فی البویطی [1]

• النجوم الزاهرة ۵/۲۰۶ • البدایة والنهایة ۱۲/۱۷۷ • شذرات الذهب ۴/۱۶

• طبقات الاسنوی ۲/۸۶ • طبقات ابن هدایة الله ص ۲۰ • کشف الظنون ۱/۴۰۱، ۶۹۰ • ۲/۱۰۲۵

(التنبیه) قد وقع الخطأ عن الکاتب فی تبیین کذب المفتری ص ۳۰۷ حیث کتب فیها بانه مات سنة سبع وسبعین وخمسمائة .... مع انه توفی سنة سبع خمسمائة فتدبر ...

---

[1] حلیة الاولیاء فی معرفة مذاهب الفقهاء ۲/۱۱۹

اور یہ بیس رکعات دس سلام کے ساتھ ہے اور اسی پر ابوحنیفہؒ اور احمدؒ نے قول کیا ہے، اور جماعت سے ادا کرنا بہتر ہے اور بویطی میں اس پر تصریح کی ہے - جیساکہ حلیۃ الاولیاء فی معرفۃ مذاہب الفقہاء ۲/۱۱۹ میں ہے -

---

(تنبیہ) تبیین کذب المفتری ۳۰۷ میں کاتب سے غلطی ہوئی ہے کہ وہاں لکھا ہے کہ یہ ۵۷۷ھ میں وفات پاگئے ہیں حالانکہ یہ ۵۰۷ھ میں وفات پا گئے ہیں، فکر کر

(٤) قال الامام المفسر محیی السنة ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفیٰ ۵۱۶ھ ولہ ان اکثر اھل العلم

قال الحافظ الذہبیؒ البغویؒ العلامة القدوة الحافظ شیخ الاسلام محیی السنة ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی الشافعی المفسر صاحب التصانیف کشرح السنة.... الخ .... وکان البغوی یلقب بمحیی السنة وبرکن الدین وکان سیدا اماما عالما علامة زاهدًا قانعا بالیسیر ....

طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۹/۴۳۹ الی ۴۴۳ • العبر ۴/۰۶
• دول الاسلام ۲/۴۳ • تذکرة الحفاظ ۴/۱۲۵۷ الی ۱۲۵۹ • الوافی بالوفیات ۱۲/۲۶ • المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۴۰ • النجوم الزاهرة ۵/۲۲۳، ۲۲۴
• طبقات السبکی ۷/۷۵ الی ۸۰ • طبقات الاسنوی ۱/۲۰۵ و ۲۰۶ • البدایة و النھایة ۱۲/۱۹۳ • مفتاح السعادة ۱/۴۳۵ و ۲/۸ • تھذیب ابن عساکر ۴/۳۴۸ ذکرہ استطرادا فی ترجمة الحسین بن علی البغوی • شذرات الذھب ۴/۴۸، ۴۹ کشف الظنون ۱/۱۹۵، ۵۱۷، ۲/۱۶۹۷ • دائرة المعارف ۴/۲۷

---

(٤) امام مفسر محیی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود البغویؒ المتوفیٰ ۵۱۶ھ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل العلم

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں، کہ بغوی علامہ قدوۃ حافظ شیخ الاسلام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی الشافعی المفسر صاحب التصانیف مثل شرح السنۃ الخ ہیں اور اس کا لقب محی السنۃ اور رکن الدین تھا اور یہ سید امام عالم علامہ زاہد معمولی چیز کے ساتھ صبر کر لیتے ...

مطالعہ کریں تفصیل سیر اعلام النبلاء، ۱۹/ ۴۳۹ تا ۴۴۳ ...

الی آخرہٖ / مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں

دو بارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

فعلى عشرين ركعة يروى ذلك عن عمرو علىّ وغيرهما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوري وابن المبارك[1] والشافعيؒ واصحاب الرأى وقال الشافعيؒ هكذا ادركت ببلدنا مكة يصلون عشرين ركعة[2]

---

[1] قال الحافظ العجليؒ ـ عبد الله بن المبارك (خراسانی) ثقة ثبت فی الحدیث رجل صالح وکان یقول الشعر وکان جامعًا للعلم. تاریخ الثقات ۲۷۵ رقم ۸۷۶

- قال الحافظ الذهبیؒ ـ عبد الله بن المبارك ـ الامام شیخ الاسلام عالم زمانه وامیر الاتقیاء فی وقته . . . . . وحدیثه حجة بالاجماع وهو فی المسانید والاصول. طالع التفصیل سے سیر اعلام النبلاء ۸/۳۷۸ الی ۴۲۱
- طالع طبقات خلیفة ۳۲۲ • التاریخ الکبیر ۵/۲۱۲ • التاریخ الصغیر ۲/۲۲۵
- الجرح والتعدیل ۵/۱۷۹ • حلیة الاولیاء ۸/۱۶۲ • الانتقاء لابن عبد البر ۱۳۲
- تاریخ بغداد ۱۰/۱۵۲ • طبقات ابی اسحٰق الشیرازی ۱۰۷ • صفة الصفوة ۴/۱۳۴ الی ۱۴۷ • وفیات الاعیان ۳/۳۲ • تھذیب الکمال ۸۳۰
- تذکرة الحفاظ ۱/۲۷۴ • التھذیب ۵/۳۸۲ • غایة النھایة ۱/۴۴۶
- النجوم الزاهرة ۲/۲۷ • خلاصة تذھیب الکمال ۲۱۱ • العبر ۱/۲۱۷
- شذرات الذھب ۱/۲۹۵

---

[2] شرح السنة ۴/۱۲۳

بیس تراویح پڑھیں اور یہ عمرؓ اور علیؓ وغیرہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اور یہ قول ثوریؒ اور ابن المبارکؒ[1] اور شافعیؒ اور اصحاب الرائ کا ہے اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں یہی پایا ہے کہ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے جیسا کہ شرح السنة ۴/۱۲۳ میں ہے

[1] حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن المبارک (خراسانی) ثقہ ثبت فی الحدیث رجل صالح جامع العلم تھے اور شعر فرماتے تھے. تاریخ الثقات ۲۷۵ رقم ۸۷۶

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن المبارک امام شیخ الاسلام اپنے زمانہ کا عالم اور اپنے وقت میں امیر الاتقیاء تھے اور اس کی احادیث بالاتفاق حجت ہیں اور مسانید اور اصول میں آپ کی احادیث ہیں۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۳۷۸ تا ۴۲۱
- [illegible] ترجمہ مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔



(٥) قال الامام محیی الدین یحیی بن شرف النووی[ل] المتوفی سنہ ۶۷۶ھ[ک] مذہبنا انہا عشرون ركعة ۔

ل قال الامام السمعانی۔ النووی بفتح النون وفی اخرھا الواو ھذہ النسبة الی نو وھی قریة من ناحیة دھستان ۔ الانساب ۱۳/۲۱۴ • طالع اللباب ۳/۳۲۷
• معجم البلدان ۵/۳۰۶

• قال الحافظ الذہبیؒ ۔ النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف النووی ... قال قطب الدین کان اوحد زمانہ فی العلم والورع والعبادة والتقلل ... وقال الشیخ شمس الدین ... کان اماما بارعا حافظا متقنا اتقن علوما جمة وصنف التصانیف الجمة ... طالع تذکرة الحفاظ ۴/۱۴۸۰ الی ۱۴۸۴

• قال الحافظ ابن کثیرؒ ... الشیخ محی الدین النووی یحیی بن شرف النووی (ثم ذکر تصانیفه وقال)

---

(٥) امام محی الدین یحیی بن شرف النووی[ل] المتوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں کہ تراویح وتر کے علاوہ دس سلام کے ساتھ بیس رکعات ہیں ۔

ل امام سمعانی فرماتے ہیں النووی فتح نون اور آخر میں واو کے ساتھ نو کی طرف نسبت ہے اور یہ دھستان کے اطراف سے گاؤں ہے ۔ انساب ۱۳/۲۱۴ • مطالعہ کریں لباب ۳/۳۲۷
• معجم البلدان ۵/۳۰۶

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ النواوی الامام الحافظ یکتا القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف النووی تھے ۔ قطب الدین فرماتے ہیں کہ علم اور پرہیزگاری اور عبادت میں یگانہ آدمی تھے شیخ شمس الدین فرماتے ہیں کہ یہ امام بارع حافظ متقن تھے اور تصانیف کثیرہ کے صاحب تھے ۔ مطالعہ کریں "تذکرة الحفاظ ۴/۱۴۸۰ تا ۱۴۸۴

• حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں الشیخ محی الدین یحیی بن شرف النووی ۔ (پھر آپ کی تصانیف ذکر کرکے فرماتے ہیں)

شرح المهذب الذی سماه المجموع وصل فيه إلى كتاب الربوا فابدع فيه
واجاد وافاد واحسن الانتقاد وحرر الفقه فيه فی المذاهب وغيره...

البداية والنهاية ١٣/ ٢٧٨ و ٢٧٩

- قال الامام طاش كبرى - ابو زكريا يحيى بن شرف النووی، امام اهل زمانه كان عالماً فاضلاً متورعا فقيها محدثا ثبتا حجة له مصنفات كثيرة
  طالع مفتاح السعادة ٢/ ١٢٨، ١٢٩
- طالع طبقات السبكی ٨/ ٣٩٥ • شذرات الذهب ٥/ ٣٥٤ • النجوم الزاهرة ٧/ ٢٧٦
- كشف الظنون ١/ ٥٩، ٨٠، ٩٦، ١١٥، ٢١٠، ٢٤٤، ٥٥٠، ٩٣٦
- ٢/ ١٠٣٩، ١١٨٨، ١٨٥٩، ١٨٧٣،
- هدية العارفين ٢/ ٥٢ • الرسالة المستطرفة ٢٠٦
- ايضاح المكنون ١/ ٢٥٢ • ٢/ ١٩٩، ٤٢٥

شرح المہذب وہ ہے جس کا نام المجموع رکھا ہے کتاب الربوا تک پہنچی ہے۔ عجیب الذکر طریقہ سے اس کی تصنیف کی ہے اور اس میں فقہ تحریر کی ہے مذاہب وغیرہ میں۔

البدایہ والنہایہ ١٣/ ٢٧٨ و ٢٧٩

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں۔

دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔



بعشرين تسليمات غير الوتر وذلك خمس ترويحات والترويحة اربع ركعات هذا مذهبنا وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداؤد وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء (ثم نقل مذهب الامام مالك وقال) واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطابؓ في شهر رمضان بعشرين ركعة وكانوا يقرأون بالمئين .... ثم ذكر رواية يزيد بن رومان ؎

ؔ المجموع شرح المهذب ۴/۳۳، ۳۴

اور یہ پانچ ترویحے ہیں اور ترویحہ چار رکعات ہیں یہ ہمارا مذہب ہے اور اسی پر ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمد اور داؤد وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاض جمہور علماء سے (بیس تراویح کا) نقل کیا ہے پھر مذہب امام مالکؒ نقل کرکے فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب استدلال اس روایت سے کرتے ہیں کہ جو بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ سائب بن یزید سے نقل کیا ہے کہ ماہِ رمضان میں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعات پڑھا کرتے تھے اور کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے جیسا کہ المجموع شرح المہذب ۴/۳۳، ۳۴ میں ہے۔



اقول العجب كل العجب على تجاهل الالبانی

بانه قال فی رسالته بعد ذکرہ روایة یزید بن رومان - کذا ضعفه النووی فی المجموع ۴/۳۳ ، لعله ماوقع نظرہ علی مایقول النووی واحتج اصحابنا بما رواہ البیهقی وغیرہ بالاسناد الصحیح الخ واحسن ماقیل ؎

نظروا بعین العداوة لوانها - عین الهوی لاستحسنوا ما استقبحوا. فماقال الالبانی فکذب وبهتان صریح لان النووی وان قال بکون روایة یزید بن رومان مرسلة لکن الارسال لیس مستلزما للضعف علاوہ ان النووی اثبت دعوی العشرین بالاسناد الصحیح تدبر ولا تغتر بقول الالبانی -

---

نوٹ:) میں کہتا ہوں کہ البانی کی جہالت پر تعجب ہے کہ یزید بن رومان کی روایت کو ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ اس کو نووی نے المجموع ۴/۳۳ میں ضعیف کہا ہے ۔ شاید اس کی نظر اس قول پر نہیں گذری کہ نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے بیہقی وغیرہ کی صحیح اسناد سے استدلال کیا ہے ۔ اور صحیح فرمایا ہے کہ عداوت کی آنکھوں سے دیکھا اگر وہ محبت کی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو جو قبیح سمجھتے ہیں اس کو حسن سمجھتے تم تو البانی نے لکھا ہے ، یہ جھوٹ اور بہتان ہے اس لیے کہ نوویؒ نے اگرچہ یزید بن رومان کی روایت کو مرسل کہا ہے لیکن مرسل ہونا ضعیف ہونے کو مستلزم نہیں علاوہ نوویؒ نے بیس تراویح کا دعوی صحیح اسناد سے ثابت کیا ہے فکر کر اور البانی کے قول سے دھوکہ نہ ہو جائے ۔

(٦) قال الامام ابو زكريا الانصاری المتوفی سنة ٩٢٥ھ وهی عشرون ركعة بعشر تسليمات فی كل ليلة -

قال الامام السخاوی ..... زكريا بن محمد بن احمد بن زكريا الشافعی القاضی ولد فی سنة ست و عشرين وثمانمائة - طالع التفصيل فی الضوء اللامع ٣/٢٣٤ الی ٢٣٨

• وقال الامام ابن العماد (سنة خمس وعشرين وتسعمائة) وفيها (توفی) شيخ الاسلام قاضی القضاة زين الدين الحافظ زكريا بن محمد الانصاری ... قال ابن حجر الهيثمی فی معجم مشائخه وقدمت شيخنا زكريا لانه اجل من وقع عليه بصری من العلماء والعاملين والائمة الوارثين واعلی من عنه رويت ودريت من الفقهاء الحكماء المهندسين فهو عمدة العلماء الاعلام حجة الله علی الانام حامل لواء المذهب الشافعی علی كاهله ومحرر مشكلاته . طالع التفصيل فی شذرات الذهب ٨/١٣٤ الی ١٣٦

(٦) حافظ ابوزکریا المتوفی سنہ ٩٢٥ھ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں کہ ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات پڑھیں۔

○ امام سخاوی فرماتے ہیں زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الشافعی القاضی سنہ ٨٢٦ھ میں پیدا ہوئے تفصیل مطالعہ کریں الضوء اللامع ٣/٢٣٤ تا ٢٣٨

• امام ابن العماد فرماتے ہیں ذکر سنہ ٩٢٥ھ میں شیخ الاسلام قاضی القضاۃ زین الدین الحافظ زکریا بن محمد الانصاری کی وفات ہوئی تھی۔ ابن حجر ھیثمی معجم المشائخ میں فرماتے ہیں کہ میں شیخ زکریا کے پاس آیا کیونکہ یہ ان عاملین علماء اور ائمہ وارثین میں سے بلند پایہ تھے جن کو ہم نے دیکھے ہیں اور جن حکماء مہندسین فقہاء سے ہم نے روایت کی ہے ان سے یہ اعلیٰ درجہ رکھتے تھے یہ عمدۃ العلماء الاعلام اور مخلوق پر حجۃ اللہ تھے امام شافعی کے مذہب کا جھنڈا اپنے کندھوں پر رکھا تھا اور مشکلات کو حل کرنے والے تھے۔

تفصیل مطالعہ کریں شذرات الذھب ٨/١٣٤ تا ١٣٦

• قال العلامة عبد الحی الکتانی ... لزکریا الانصاری قاضی القضاة بالدیار المصریة وسندها شیخ الاسلام بها الامام الصدر لی المعمر المتوفی ۹۲۵ھ عن نحو المائة سنة ترجمه تلمیذه ابن حجر الهیثمی وترجمه السخاوی فی الضوء اللامع مع انه مات قبله . طالع فهرس الفهارس ۱/۴۵۷ الی ۴۵۹

• علامہ عبدالحی الکتانی فرماتے ہیں زکریا الانصاری مصر کے شہروں میں قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام تھے اور ۹۲۵ھ میں ایک سو سال کی عمر کے ہوکر وفات پاگئے تھے۔ اس کا ترجمہ ابن حجر ہیثمی نے کیا ہے اور سخاوی نے الضوء اللامع میں حالانکہ یہ اس سے قبل وفات پاگئے تھے

مطالعہ کریں فہرس الفہارس ۱/۴۵۷ تا ۴۵۹



فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ .. وروی الامام البیہقی باسناد صحیح انہم کانوا
یقومون علی عہد عمر بن الخطاب فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ ۔۔
وکذ ذکر روایۃ یزید بن رومان له

طالع البدر الطالع ۱/۳۵۲، ۳۵۳ ۔ کشف الظنون ۱/٤۱، ٤٧، ۹۲، ۱۵۵،
۱۸۸، ۲۰۸، ۳۷۲، ۵۵۸، ۶۲۶، ۸۶۸، ۹۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۳۰،
۱۰۳۵، ۱۱۱۲، ۱۱۳۶، ۱۲۳۲، ۱۲۳۶، ۱۲۶۵، ۱۲۷۲، ۱۳۲۵،
۱۳۳۱، ۱۳٤۶، ۱٤۹۷، ۱۵٤۲، ۱۵۵۹، ۱۵۷۱، ۱۶۳۶، ۱۷۹۹،
۱۸۷٤، ۱۸۸۰
ایضاح المکنون ۱/۱۰۱، ۲۵۵، ۲۶۱، ٤۳۶ ۔ ۲/۱٤٤، ۱۶۷، ۱۷۷، ۱۹۵،
۵٤۲،
المعجم ٤/۱۸۲، ۱۸۳

شرح روض الطالب من أسنى المطالب ۱/۲۰۰ و ۲۰۱
طالع شرح المنہج علی ہامش حاشیۃ سلیمان الجمل ۱/٤۸۹، ٤۹۰
حاشیۃ سلیمان الجمل ۱/٤۸۹

مطالعہ کریں البدر الطالع ۱/۳۵۲ و ۳۵۳
(نوٹ) مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

اور امام بیہقیؒ نے اسناد صحیح سے روایت کی ہے کہ عمر بن الخطابؓ کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے جیساکہ شرح روض الطالب ۱/۲۰۰، ۲۰۱ میں ہے
مطالعہ کریں شرح المنہج بر حاشیہ حاشیہ سلیمان الجمل ۱/٤۸۹، ٤۹۰
حاشیہ سلیمان الجمل ۱/٤۸۹

(٧) قال الامام عبد الوهاب الشعرانیؒ المتوفی ٩٧٣ھ [1]. عن ابن عباس رضی الله عنہما ان النبی صلی الله علیہ وسلم یصلی التراویح فی غیر جماعۃ عشرین رکعۃ [2] ثم قال بان ثلاث عشرۃ رکعۃ فی اول عہد

---

[1] قال الامام ابن العماد (سنۃ ثلاث وسبعین وتسعمائۃ) وفیہا توفی الشیخ عبد الوہاب ابن احمد الشعرانی الشافعیؒ. قال الشیخ عبد الرؤف المناوی فی طبقاتہ هو شیخنا الامام العامل العابد الزاھد الفقیہ المحدث الاصولی الصوفی المربی ..... الخ هو فقیہ النظر صوفی الخبر لہ درجۃ باقوال السلف ومذاہب الخلف.. وکان مواظبا علی السنۃ مبالغا فی الورع مؤثرا لذوی الفاقۃ علی نفسہ.

طالع شذرات الذہب ٣٧٢/٨ الی ٣٧٥

---

[2] وقد مر الکلام علی ھذہ الروایۃ بانہا ضعیفۃ ونحن نستدل من الروایات الصحیحۃ الاخری تدبر

وقد ذکر الحافظ ابن حجرؒ ھذہ الروایۃ فی المطالب العالیۃ ١٤٦/١

---

(٧) امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ٩٧٣ھ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر جماعت بیس رکعات تراویح پڑھی ہیں پھر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ابتداء دور خلافت میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

• امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ٩٧٣ھ میں شیخ عبد الوہاب بن احمد شعرانی شافعیؒ کی وفات ہوگئی ہے۔ شیخ عبد الرؤف مناوی اپنے طبقات میں کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شیخ عامل عابد زاہد فقیہ محدث اصولی اور صوفی اور مربی الخ تھے اور یہ فقیہ النظر اور حدیث اقوال السلف اور مذاہب خلف سے اس کا تجربہ تھا اور سنت پر قائم تھے اور پرہیزگاری میں مبالغہ کرنے والے تھے۔

مطالعہ کریں شذرات الذہب ٣٧٢/٨ تا ٣٧٥

(نوٹ) ابن عباسؓ کی روایت ضعیف ہے ہم نے اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔ بلکہ ہم دوسری صحیح روایات سے استدلال کرتے ہیں اور یہ روایت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے المطالب العالیہ ١٤٦/١ میں بھی ذکر کیا ہے۔

ع كشف الظنون ١٥/١٢ ، ٦٧ ، ١٩٤ ، ٢٤٠ ، ٤٨٨ ، ٥٩٦ ، ٦١٨ ،
٧٠٦ ،
٦٧٣ ،
٢/١١٨ ، ١٢٢٤ ،
١٢٣٦ ، ١٣٥٦ ، ١٣٦٠ ، ١٣٨٢ ، ١٤٤١ ، ١٤٨٨ ، ١٤٩٢ ،
١٢٣ ، ١٥٦٧ ، ١٥٦٧ ، ١٥٧٣ ، ١٦٤٠ ، ١٦٨٧ ، ١٨٩٤ ،
١٥٥٥ ، ١٨٦٩ ، ١٨٨٣ ، ١٩١٨
١٨٠٤
هدية العارفين ١/٦٤١ • ايضاح المكنون ١/٣٢٣ ، ٤٦٧ ، ٤٦٩ ،
، ٥٥٧ ٢/١١ ، ٨١ ، ٨٩ ، ١٧٠ ، ١٨٤ ، ٢٤٢ ، ٢٥١ ،
٥٩٢ ، ٥٩٩ ، ٦٨٦ ، ٧١٥
الاعلام للزركلی ٤/٣٣١ • احال فی المعجم ٦/٢١٩ • علی جامع الكرامات ١٣٨
فهرست المخطوطات الظاهريه ٦/٢٨٨ • تاريخ الادب اللغة العربية
٣/٣٣٥
المخطوطات المصورة ١٤٠ • فهرست الخديوية ٢/٥٥ • ٥/١٢٣ ، ١٢٤

نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں آپ کا ترجمہ دیکھ لیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں



عمر رضی اللہ عنہ، بان القاری یقرأ بالمئین من الآیات حتی کان الناس یعتمدون علی العصی من طول القیام وکان امامہم ابی بن کعب وتمیم الداری رضی اللہ عنہما ثم ان عمر رض امر بفعلہا ثلاثا وعشرین رکعۃ ثلاث منہا وتر واستقر الامر علی ذلک فی الامصار[1]

[1] کشف الغمہ ۱/۱۴۶، ۱۴۷

اس طرح کہ قاری کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ طول قیام کی وجہ سے لوگ لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے اور ان کا امام ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ۲۳ رکعات کا حکم فرمایا۔ اور تمام شہروں میں اس پر عمل درآمد رہا جیسا کہ کشف الغمہ ۱/۱۴۶، ۱۴۷ میں ہے۔



قال الامام محمد بن احمد الشربینی المتوفی ۹۷۷ھ وھی عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات فی کل لیلۃ من رمضان، ثم ذکر حدیث السائب بن یزید و یزید بن رومان ۔

قال الامام ابن العماد (سنۃ سبع وسبعین وتسعمائۃ) وفیھا (توفی) شمس الدین محمد بن محمد الشربینی القاھری الشافعی الخطیب الامام العلامۃ ۔۔۔ اجمع اھل مصر علی صلاحہ ووصفوہ بالعلم والعمل والزھد والورع وکثرۃ النسک والعبادۃ وبالجملۃ کان آیۃ من آیات اللہ وحجۃ من حججہ علی خلقہ وتوفی بعد عصر یوم الخمیس ثانی شعبان سنۃ سبع وسبعین وتسعمائۃ ۔ شذرات الذھب ۳۸۴/۸

- طالع کشف الظنون ۴۹۲/۱ ، ۱۳۹/۲ ، ۱۸۷۲ ، ۱۸۷۶ ، ایضاح المکنون ۱۶۱/۲ ، ۵۸۷ ، ۵۸۵
- ھدیۃ العارفین ۲۵۰/۲ ، المعجم ۲۶۹/۸

- مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المحتاج ۲۲۶/۱

امام محمد بن احمد شربینی متوفی ۹۷۷ھ فرماتے ہیں کہ تراویح ماہِ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات ہیں پھر سائب بن یزید اور یزید بن رومان کی روایت پیش کی ہے۔

جیسا کہ مغنی المحتاج ۲۲۶/۱ میں ہے

امام ابن العماد فرماتے ہیں سن ۹۷۷ھ میں شمس الدین محمد بن محمد شربینی قاہری شافعی خطیب امام علامہ وفات پاگئے اہل مصر والوں نے اس کی صلاح پر اتفاق کیا ہے اور علم وعمل اور زہد وپرہیزگاری اور زیادہ عبادت کرنے والے کے ساتھ موصوف کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ایک نشانی اور مخلوق پر ایک حجت تھی اور بروز جمعرات دو شعبان ۹۷۷ھ میں وفات پاگئے ہیں۔ مطالعہ کریں شذرات الذھب ۳۸۴/۸

کشف الظنون ۴۹۲/۱ ، ۱۳۹/۲ ، ۱۸۷۲ ، ۱۸۷۶
ایضاح المکنون ۱۶۱/۲ ، ۵۸۷ ، ۶۸۵
ھدیۃ العارفین ۲۵۰/۲ المعجم ۲۶۹/۸

(۹) قال العلامة شمس الدين محمد بن احمد الرملی المتوفی سنہ ۱۰۰۴ھ والصحیح ان الجماعة تسن فی التراویح لما مران النبی صلی الله علیه وسلم صلاها لیالی و اجمع علیه الصحابة او اکثرهم رضی الله عنهم و اصل مشروعیتها مجمع علیه وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات فی کل لیلة من رمضان ثم ذکر حدیث یزید بن رومان ؎

؎ نهایة المحتاج الی شرح المنهاج فی الفقه علی المذهب الشافعی ۲/۱۲۱و۱۲۲

- وقد صرح العلامة عثمان محمد البکری علی التراویح العشرین فی کتابه اغانة الطالبین ۱/۲۵۵ طالع التفصیل هناك

- علامہ شمس الدین محمد بن احمد الرملی متوفی سنہ ۱۰۰۴ھ فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ تراویح میں جماعت سُنّت ہے اس لیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند راتیں تراویح پڑھائیں اور صحابہ کرام نے اجماع کیا ہے یا اکثر نے یا یہ ہے کہ مشروعیت تراویح تو اتفاقی امر ہے اور یہ بیس رکعات تراویح ہیں دس سلام کے ساتھ۔

پھر یزید بن رومان کی روایت پیش کی ہے جیسا کہ نہایۃ المحتاج ۲/۱۲۱و۱۲۲ ہے اور علامہ عثمان محمد بکری نے بھی اغانۃ الطالبین ۱/ص۲۵۵ میں بیس رکعات پر تصریح فرمائی ہے۔

ل قال العلامة المحبي ... محمد بن احمد بن حمزة الملقب شمس الدين
شهاب الدين الرملي وذهب جماعة من العلماء الى انه مجدد القرن
العاشر ووقع الاتفاق على المغالاة بمدحه وهو استاد الاستاذين وأحد
اساطين العلماء واعلام مخاديرهم محي السنة وعمدة الفقهاء فى الآفاق.
طالع التفصيل فى خلاصة الاثر ٣/٣٤٢ الى ٣٤٨
قال العلامة الزركلي - شمس الدين الرملي ... محمد بن احمد .. فقيه الديار
المصرية فى عصره ومرجعها فى الفتوى يقال له الشافعي الصغير.
الاعلام ٦/٢٣٥

ل علامہ محبیؒ فرماتے ہیں - محمد بن احمد بن حمزۃ ملقب شمس الدین الرملی کے ساتھ ہے اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ دسویں قرن کے مجدد تھے اور اس کی صفت میں غلو کیا ہے - اور یہ استاد الاساتذہ اور احد اساطین العلماء محی السنۃ عمدۃ الفقہاء تھے -
مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۳/۳۴۲ تا ۳۴۸
علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں - شمس الدین الرملی، محمد بن احمد اپنے زمانہ میں دیار مصریہ کے فقیہ اور فتووں میں مرجع تھے اور اس کو چھوٹا شافعی کہتے تھے - الاعلام ۶/۲۳۵

(١٠) قال الامام تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی من القرن التاسع الهجری[١] - واما صلوٰۃ التراویح ، فلا شك فی سُنیتها - وانعقد الاجماع علی ذلك قاله غیر واحد ولا عبرۃ بشواذ الاقوال (ثم ذکر الحدیث الذی فیه ... بانه علیه الصلوٰۃ والسلام قال انی خشیت ان تفرض علیکم ثم قال المؤلف) انه علیه الصلوٰۃ والسلام استمر علی ذلك وکذا الصدیق رضی الله عنه وصدرا من خلافة عمر رضی الله عنه ثم رأی الناس یصلونها فی المسجد فرادی واثنین اثنین وثلاثة ثلاثة فجمعهم علی ابی رضی الله عنه وواظب لهم عشرین رکعة واجمع الصحابة معه علی ذلك[٢]

---

[١] ابوبکر الحصنی الفقیه الشافعی طالع ترجمته فی شذرات الذهب ٧/١٨٨
• البدر الطالع ١/١٦٦ • کشف الظنون ١/٢٠٣ ، ٤٠٨ ، ٤٩١ ، ٥٥٨ ، ٢/١٠٣٢ ، ١٠١٣ ، ١٣٥٦ ، ١٦٢٥ ، المعجم ٣/٧٤

---

[٢] کتاب الاخیار فی حل غایة الاختصار ١/١٧٢

• امام تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی المتوفی ۸۲۹ھ[١] فرماتے ہیں صلوٰۃ تراویح اس کی سُنیت میں شک نہیں اور اس پر اجماع منعقد ہے اور شاذ اقوال کا کوئی اعتبار نہیں (پھر وہ حدیث اس نے ذکر کی ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر مصنفؒ فرماتے ہیں) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر استمرار کیا ہے (یعنی انفرادی طور پر ادا فرماتے تھے) اور اسی طرح صدیق رضی اللہ عنہ اور ابتدار دورِ خلافت عمرؓ میں پھر جب (عمر رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو اکیلا اکیلا دو دو اور تین تین کو نماز پڑھتے مسجد میں دیکھا تو انہیں ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا اور بیس تراویح پر مداومت فرمائی اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا جیسا کہ کتاب الاخیار ۱/۱۷۲ میں ہے -

---

[١] امام تقی الدین ابوبکر بن الحصنی متوفی ۸۲۹ھ کا ترجمہ مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں -



الفصل الرابع

فی بیان التراویح بانها عشرون رکعة عند الحنابلة رحمہم اللہ تعالیٰ

قال الامام موفق الدین ابن قدامۃ المتوفی سنہ ۶۲۰ھ [له]

قال الامام ابوشامۃ الدمشقی المتوفی ۶۶۵ھ . واما شیخ الحنابلۃ فھو ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد الملقب بموفق الدین - کان اماما من ائمۃ المسلمین وعلما من اعلام الدین فی العلم والعمل .

طالع الذیل علی الروضتین ۱۳۹

چوتھا فصل ہیں تراویح کے بیان میں ہے حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

امام موفق الدین ابن قدامہ متوفی سنہ ۶۲۰ھ [له] فرماتے ہیں۔

امام ابوشامہ دمشقی متوفی سنہ ۶۶۵ھ فرماتے ہیں کہ شیخ الحنابلہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد جن کا لقب موفق الدین ہے ائمہ مسلمین سے امام اور علم وعمل میں اعلام الدین سے ایک نشانی تھے

مطالعہ کریں الذیل علی الروضتین ۱۳۹

- قال الحافظ الذهبي . ابن قدامة الشيخ الامام القدوة العلامة المجتهد شيخ الاسلام موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد ... قال ابن النجار كان امام الحنابلة بجامع دمشق وكان ثقة حجة نبيلا غزيز الفضل نزها ورعا عابدا على قانون السلف عليه النور والوقار طالع سير اعلام النبلاء ٢٢/١٦٥ الى ١٧٣
- طالع البداية والنهاية ١٣/٩٩، ١٠٠ • فوات الوفيات ٢/١٥٨ • النجوم الزاهرة ٦/٢٥٦ • دول الاسلام ٢/٩٣ • الذيل لابن رجب ٢/١٣٣ الى ١٤٩
- شذرات الذهب ٥/٨٨ • معجم البلدان ٢/١٦٠ • هدية العارفين ١/٤٥٩
- كشف الظنون ١/٣٤٣، ٨٢٨، ٩٢٤ • ٢/١١٦٤، ١٣٧٨، ١٤٠٦، ١٤١٥، ١٤٢٠، ١٦٢٦، ١٨٠٩
- هامش الانساب ٣/٢٠٩ • ايضاح المكنون ١/ ، ٥٤٤ • ٢/٢٤١، ٥٨٩

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن قدامہ شیخ امام قدوۃ علامہ مجتہد شیخ الاسلام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد تھے۔

ابن نجار فرماتے ہیں کہ جامع دمشق میں امام الحنابلہ تھے اور یہ ثقہ حجت نبیل عزیز الفضل تقوی اور عبادت میں سلف صالحین کے قانون پر تھے اس پہ نور اور روشنی تھی مطالعہ کریں۔ سیر اعلام النبلاء ۲۲/۱۶۵ تا ۱۷۳ • البدایۃ والنہایہ ۱۳/۹۹، ۱۰۰

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

المختار عند ابی عبد الله رحمہ الله فيها عشرون ركعة

قال الحافظ الذهبی ..... احمد بن حنبل هو الامام حقا و شيخ الاسلام صدقا ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ). ثم بين الحافظ الذهبی توثيقه من ائمة النقاد وبين المحن والمظالم عليه بما لا مزيد عليه طالع التفصيل فی سير اعلام النبلاء ۱۱/۱۷۷ الی ۳۵۸

وقال الحافظ الذهبی - احمد بن حنبل شيخ الاسلام سيد المسلمين فی عصره كما فی تذكرة الحفاظ ۲/۴۳۱

ذكر الحافظ ابن كثير .. المحن والتكاليف على هذا الامام المجتهد وصبره وتوكله على الله تعالى. طالع البداية والنهاية ۱۰/۳۲۵ الی ۳۴۳

طالع الطبقات الكبرى لابن سعد ۷/۳۵۴ • التاريخ الكبير ۲/۵ • التاريخ الصغير ۲/۳۷۵ • المعرفة والتاريخ ۱/۲۱۲ • الجرح والتعديل ۱/۲۹۲ الی ۳۱۳ • ۲/۶۸ الی ۷۰ • تاريخ بغداد ۴/۴۱۲ • الفهرست للنديم ۲۸۵ • حلية الاولياء ۹/۱۶۱ الی ۲۳۳ • وفيات الاعيان ۱/۶۳ • طبقات الحنابلة ۱/۴ الی ۲۰ • تهذيب الاسماء واللغات ۱/۱۱۰ • طبقات السبكی ۲/۲۷ الی ۳۷ • التهذيب ۱/۲۲ • النجوم الزاهرة ۲/۳۰۴ • شذرات الذهب ۲/۹۶ • مفتاح السعادة ۲/۳۲ ۲ • كشف الظنون ۲/۱۳۹۷، ۱۴۰۱، ۱۴۲۲، ۱۶۸۰

ابو عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مختار بیس رکعات ہیں۔

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سچے امام اور شیخ الاسلام تھے پھر حافظ ذہبیؒ نے ائمہ نقاد سے ان کی توثیق بیان کی ہے اور آپ پر جو تکالیف اور ظلم گذر چکے ہیں وہ تفصیل طور پر اعلام النبلاء ۱۱/۱۷۷ تا ۳۵۸ دیکھئے۔ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل شیخ الاسلام سید المسلمین تھے جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۱ میں ہے

حافظ ابن کثیرؒ نے آپ پر جو تکالیف گزری ہیں اور ان پر جو ظلم کئے گئے ہیں اور آپ کا توکل اور صبر اللہ تعالیٰ پر وہ مکمل تفصیل سے البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۳۲۵ تا ۳۴۳ میں دیکھ لیں۔ • مطالعہ کریں طبقات کبریٰ ابن سعد ۷/۳۵۴ اور اس کے علاوہ مندرجہ بالا حوالجات میں آپ کی توثیق اور آپ پر جو ظلم کئے گئے ہیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی

وبهذا قال الثوري رحمه الله تعالى [1]

[1] قال الحافظ الذهبي... سفيان بن سعيد بن مسروق بن حبيب. هو شيخ الاسلام امام الحفاظ سيد العلماء العاملين في زمانه ابو عبد الله الثوري الكوفي المجتهد مصنف كتاب الجامع طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ٧/٢٢٩ الى ٢٨٠ • طبقات ابن سعد ٦/٣٧١ الى ٣٧٤ • طبقات خليفة ٣١٩ الى ٤٣٧ • التاريخ الكبير ٤/٩٢ و ٩٣
• التاريخ الصغير ٢/١٥٤ • المعارف ٤٩٧ و ٤٩٨ • المعرفة والتاريخ ١/٧١٣ الى ٧٢٨ • الجرح والتعديل ٤/٢٢٢ • مشاهير علماء الامصار ١٦٩
• حلية الاولياء ٦/٣٥٦ الى ٧/١٤٤ • تاريخ بغداد ٩/١٥١ الى ١٧٤ • تهذيب الاسماء واللغات ١/٢٢٢ و ٢٢٣ • وفيات الاعيان ٢/٣٨٦ الى ٣٩١ تهذيب الكمال ٥١٢ و ٥١٣
• تذكرة الحفاظ ١/٢٠٣ الى ٢٠٧ طبقات القراء لابن الجزري ١/٣٠٨ • التهذيب ٤/١١١ الى ١١٥ • خلاصة تذهيب الكمال ١٤٥ • شذرات الذهب ١/٢٥٠ و ٢٥١
• الفهرست للنديم المقالة السادسة الفن السادس •

اسی پر ثوریؒ نے قول کیا ہے [1]

[1] حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ سفیان بن سعید بن مسروق، شیخ الاسلام امام الحفاظ اپنے زمانہ سید العلماء العاملین ابو عبداللہ کوفی مجتہد مصنف کتاب الجامع تھے۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۷/۲۲۹ تا ۲۸۰ • طبقات ابن سعد ۶/۳۷۱ تا ۳۷۴ • طبقات خلیفہ ۳۱۹ تا ۴۳۷
التاریخ الکبیر ۴/۹۲، ۹۳ میں دیکھ لیں۔
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں امام ثوریؒ کی توثیق مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ل ابوحنیفۃ والشافعیؒ (واستدل بما) روی ان عمر رضی اللہ عنہ لما جمع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فکان یصلی عشرین رکعۃ ویروی عنہ من طرق ، وروی مالکؒ [1]

---

[1] قال الحافظ الذہبیؒ … مالک الامام ہو شیخ الاسلام حجۃ الامۃ امام دار الہجرۃ ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالکؒ … تلت کان عالم المدینۃ فی زمانہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ زید بن ثابت ، عائشۃ ، ثم ابن عمر ثم سعید ابن المسیب ثم الزہری ثم عبید اللہ بن عمر ثم مالکؒ . طالع سیر اعلام النبلاء ۸/۴۸ الی ۱۳۵ • تاریخ خلیفۃ ۴۵۱ • المعارف لابن قتیبۃ ۲۱۸ • مشاہیر علماء الامصار ۱۴۰ • الفہرست للندیم ۲۵۱ • الکامل لابن الاثیر ۵/۱۰۱ • تہذیب الاسماء واللغات ۲/۷۵ الی ۷۹ • وفیات الاعیان ۴/۱۳۵ • تہذیب الکمال ۱۲۹۶ • تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۰۷ الی ۲۱۳ • العبر ۱/۲۱۰ للذہبی • البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۱۷۴ • الدیباج المذہب ۱/۵۵ الی ۱۳۹ • التہذیب ۱۰/۵ • النجوم الزاہرۃ ۲/۹۶، ۹۷ • ارشاد الساری ۱/۷ • مفتاح السعادۃ ۲/۱۹۵ • التاریخ الکبیر ۷/۳۱۰ • التاریخ الصغیر ۲/۲۲۰ • شذرات الذہب ۲/۱۲ الی ۱۵ • الانساب ۱/۲۰۰ • الرسالۃ المستطرفۃ ۱۳ • مروج الذہب ۳/۳۵۰ • طبقات القراء ۲/۳۵ للجزری • کشف الظنون ۲/۱۹۰۷ • اعلام للزرکلی ۶/۱۲۸ • اللباب لابن الاثیر ۱/۶۹ • طبقات الشیرازی ۵۳ • ترتیب المدارک ۱/۱۰۲ الی ۲۵۴ • الکاشف ۳/۹۹ • حلیۃ الاولیاء ۶/۳۱۶ الی ۴۲۶

ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ نے بھی قول کیا ہے اور استدلال اس روایت سے کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا اور وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور کئی طریقوں سے آپ سے یہ منقول ہے ۔ امام مالکؒ

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں مالک امام شیخ الاسلام حجۃ الامۃ امام دار الہجرۃ ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالکؒ ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے زمانہ میں صاحبین اور زید بن ثابت اور عائشہ پھر ابن عمر، پھر سعید بن المسیب پھر زہری پھر عبید اللہ بن عمر پھر مالکؒ تھے ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۴۸ تا ۱۳۵ مذکورہ بالا کتابوں میں امام مالکؒ کی توثیق مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمرؓ في رمضان بثلاث وعشرين ركعة وعن عليؓ انه امر رجلا يصلي بهم في رمضان عشرين ركعة وهذا كالاجماع ثم يرد على رواية احد وابحنين وقال بان فيه صالحا وهو ضعيف[1] ثم قال لكان ما فعله عمرؓ واجمع عليه الصحابة في عصره اولى بالاتباع[2]

---

[1] اقول ان الامام النسائي يقول صالح بن نبهان مولى التوأمة ضعيف الضعفاء والمتروكين ۱/مع الكتب الاخرى ۲۹۴

• قال الحافظ ابن حبان - صالح بن نبهان - تغير في سنة خمس وعشرين ومائة وجعل يأتي بالاشياء التي تشبه الموضوعات عن الاثبات الثقات فاختلط بحديثه القديم ولم يتميز فاستحق الترك كتاب مجروحين ۱/۳۶۶

---

[2] المغني مع الشرح الكبير ۱/۷۹۹

• یزید بن رومانؒ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مہینہ رمضان میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہینہ رمضان میں ایک شخص کو حکم فرمایا کہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں اور یہ اجماع جیسے ہے پھر امام رکعات والی روایت کی تردید کی ہے کہ اس میں صالح راوی ضعیف ہے پھر فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کیا ہے اور جس پر صحابہ کرام کا اپنے وقت میں اجماع ہے اس کی اتباع کرنا اولی ہے جیسا کہ المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹ میں ہے۔

---

[1] میں (رخان بادشاہ) کہتا ہوں کہ امام نسائی فرماتے ہیں کہ صالح بن نبہان ضعیف ہے۔ الضعفاء والمتروکین دوسری کتابوں کے ساتھ ہے ۲۹۴ -

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں صالح بن نبہان اس کا حافظہ ۱۲۵ھ میں خراب ہوگیا تھا اور ثقہ اکابر سے ایسے روایات نقل کرتا تھا جو موضوعات کے مشابہ ہیں تو پیچھے کی احادیث متقدم احادیث سے خلط ہوگئیں تو یہ چھوڑنے کا مستحق ہوگیا۔ کتاب المجروحین ۱/۳۶۶

قال الحافظ ابن الجوزی. صالح بن نبهان کان شعبة لا یروی عنه وقال مالک لیس
بثقة وقال السعدی تغیر وقال النسائی ضعیف. الضعفاء والمتروکین ۲/۵۱
طالع دیوان الضعفاء للذهبی ۱۴۸ • احوال الرجال رقم ۲۵۰ ۱۴۴ للحافظ الجوزجانی
تهذیب الکمال ۶۰۱ للحافظ المزی • الضعفاء الکبیر ۲/۲۰۴ للحافظ العقیلی
میزان الاعتدال ۲/۳۰۲ • التقریب ۱۵۰ و ۱۵۱ • التهذیب ۴/۴۰۵ الی ۴۰۷
خلاصة تذهیب الکمال ۱۷۲
وعلی کل حال انه اختلط فی آخر عمره فالاحادیث المتقدمة صحیحة والمتأخرة
ضعیفة لان البعض وثقوه وضعفه بعض

حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں صالح بن نبہان ۔شعبہ اس سے روایت نہیں کرتا تھا اور مالک کہتے ہیں کہ
ثقہ نہیں اور سعدی کہتے ہیں کہ حافظہ خراب ہو گیا تھا اور نسائی ضعیف کہتے ہیں. الضعفاء والمتروکین
بہر حال آخر عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا تو اس کے متقدم احادیث صحیح ہیں اور متأخر احادیث ضعیف
ہیں کیونکہ بعضوں نے توثیق کی ہے اور بعضوں نے تضعیف ۔
انوٹ: مندرجہ کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

• قال الامام ابن قدامة فی تابیعه الاخر ثم التراویح وهی عشرون رکعة یقوم بها فی رمضان فی جماعة [1]

• وقال الامام الموصوف "القسم الثانی ماسن له الجماعة من التراویح وهو قیام رمضان وهو سنة مؤکدة لان النبی صلی الله علیه وسلم قال من صام رمضان [2] او قامه ایمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه متفق علیه

وقام النبی صلی الله علیه وسلم باصحابه ثلاث لیال ثم ترکها خشیة ان تفترض فکان الناس یصلون لانفسهم حتی خرج عمر وهم اوزاع یصلون فجمعهم علی ابی بن کعب قال السائب بن یزید

---

[1] المقنع ۱/۱۸۷

[2] روی البخاری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه طالع البخاری ۱/۲۵۵ • صحیح مسلم ۳/... علی حاشیة ارشاد الساری • سنن النسائی ۴/۱۵۷ مع شرح السیوطی • ریاض الصالحین ۳۶۳

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھا کریں، جیساکہ مقنع ۱/۱۸۷ میں ہے اور امام موصوف فرماتے ہیں کہ دوسری قسم جس کے لئے جماعت سنت ہے تراویح قیام رمضان ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا یا قیام کیا [1] ایمان اور تصدیق اور اجر کے عقیدہ سے تو اس کے پہلے گناہ معاف کئے جائیں۔ متفق علیہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات صحابہ کرام کو قیام (تراویح) کیا پھر چھوڑ دیا اس ڈر سے کہ فرض نہ ہو جائے تو لوگ اپنے لئے (انفرادی طور پر) نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور یہ جدا جدا تراویح پڑھتے تھے تو انہیں ابی بن کعب پر جمع کیا ... سائب بن یزید فرماتے ہیں۔

---

[1] من صام رمضان کی روایت بخاری ۱/۲۵۵ • صحیح مسلم ۳/۳۰ برحاشیہ ارشاد الساری • سنن نسائی ۴/۱۵۷ مع شرح جلال الدین سیوطی • ریاض الصالحین ۳۶۳



ع روی الامام البخاری عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ طالع البخاری ۱/۲۶۹ • صحیح مسلم ۴/۲۹، ۳۰ علی حاشیۃ ارشاد الساری
• سنن النسائی ٤/۱٥٦ • صحیح مسلم مع شرحہ السراج الوہاج ۳/۱۰۰
• ریاض الصالحین ۳٥٥

لہ من قام رمضان کی روایت بخاری ۱/ ۲۶۹ • صحیح مسلم ۴/۲۹ و ۳۰
• سُنن نسائی ۴/ ۱٥٦ • صحیح مسلم مع شرح السراج الوہاج ۳/۱۰۰
• ریاض الصالحین ۳٥٥

لما جمع عمرؓ الناس علی ابیؓ بن کعب کان یصلی بھم عشرین رکعۃ فالسُّنّۃ ان یصلی بھم عشرین رکعۃ فی الجماعۃ لما لک ویوتر الامام بھم بثلاث رکعات لما روی مالک عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی عھد عمرؓ بثلاث وعشرین رکعۃ لہ

لہ الکافی فی فقہ الامام احمد ۱/۱۹۸ و ۱۹۹

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا اور وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ بیس رکعات تراویح پڑھیں۔ اور امام ان کو تین رکعات وتر پڑھایا کرے۔ اس لئے امام مالکؒ نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھا کرتے تھے جیساکہ الکافی فی فقہ الامام احمد ۱/۱۹۸ و ۱۹۹ میں ہے۔

(٢) قال شيخ الاسلام ابن تيمية المتوفى سنة ٧٢٨ھ ان نفس قيام رمضان لم يوقت النبى صلى الله عليه وسلم فيه عددا معينا

• قال الحافظ الذهبى - ابن تيمية شيخ الاسلام العلامة الحافظ الناقد الفقيه المجتهد المفسر البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادر العصر تقى الدين ابو العباس احمد بن المفتى شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ الاسلام مجد الدين عبد السلام ... عنى بالحديث ونسخ الاجزاء ودار على الشيوخ وخرج و انتقى وبرع فى الرجال و علل الحديث وفقهه فى علوم الاسلام وعلم الكلام وغير ذلك وكان من بحور العلوم ومن الاذكياء المعدودين و الزهاد الافراد والشجعان الكبار والكرماء الاجواد اثنى عليه الموافق والمخالف وسارت بتصانيفه الركبان لعلها ثلاثمائة مجلد طالع التفصيل فى تذكرة الحفاظ ٤/١٤٩٦ و ١٤٩٧ .

• وقال الحافظ الذهبى ... فى طبقة تاليه و الى بضع وعشرين وسبعمائة رقم ٢٤٢١ ، والحافظ العلامة القدرة شيخ الاسلام تقى الدين احمد بن عبد الحليم ابن عبد السلام بن عبد الله بن تيمية الحرانى

كتاب المعين فى طبقات المحدثين ٢٣٧

---

(٢) شیخ الاسلام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ فرماتے ہیں کہ نفس قیام رمضان میں عدد معین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر نہیں فرمایا ۔

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ شیخ امام علامہ حافظ ناقد فقیہ مجتہد منسر بارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادر العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن مفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن امام مجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام تھے ... یہ رجال اور علل الحدیث میں اونچے طبقہ کے تھے اور علوم اسلامیہ اور علم کلام وغیرہ میں فقیہ تھے اور علم کا سمندر تھے اور اذکیاء اور زہاد اور بڑے بہادروں اور سخیوں سے تھے اور موافق اور مخالف نے اس کی تعریفیں کیں ہیں اور آپ کی تصانیف سوار لیکر لیجاتے تھے شاید تین سو مجلد ہوں گی۔ مطالعہ تفصیل تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۹۶ اور ۱۴۹۷

• اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ حافظ علامہ قدرۃ شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ الحرانی تھے ... طبقات المحدثین ۲۳۷ رقم ۲۴۲۱



• قال الامام زین الدین عمر بن الوردی المتوفی ۷۴۹ھ . ذکر وفاة ابن تیمیة
وفیها فی لیلة الاثنین والعشرین من ذی القعدة توفی شیخ الاسلام تقی الدین
ابو العباس احمد بن المفتی شہاب الدین ......
وحزرت النساء بخمسة عشر الفا واما الرجال فقیل كانوا مائتی الف وكثر البكاء علیه
وختمت له عدة ختم .. قلت ورتبته انا بمرثیة علی حرف الطاء لشناعتة
واشتهرت وطلبها منی الافاضل والعلماء من البلاد وهی هذه (وانا اذکر بعضها)

توفی وهو محبوس فرید	ولیس له الی الدنیا انبساط
ولو حضروه حین قضی لالفوا	ملائکة النعیم به احاطوا
فتی فی علمه اضحی فریدا	وحل المشکلات به یناط
وکان الی التقی یدعو البرایا	وینهی فرقة فسقوا ولاطوا
فیا لله ما قد ضم لحد	ویا لله ما غطی البلاط

• حافظ امام زین الدین عمر بن الوردی متوفی ۷۴۹ھ فرماتے ہیں ۔ ذکر وفات ابن تیمیہ ۔ ۲۲ ذی القعدہ
کی رات شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن مفتی شہاب الدین وفات پا گئے ہیں اور جنازہ
میں پندرہ ہزار عورتیں شامل تھیں اور مردوں کو کہا جاتا ہے کہ دو لاکھ تھے اور اس پر رونا بہت زیادہ
تھا اور کئی ختم ہو چکے تھے ۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے حرف طاء پر مرثیہ مرتب کیا اور وہ مشہور ہو گیا
اور فضلاء اور علماء نے مجھ سے طلب کیا اور وہ یہ ہے (میں خان بادشاہ بعض ذکر کرتا ہوں)

آپ جیل میں اکیلے وفات پا گئے	اور دنیا کی طرف اس کی خندہ پیشانی نہیں تھی
اگر یہ لوگ آپ کی وفات کے وقت حاضر ہوتے تو	تو خوشی کے فرشتے آپ پر احاطہ کرتے ہوئے پاتے
یہ ایک ایسے نوجوان تھے کہ علم میں یکتا تھے	اور مشکلات کا حل کرنا اس کے ساتھ لگا ہوا تھا
لوگوں کو تقویٰ کی طرف بلاتے	اور تفریق سے منع کرتے وہ لوگ نافرمانی کرکے ایک ساز ہو گئے
اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے لئے آج کیسے شخص کو لحد نے کھینچا	اور اے لوگو اللہ تعالیٰ کے لئے آج کیسے شخص کو زمین نے چھپایا

هم حسدوه لما لم ينالوا　　مناقبه فقد مكروا وشاطوا
وحبس الدر فی الاصداف فخر　　وعند الشيخ بالسجن اغتباط

ثم يقول بعد ذكر مدائحه فی الاشعار. وكانت له خبرة تامة بالرجال وجرحهم وتعديلهم

• لوگ جب اس کے مناقب نہیں پا سکتے تو اس لیے
آپ سے ساتھ حسد کرتے اور مکر اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔
• موتی کو صدف میں بند ہونے پر فخر ہے۔ اور شیخ کو جیل پر خوشی تھی۔
پھر کافی مدح شیخ الاسلام کا اشعار میں ذکر کرتے فرماتے ہیں کہ رجال اور جرح اور تعدیل

و طبقاتهم ومعرفة بفنون الحديث و بالعالی و النازل والصحیح والسقيم مع حفظه لمتونه الذی انفرد به وهو عجيب فی استحضاره واستخراج الحجج منه واليه المنتهى فی عزوه الی الكتب الستة والمسند بحيث يصدق عليه ان يقال كل حديث لا يعرفه ابن تيمية فليس بحديث ولكن الاحاطة لله غير انه يغترف فيه من بحر وغيره من الائمة يغترفون من

طبقات میں اور فنون الحدیث اور عالی و نازل اور صحیح وسقیم میں اس کو کافی معلومات نے باوجود اس کے کہ یہ حدیث کے متون کا حافظ تھے اور متون کے استحضار اور دلائل کے استخراج میں عجیب (حافظہ) رکھتے تھے اور آپ کو انتہا تھی جب کتب ستہ (چھ) اور مسند کی طرف نسبت کرتے اور اس پر یہ قول صادق ہوتا کہ جو حدیث ابن تیمیہ سے نہیں پہچانی تو وہ حدیث نہیں لیکن احاطہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے سوای اس کے کہ یہ سمندر سے چلو

العراق (ثم يقول بعد تفصيل) وله باع طويل في معرفة مذاهب الصحابة والتابعين. طالع التفصيل في تتمة المختصر ٢/٤٠٦ الى ٤١٢

وقال الامام محمد بن شاكر الكتبي المتوفي ٧٦٤هـ الشيخ تقي الدين ابن تيمية احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم الحراني الشيخ الامام العلامة الفقيه المفسر الحافظ المحدث شيخ الاسلام نادر العصر ذو التصانيف والذكاء تقي الدين ابو العباس ابن العالم المفتي شهاب الدين ابن الامام شيخ الاسلام مجد الدين ابي البركات...

قال الشيخ شمس الدين وصنف في فنون ولعل تواليفه تبلغ ثلاثمائة مجلدة... وكان قوالاً بالحق نهاءً عن المنكر ذا سطوة واقدام وعدم مداراة.

طالع التفصيل في فوات الوفيات ١/٧٤ الى ٨١

بہتا اور باقی ائمہ چلّو ساتی سے بھر لیتے (پھر تفصیل کے بعد فرماتے تھے) کہ مذاہب صحابہ اور تابعین میں آپ یدطولیٰ رکھتے تھے۔

مطالعہ کریں تفصیل تتمۃ المختصر ۲/۴۰۶ تا ۴۱۲

امام محمد بن شاکر کتبی متوفی ۷۶۴ھ فرماتے ہیں الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ۔ احمد بن عبد الحلیم ابن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم الحرانی الشیخ الامام العلامہ الفقیہ المفسر الحافظ المحدث شیخ الاسلام نادر العصرۃ صاحب ذکاوۃ اور تصانیف تقی الدین ابو العباس ابن العلم المفتی شہاب الدین ابن الامام شیخ الاسلام مجد الدین ابی البرکات تھے۔ شیخ شمس الدین فرماتے ہیں کہ مختلف فنون میں آپ نے تصانیف کیں ہیں۔ شاید تصانیف تین سو مجلد تک پہنچ جاتی ہیں اور حق پر دائم اور حق بیان کرنے والے اور منکر سے منع کرنے والے قوی اور اقدام کرنے والے تھے۔

فوات الوفیات ۱/۷۴ تا ۸۱



وقال الحافظ ابن كثير المتوفى ٧٧٤ھ - وفاة شيخ الاسلام ابى العباس تقى الدين احمد بن تيمية

قال الشيخ علم الدين البرزالى فى تاريخه - وفى ليلة الاثنين العشرين من ذى القعدة توفى الشيخ الامام العالم العلم العلامة الفقيه الزاهد العابد المجاهد القدوة شيخ الاسلام تقى الدين ابوالعباس احمد ابن شيخنا الامام المفتى شهاب الدين ..... الخ

وكان عالما باختلاف العلماء عالما بالاصول والفروع والنحو والفقه وغيرها من العلوم النقلية والعقلية وما قطع فى مجلس ولا تكلم معه فاضل فى فن من الفنون الاظن ان ذلك الفن منه ورآه عارفا به متقنا له واما الحديث فكان حامل رايته حافظا له مميزا بين صحيحه وسقيمه عارفا

حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں وفات شیخ الاسلام ابی العباس تقی الدین احمد بن تیمیہ شیخ علم الدین البرزالی تاریخ میں ذکر تے ہیں کہ ۲۲ ذوالقعدۃ شیخ امام عالم علامہ فقیہ زاہد عابد مجاہد قدوہ شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن شیخنا امام مفتی شہاب الدین وفات پاگئے ہیں اللہ اختلاف العلماء کو جاننے والے تھے اور اصول وفروع اور نحو در دیگر علوم عقلیہ اور نقلیہ کو جاننے والے تھے اور کسی فن میں اس کے ساتھ کسی فاضل نے بات نہیں کی ہے مگر وہ گمان کرتا تھا کہ یہ فن اسی کا ہے اور اس کو دیکھتا ہے کہ یہ اس میں محقق ہیں اور حدیث تو اس کا فن تھا صحیح اور سقیم میں امتیاز کرنے والے

برجاله - واثنى عليه وعلى علومه وفضائله جماعة من علماء عصره
طالع التفصيل فى البداية والنهاية ١٤/١٣٢ و ١٣/٢٤١ و ٢٥٢ و ١٤/٣٦ الى ٣٩ و ١٣٥ الى ١٤١ • تفسير ابن كثير ١/٣٨ وطالع ١/٢٧١

• قال الامام ابوالخير محمد بن محمد الجزرى المتوفى ٨٣٣ھ فى ترجمة جد شيخ الاسلام حيث قال عبد السلام بن عبد الله بن ابى القاسم ابن تيمية ابوالبركات مجد الدين الحرانى وجد الامام الحجة تقى الدين بن تيمية
غاية النهاية فى طبقات القراء ١/٣٨٦

ے اور رجال کو جاننے والے تھے اور آپ کے علوم اور فضائل کی تعریف زمانہ کے علماء نے بیان کی ہے۔
مطالعہ کریں تفصیل البدایہ والنہایہ ۱۴/۱۳۲ اور ۱۳/۲۴۱ و ۲۵۲ و ۱۴/۳۶ تا ۳۹ و ۱۳۵ تا ۱۴۱ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۸ مطالعہ کریں ۱/۲۷۱
• امام ابوالخیر محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ شیخ الاسلام کے دادا کے ترجمہ میں فرماتے ہیں - عبد السلام ابن عبداللہ بن ابی القاسم ابن تیمیہ ابوالبرکات مجدالدین الحرانی اور امام الحجۃ تقی الدین ابن تیمیہ کا دادا۔
غایۃ النہایہ فی طبقات القراء ۱/۳۸۶

- وقال الامام احمد بن علی المقریزی المتوفی ۸۴۵ھ ومات فی هذه السنة من الاعیان شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم.
  كتاب السلوك لمعرفة دول الملوك ۲/۳۰۴ الجزء الثانی من القسم الاول
- قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ. احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام. ولد فی عاشر ربیع الاول سنة ۶۶۱ وتحول به ابوه من خراسان سنة ۶۷ فسمع من عبد الدائم... ونظر فی الرجال والعلل وتفقه وتمهر وتقدم وصنف ودرس وافتی

- امام احمد بن علی مقریزی متوفی ۸۴۵ھ فرماتے ہیں اسی سن میں علماء سے شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم کی وفات ہو گئی تھی۔
  کتاب السلوک لمعرفة دول الملوک ۲/۳۰۴ جزء دوم از قسم اول
- حافظ عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں۔ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام کی ولادت ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ میں ہوئی تھی اور اس کے والد صاحب خراسان سے ۶۷ھ میں لے گئے۔ اور عبد الدائم ..... سے سُنا۔ اور رجال اور علل کا مطالعہ کیا اور فقاہت اور مہارت

وفاق الاقران وصار عجبا فی سرعة الاستحضار و قوة الجنان و
والتوسع فی المنقول و المعقول والاطالة والاطلاع علی مذاهب السلف
والخلف (ثم ذکر الحافظ المحن و التکالیف اللتی وصلت له من الناس و
سجنوه و اذوه بکل اذاء رضی الله عنه ثم یقول) قال الذہبی ماملخصه
کان یقضی منه العجب اذا ذکر مسألة من مسائل الخلاف واستدل
ورجح وکان بحق له الاجتهاد ولاجتماع شروطه فیه۔
طالع التفصیل فی الدرر الکامنة ۱/۱٤٤ الی ۱٦۰ ۔

• وقال الامام یوسف بن تغری المتوفی ۸۷۴ھ فیما رسنة ثمان وعشرین
وسبعمائة) توفی شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم۔۔
۔ وکان امام عصره بلا مدافعة

تقدم حاصل کی اور تصنیف اور تدریس اور افتاء کرتے تھے اور زمانہ کے لوگوں
پر فوقیت حاصل کی اور سرعت استحضار مسائل میں عجیب تھے اور منقولات و معقولات
میں وسیع النظر تھے اور مذاہب سلف و خلف سے خبردار تھے پھر حافظ عسقلانی وہ جملہ
تکالیف ذکر کیں ہیں جو آپ کو لوگوں سے پہنچیں یعنی ان کو جیل میں ڈالا اور ہر قسم تکلیف آپ
کو دی ہے ۔ پھر فرماتے ہیں کہ ذہبی نے فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:
اور اس سے تعجب یہ تھا کہ جب مسائل اختلافی سے کوئی مسئلہ ذکر کرتا تو استدلال
پیش کرتا اور ترجیح دیتا اور اس میں اجتہاد کے شرائط موجود تھے تو یہ اجتہاد کا مستحق
تھا۔ مطالعہ کریں۔ الدرر الکامنة ۱/۱۴۴ تا ۱۶۰۔

• امام یوسف بن تغری متوفی ۸۷۴ھ فرماتے ہیں کہ سنہ ۷۲۸ھ میں شیخ الاسلام تقی الدین
ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم کی وفات ہوگئی ہے اور یہ اپنے زمانے کے فقہ اور حدیث
اور اصول اور نحو اور لغت میں بلاشک امام تھے ۔

فی الفقه والحدیث والاصول والنحو واللغة وله عدة مصنفات مفیدة یضیق هذا المحل عن ذکر شیٔ منها اثنی علیه جماعة من العلماء مثل الشیخ تقی الدین بن دقیق العید والقاضی شهاب الدین الجوینی والقاضی شهاب الدین ابن النحاس وقال القاضی کمال الدین بن ابن ملکانی المقدم ذکره اجتمعت فیه شروط الاجتهاد علی وجهها.

طالع التفصیل فی النجوم الزاهرة ۹/ ۲۷۱ و ۲۷۲

اور اس کی کئی تصانیف مفید ہیں یہ محل گنجائش نہیں رکھتا۔ علماء کی جماعت نے اس کی صفت بیان کی ہے جیسا کہ شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور قاضی شہاب الدین الجوینی اور قاضی شہاب الدین ابن النحاس اور قاضی کمال الدین الزملکانی فرماتے ہیں کہ اس میں اجتہاد کے شرائط موجود تھیں۔

تفصیل مطالعہ کریں النجوم الزاہرۃ ۹/ ۲۷۱ و ۲۷۲

قال الإمام ابن العابدين المتوفى ١٢٥٢ھ رأيت في حاشية المنتهى للعلامة الشيخ محمد الخلوتي الحنبلي نقلا عن خاتمة المجتهدين شيخ الإسلام تقي الدين رطالع مجموعة رسائل ابن عابدين ١/١٧٥

• وقال في مقام اخر. عمدة الحنابلة شيخ الإسلام ابن تيمية... ١/٣٣١

• طالع ١/٣١٥ و ٣٢٣، ٣٤٠ و ٣٤٢ و ٣٦٤

• طالع لشذرات الذهب ٦/٨٠ الى ٨٦ • البدر الطالع ١/٦٣ الى ٧٢

• كشف الظنون ١/٢٢٠، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٧٧، ٣٧٩، ٤٨٧، ٧٣٠، ٧٥٧، ٨٨٧، ٢/١٠١١، ١٠٦٩، ١٠٧٨، ١١٥٧، ١٥٠٦، ١٩٥٧

• إيضاح المكنون ١/٢٣، ٢٦، ٩٧، ٢٠٤، ٢٣٣، ٢٥٤، ٢٦٦، ٣٠٦، ٣٢٢، ٣٤٣

٢/١٨٧، ٣٥٨، ٤٠٩، ٥٠٣، ٥٨٥

• الاعلام للزركلي ١/١٤٠ وسيجيئ تفصيل ترجمته انشاء الله مفصلة في تاليفي الصارم المبكي على من يعاون السبكي

• امام ابن عابدین المتوفی ١٢٥٢ھ کہ علامہ شیخ محمد خلوتی حنبلی کے حاشیہ المنتہی میں دیکھا کہ خاتمۃ المجتہدین شیخ الاسلام تقی الدین سے نقل کیا ہے۔

مطالعہ کریں مجموعہ رسائل ابن عابدین ١/١٧٥

• اور دوسری جگہ میں فرماتے ہیں۔ عمدۃ الحنابلۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ١/٣٣١

• مطالعہ کریں شذرات الذہب ٦/٨٠ تا ٨٦ • البدر الطالع ١/٦٣ تا ٧٢

الوٹ)

مندرجہ بالا حوالجات بغرض ترجمہ دیکھ لیں۔

تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ میری تالیف الصارم المبکی علی من یعاون السبکی میں آجائے گی۔

بل كان هو صلى الله عليه وسلم لا يزيد في رمضان ولا في غيره على ثلاث عشرة ركعة لكن كان يطيل الركعات فلما جمعهم عمرؓ على ابي بن كعبؓ كان يصلي بهم عشرين ركعة ثم يوتر بثلاث وكان يخفف القراءة بقدر ما زاد من الركعات (ثم يقول) والافضل يختلف باختلاف المصلين فان كان فيهم احتمال لطول القيام فالقيام بعشر ركعات و ثلاث بعدها كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي لنفسه في رمضان وغيره هو الافضل وان كان لا يحتملونه فالقيام بعشرين هو الافضل وهو الذي يعمل به اكثر المسلمين فانه وسط بين العشر والاربعين [1]

[1] مجموع فتاواه ۲۲/۲۷۲

بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور بغیر رمضان تیرہ۱۳ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے لیکن رکعات لمبی پڑھا کرتے تھے اور جب عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ پر جمع کیا تو وہ ان کو بیس تراویح پھر تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔ اور قراءت میں تخفیف کرتے تھے (پھر فرماتے ہیں) بہتر یہ ہے کہ اس کا دار ومدار نماز پڑھنے والوں پر ہے۔ اگر وہ لمبا کھڑا ہونا برداشت کر سکتے ہیں تو پھر دس رکعات اور تین اس کے بعد جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں اپنے لئے کیا کرتے تھے۔ اگر لمبا کھڑا ہونا برداشت نہیں کر سکتے تو بیس رکعات پڑھنا افضل بہتر ہے۔ اور یہ وہ طریقہ ہے جس پر اکثر مسلمانوں نے عمل کیا ہے کیونکہ یہ دس اور چالیس کے درمیان میں ہے جیسا کہ مجموعہ فتاویٰ ۲۲/۲۷۲

Scanned by PDFer

وقال شيخ الاسلام ... وقيام الليل في رمضان وغيره انما يكون بعد العشاء وقد جاء مصرحا به في السنن انه لما صلى بهم قيام رمضان صلى بعد العشاء وكان النبي صلى الله عليه وسلم قيامه بالليل هو وتره يصلي بالليل في رمضان وغير رمضان احدى عشرة ركعة اوثلاث عشرة ركعة لكن كان يصليها (طوالا) فلما كان ذلك يشق على الناس قام بهم ابي بن كعب في زمن عمر بن الخطاب عشرين ركعة ويوتر بعدها ويخفف فيها القيام فكان تضعيف العدد عوضا عن طول القيام [1]

[1] مجموع فتاویٰ ۲۳/۱۲۰

اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ قیام اللیل رمضان اور غیر رمضان میں عشاء کے بعد ہے اور یہ سنن میں آیا ہے کہ ان کو جب قیام رمضان فرماتے تو عشاء کے بعد فرماتے ... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات یا تیرہ رکعات پڑھتے تھے لیکن لمبی رکعات پڑھتے تھے اور جب لوگوں پہ یہ بوجھ ہوگیا تو عمر بن الخطاب کے زمانہ میں ابی بن کعب نے بیس رکعات کا قیام شروع کیا اور اس کے بعد وتر کر لیتے اور ہلکا قیام کرتے تو شمار کا دوگنا لمبا کھڑا ہونے سے عوض ہوگیا۔ جیسا کہ مجموع فتاویٰ ۲۳/۱۲۰ میں ہے۔

• وقال شيخ الاسلام ... عن ابی عبد الرحمٰن السلمی[1] ان علياً دعا القراء فی رمضان فامر رجلاً منهم يصلی بالناس عشرين ركعة وكان علی يوتر بهم[2]

---

[1] قال الامام ابن حبان ... ابو عبد الرحمٰن السلمی من قراء القرآن واهل الورع فی السر والاعلان مات سنة اربع وسبعين مشاهير علماء الامصار ١٠٢ رقم ٥٢

• قال الحافظ العجلی - عبد الله بن حبيب ابی عبد الرحمٰن السلمی المقرئ تابعی ثقة تاريخ الثقات ٢٥٣ رقم ٧٩٣

---

[2] منهاج السنة النبوية ٤/٢٢٤ • وطالع السنن الكبری ٢/٤٩٦ و ٤٩٧ • المنتقی من منهاج الاعتدال ٥٤٢ للذهبی

• شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ سے روایت ہے کہ علیؓ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک آدمی کو امر فرمایا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں اور علیؓ ان کو وتر پڑھاتے تھے بیاکر منہاج السنۃ ۴/۲۲۴ اور سنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ و ۴۹۷ • المنتقی ۵۴۲ میں ہے۔

---

[1] امام ابن حبان فرماتے ہیں ابو عبدالرحمٰن السلمی قرآن کریم کے قاریوں میں سے تھے اور سرا اور علانیہ میں پرہیزگار ان سے تھے اور ۷۴ھ میں اس کی وفات ہوگئی ہے۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۰۲ رقم ۵۲

قال الحافظ الذهبي ... ابو عبد الرحمن السلمي مقرئ الكوفة الامام العلم عبد الله ابن حبيب ..... من اولاد الصحابة مولده في حياة النبي صلى الله عليه وسلم وقد كان ثبتا في القراءة والحديث حديثه مخرج في الكتب الستة

طالع سير اعلام النبلاء ٤/٢٦٧ الى ٢٧٢ • تذكرة الحفاظ ١/٥٩

قال الامام ابن سعد ... وكان ثقة كثير الحديث .... الطبقات الكبرى ٦/١٧٢ الى ١٧٥

طالع تهذيب الكمال ١٦٢٨ ٢٨ • العقد الثمين ٨/٦٦ • غاية النهاية ١/٤١٣

تهذيب التهذيب ٥/١٨٣، ١٨٤ • التقريب ١٧٠ • التاريخ الكبير ٥/٧٢

حلية الاولياء ٤/١٩١ • تاريخ بغداد ٩/٤٣٠ • المعرفة والتاريخ ٢/٥٨٩ • الجرح والتعديل ٥/٣٧ • البداية والنهاية ٩/٧ • خلاصة تذهيب الكمال ١٩٤

• المعارف لابن قتيبة

حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابو عبدالرحمان السلمی کوفہ کا قاری امام علم عبداللہ بن حبیب اولاد صحابہ سے تھے اور اس کی پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہوئی تھی اور قرات اور حدیث میں ثبت تھے اور اس کی حدیثیں کتب ستہ میں ہیں۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۴/۲۶۷ تا ۲۷۲ • تذکرۃ الحفاظ ۱/۵۹

امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ کثیر الحدیث ہیں الطبقات الکبریٰ ۶/۱۷۲ تا ۱۷۵

اور دیگر) مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں۔

(۳) قال الامام شمس الدين بن مفلح المتوفى ٧٦٣ھ وتسن التراويح في رمضان[١] عشرون ركعة

---

[١] قال الحافظ ابن كثير... وفى ثانى رجب توفى القاضى الامام العالم شمس الدين ابن مفلح المقدسى الحنبلى... وكان بارعاً فاضلاً متقناً فى علوم كثيرة ولا سيما علم الفروع كان غاية فى نقل مذهب الامام احمد وجمع مصنفات كثيرة منها كتاب المقنع نحو من ثلاثين مجلداً كما اخبرنى بذلك عنه قاضى القضاة جمال الدين .... صالح البداية والنهاية ١٤/٢٩٤

• قال الحافظ ابن حجر العسقلانى... محمد بن مفلح بن محمد الفقيه الحنبلى شمس الدين .... واشتغل فى الفقه وبرع فيه الى الغاية وصنف الفروع فى مجلدين اجاد فيه الى الغاية

۳۔ امام شمس الدین بن مفلح متوفی ۷۶۳ھ فرماتے ہیں تراویح ماہ رمضان میں بیس رکعات سنت ہیں

---

[۱] حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ دو رجب میں قاضی امام عالم شمس الدین بن مفلح مقدسی حنبلی کی وفات ہوگئی ہے اور یہ بلند اور فاضل بہت سے علوم میں متقن تھے خاص کر علم الفروع میں امام احمدؒ کے مذہب کے نقل کرنے میں انتہا کو پہنچے تھے اور بہت سی تصانیف جمع کیں ہیں۔ ان میں کتاب المقنع تیس جلدوں میں ہے جیسا کہ مجھے قاضی القضاۃ جمال الدین نے اس کے ساتھ خبر دی ہے۔ مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ۱۴/۲۹

• حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن مفلح بن محمد فقیہ حنبلی شمس الدین تھے اور فقہ میں مشغول تھے اور نہایت کو اس میں پہنچے اور فروع دو جلدیں لکھے اور کھرا ہونے میں انتہا کو پہنچے

(ثم ذکر ما قال الحافظ ابن کثیر......)

الدرر الکامنة ٤/٢٦١، ٢٦٢

قال الامام ابن العماد (سنة ثلاث وستين وسبعمائة) وفيها توفي قاضي القضاة شمس الدين ابو عبدالله محمد بن مفلح بن محمد الحنبلي الشيخ الامام العلامة وحيد دهره وفريد عصره شيخ الاسلام واحد ائمة الاعلام... وكان آية وغاية في نقل مذهب الامام احمد رضي الله عنه

(پھر حافظ ابن کثیرؒ کی بات کو ذکر کیا ہے) الدرر الکامنۃ ۴/۲۶۱ و ۲۶۲

امام ابن العماد فرماتے ہیں (۷۶۳ھ) میں قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن مفلح ابن محمد حنبلی شیخ امام علامہؒ زمانہ میں یکتا شیخ الاسلام اور بڑے علماء میں ایک تھے کی وفات ہوگئی۔ اور مذہب امام احمدؒ سے نقل میں نہایت کو پہنچے تھے



لا ست وثلاثون سنة

وقال عنه ابو البقاء السبكي ما رأت عيناى احداً افقه منه وكان ذاحظ من زهد وتعفف وصيانة وورع ودين متين. وذكره الذهبي في المعجم فقال شاب عالم له عمل ونظر في رجال السنن ناظر وسمع كتب وتقدم... طالع شذرات الذهب ٦/١٩٩

- النجوم الزاهرة ١١/١٦ • كشف الظنون ١/٤٢ و ٢/١٢٥٦
- ايضاح المكنون ٢/٦٧٨ • هدية العارفين ٢/١٦٢
- اجاز في المعجم على الدارس ٢/٤٣ • والقلائد الجوهرية ١/١٦١

ك كتاب الفروع ١/٥٤٦ اور نہ ٣٦ رکعات جیسا کہ کتاب الفروع ١/٥٤٦ میں ہے

اوراس سے ابوالبقاء السبکی نے روایت کی ہے کہ اس سے زیادہ فقیہ میں نے نہیں دیکھا ہے اور یہ زاھد اور پرہیزگار اور دین متین والے تھے اور ذہبی نے معجم میں ذکر کیا ہے کہ جوان عالم تھے اور رجال سنن میں اس کی نظر تھی
شذرات الذھب ٦/١٩٩ مطالعہ کریں۔

نوٹ: مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں



(٤) قال الامام ابو اسحاق ابن مفلح المتوفى ٨٨٤ھ[1] وهي عشرون ركعة في قول أكثر العلماء وقد روى مالك عن يزيد بن رومان كان الناس يقومون في

(١) قال الامام السخاوي ... ابراهيم بن محمد بن عبد الله بن محمد بن مفلح .. وبرع في الفقه واصوله وانتفع به الفضلاء وكتب على المقنع شرحا ...
وكان فقيها اصوليا طلقا فصيحا ذا رياسة ووجاهة وشكالة فردا بين رفقائه ومحاسنه كثيرة الضوء اللامع ١/١٥٢

(٢) قال الامام ابن العماد سنة اربع وثمانين وثمانمائة فيها توفي اقضى القضاة برهان الدين ابو اسحاق ابراهيم بن محمد بن عبد الله بن مفلح الحنبلي الشيخ الامام الحبر الهمام العلامة القدوة الحافظ المجتهد الامة شيخ الاسلام سيد العلماء والحكام

---

(٤) امام ابو اسحاق بن مفلح متوفی ٨٨٤ھ[1] فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک یہ بیس رکعات ہیں اور امام مالک نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ (صحابہؓ) زمانہ عمرؓ میں ماہِ رمضان میں ٢٣ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ المبدع فی شرح المقنع ٢/١٧ میں لکھا ہے۔

---

(١) امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مفلح ... فقہ اور اصول میں ماہر تھے اور اس سے فضلاء نے فائدہ حاصل کیا ہے اور مقنع کی شرح لکھی ہے۔ اور یہ فقیہ اصولی فصیح اور ریاست اور وجاہت والے رفتار میں تھے اور اس کے محاسن زیادہ ہیں الضوء اللامع ١/١٥٢

(٢) امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ٨٨٤ھ میں قاضی القضاة برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن مفلح حنبلی شیخ امام حبر علامہ قدوة حافظ مجتہد شیخ الاسلام سید العلماء اور سید الحکام،

زمن عمر رضی الله عنه فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة۔ ؎

؎ والدین المتین والورع ۔۔ لمقین شیخ العصر ۔۔ طالع التفصیل فی شذرات الذہب ۷/۲۳۸ و ۲۲۹

- ایضاح المکنون ۱/۳ و ۲/۵۴۹
- اعمال فی المعجم علی الدارس ۲/۵۹ • معجم المصنفین ٤/۲۷۳

؎ المبدع فی شرح المقنع ۲/۱۷

صاحبِ دینِ متین اور پرہیزگار شیخ العصر کی وفات ہوگئی ہے۔
مطالعہ کریں شذرات الذہب ۷/۲۳۸

- ایضاح المکنون ۱/۳ و ۲/۷۴۹
- معجم المؤلفین علی الدارس ۲/۵۹ اور معجم المصنفین ٤/۲۷۳ پر حوالہ دیا ہے۔



قال شيخ الاسلام علاء الدين على بن سليمان المرداوى الحنبلى المتوفى ٨٨٥ھ
قوله ... ثم التراويح بعنى انها سنة وهذا المذهب وعليه الاصحاب، وقطع به اكثرهم

قال الامام السخاوىؒ - على بن سليمان بن احمد الدمشقى الحنبلى - وكان
فقيها حافظا لفروع المذهب شاركا فى الاصول بارقا فى الكتابة بالنسبة الى غيرها
متفنا فى المناظرة والمباحثة ووفور الذكاء ...
طالع الضوء اللامع ٥/٢٢٥ الى ٢٢٨

قال الامام ابن العماد (سنة خمس وثمانين وثمانمائة) وفيها (توفى)
علاء الدين ابو الحسن على بن سليمان الشيخ الامام العلامة المحقق ،

• شیخ الاسلام علاء الدین علی بن سلیمان المرداوی الحنبلی المتوفی فرماتے ہیں .... یہ قول اس کا کہ تراویح یہ سنت ہیں اور اس پر اصحاب الحنابلہ ہیں اور اکثر نے اس پر یقین کیا ہے۔ اور بعض واجب کہتے ہیں ... یہ قول کہ بیس رکعات ہیں اسی پر اکثر اصحاب حنابلہ ہیں جیسا کہ الانصاف ۲/۱۸۰ میں ہے

• امام سخاویؒ فرماتے ہیں - علی بن سلیمان بن احمد الدمشقی الحنبلی یہ فقیہ فروع مذہب کے حافظ تھے اور اوروں کی نسبت یہ کتابت میں بلند تھے۔ مطالعہ کریں الضوء اللامع ۵/۲۲۵ تا ۲۲۸
• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۸۸۵ھ میں علاء الدین ابو الحسن علی بن سلیمان شیخ امام علامہ محقق زمانہ کا

.. و قيل بوجوبها تورد وهي عشدون ركعة هكذا قال اكثر الاصحاب ك

اعجوبة الدهر شيخ المذهب وامامه ومصححه ومنقحه بل شيخ الاسلام على الاطلاق ومحرر العلوم بالاتفاق .... وانتهت اليه رياسة المذهب وصار قوله حجة في المذهب يعول عليه في الفتوى والاحكام في جميع مملكة الاسلام

طالع شذرات الذهب ٧/٣٤٠ و ٣٤١

البدر الطالع ١/٤٦٦ • كشف الظنون ١/٢٥٧ • ايضاح المكنون ١/٣٤، ١٣٤، ٢٣١

٢/٤٥٠ و ٥٩٤ • هدية العارفين ١/٧٣٦

ك الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف ٢/١٨٠

اعجوبہ، شیخ المذہب اور امام اور مصحح بلکہ یہ شیخ الاسلام علی الاطلاق اور محرر العلوم بالاتفاق تھے، کی وفات ہوگئی ہے اور اس پر ریاست مذہب کی انتہا رہے اور اس کا قول مذہب میں حجت ہے اور فتوی اور احکام میں اس پر اعتماد ہے ممالک اسلامیہ میں،

مطالعہ کریں شذرات الذہب ٧/٣٤٠، ٣٤١ .

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔



(٦) قال الفقيه ابو بكر مرعی بن یوسف المتوفی ۱۰۳۳ھ وله وهی عشرون رکعة[۲]

---

[۱] قال الامام المحبی - مرعی بن یوسف بن ابی بکر - احد اکابر علماء الحنابلة بمصر کان اماماً محدثاً فقیهاً ذا اطلاع واسع علی نقول الفقه و دقائق الحدیث ومعرفة تامة بالعلوم المتداولة - طالع خلاصة الاثر ۴/ ۳۵۸ إلی ۳۶۱

• وقال الزرکلی - مرعی بن یوسف - الحنبلی مؤرخ ادیب من کبار الفقهاء الاعلام ۸/ ۸۸

[۲] غایة المنتهی مع مطالب اولی النهی ۱/ ۶۵۳

---

(٦) فقیہ ابو بکر مرعی بن یوسف متوفی ۱۰۳۳ھ فرماتے ہیں کہ یہ تراویح بیس رکعات ہیں جیسا کہ غایۃ المنتہی مع مطالب اولی النہی ۱/ ۶۵۳ میں ہے

[۱] امام محبی فرماتے ہیں کہ مرعی بن یوسف بن ابی بکر مصر میں اکابر علماء حنابلہ سے تھے اور یہ امام اور محدث فقہ اور دقائق الحدیث میں وسیع اطلاع رکھتے تھے اور علوم متداولہ میں معرفت تامہ رکھتے تھے۔ مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۴/ ۳۵۸ تا ۳۶۱ د

• زرکلی فرماتے ہیں کہ مرعی بن یوسف حنبلی مؤرخ ادیب اکابر فقہاء سے تھے جیسا کہ اعلام ۸/ ۸۸ میں ہے۔

٧) قال الامام منصور بن یونس المتوفی سنہ ۱۰۵۱ھ والتراویح وهی عشرون رکعة برمضان فی جماعة لحدیث ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی شهر رمضان عشرین رکعة رواه ابوبکر بن عبد العزیز فی الشافی باسناده ثم ذکر حدیث یزید بن رومان) ۲ھ

۳ھ قال الامام المحبی منصور بن یونس بن صلاح الدین الحنبلی شیخ الحنابلة بمصر و خاتمة علمائهم ... کان عالماً عاملاً ورعاً متبحرا فی العلوم الدینیة صارفاً اوقاته فی تحریر المسائل الفقهیة ..

طالع التفصیل فی خلاصة الاثر ۴/۴۲۶ • الاعلام ۸/۲۴۹ للزرکلی
• هدیة العارفین ۲/۴۷۶ • ایضاح المکنون ۱/۶۰۷ ، ۲/۱۲۲ ، ۲۵۳ ، ۱۱۱
• احال فی المعجم علی فهرست الخدیویة ۳/۲۹۴ • الکشاف ۹۲ ، ۹۴ /
• فهرس الازهریة ۲/۶۳۹ ، ۲/۶۴۰ ، ۶۴۲ ، ۶۴۴ ، ۶۵۱

) امام منصور بن یونس متوفی ۱۰۵۱ھ فرماتے ہیں کہ رمضان میں تراویح بیس رکعات جماعت کے ساتھ ہیں اس لئے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے

۲ھ شرح منتهی الارادات ۱/۲۳۱

ابوبکر بن عبدالعزیز نے یہ حدیث شافی میں ذکر کی ہے (پھر اسی حدیث یزید بن رومان کا ذکر کیا ہے) جیسا کہ شرح منتہی الارادات ۱/۲۳۱ میں ہے

۳ھ امام محبی فرماتے ہیں کہ منصور بن یونس شیخ الحنابلہ اور مصر کے علماء کا خاتمہ تھے اور یہ عالم عامل پرہیزگار اور علوم دینیہ میں بحر اور سمندر تھے اور اپنا وقت مسائل فقہیہ میں صرف کرتے تھے۔

مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۴/۲۶

(فوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔



قال الشارح مصطفى بن سعد المتوفى ١٢٤٣ھ له ما روى مالك عن يزيد بن رومان
كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطابؓ فى رمضان بثلاث وعشرين ركعة.
وروى ابوبكر بن عبد العزيز فى كتابه الشافى عن ابن عباسؓ ان النبى صلى الله
عليه وسلم كان يصلى فى شهر رمضان عشرين ركعة له

قال الزركلى. مصطفى بن سعد بن عبده السيوطى شهرة - كان مفتى الحنابلة
بدمشق.. وتفقه واشتهر وولى فتوى الحنابلة سنة ١٢١٢ وتوفى بدمشق.
الاعلام ١٣٥/٨

مطالب اولى النهى فى شرح غاية المنتهى ٥٦٢/١، اعلم انه قد ذكر بعض الحنابلة
هذه الرواية (اى رواية ابن عباسؓ) باسناد اخر كما قالوا رواه ابوبكر بن عبد العزيز
فى كتابه الشافى -
فالرواية المذكورة فى البيهقى وان كانت ضعيفة لكنها مؤيدة بعمل الخلفاء الراشدين
والصحابةؓ والتابعين وكذلك مؤيدة بهذه الرواية فيصح منها الاحتجاج فتدبر

شارح مصطفى بن سعد متوفى ١٢٤٣ھ فرماتے ہیں کہ مالک نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ (صحابہؓ)
عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھتے تھے اور ابوبکر بن عبد العزیز نے اپنی کتاب الشافی
میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بیس تراویح پڑھتے تھے
اور زرکلی فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ بن سعد بن عبدہ جو سیوطی سے مشہور تھے دمشق میں حنابلہ کے مفتی تھے
اور فقاہت حاصل کی اور مشہور ہو گئے اور ١٢١٢ھ میں فتوٰی کا کام شروع کیا اور دمشق میں وفات
پائی۔
مطالعہ کریں الاعلام ١٣٥/٨
بعض حنابلہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے دوسری اسناد کے ساتھ جیسا کہ ابوبکر بن عبد العزیز
نے کتاب شافی میں ذکر کیا ہے۔
اور بیہقی کی روایت اگرچہ کمزور ہے لیکن خلفاء راشدین اور صحابہؓ اور تابعینؒ کے عمل کے ساتھ مؤید ہے
اسی طرح اس روایت کے ساتھ مؤید ہے تو اس سے احتجاج صحیح ہے۔

٩) قال شيخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب المتوفى سنة ١٢٠٦ھ له صلوٰة التراويح سنة مؤكدة سنها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمرؓ لانه جمع الناس على ابي بن كعب والمختار عند احمد عشرون ركعة وبه قال الشافعيؒ (ثم قال) ان عمر جمع الناس على اُبي كان يصلى بهم عشرين ركعة له

له قال العلامة الزركلى ـ محمد بن عبد الوهاب بن سليمان ... داعيا الى التوحيد الخالص ونبذ البدع وتحطيم ما علق بالاسلام من اوهام.

طالع الاعلام ٧/١٣٧ و ١٣٨

- طالع هدية العارفين ٢/ ٣٥ • ايضاح المكنون ١/٣٠٧ و ٢/٢٧٣ و ٣٤٢
- مختصر طبقات الحنابلة ١٣٧ الى ١٤٠ • احال فى المجهم على المسلك الاذفر ١١١ الى ١٢١
- المنجد دون فى الاسلام ٤٣٧، ٤٤١ • تاريخ آداب اللغة العربية ٣ /٢٣٠
- معجم المطبوعات ١٦٩ • الكشاف ٢٢٢/ ٢٦٠، ٢٦١

له مؤلفات شيخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب ١٥٧

- شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب متوفی سنہ ۱۲۰۶ھ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ تراویح سُنّت مؤکدہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں ہیں ۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعبؓ پر صحابہ کرامؓ کو جمع کیا۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک مختار بیس رکعات تراویح ہیں اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے (پھر فرماتے ہیں) کہ عمرؓ نے لوگوں کو اُبی پر جمع کیا اور وہ ان (صحابہؓ) کو بیس تراویح پڑھاتے تھے جیسا کہ مؤلفات شیخ الاسلام ۱۵۷ میں ہے ۔
- علامہ زرکلی فرماتے ہیں ، محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان توحید خالص کا داعی تھا اور بدعات کو پھینکنے والے اور اسلام کے ساتھ جو اوہام معلق تھے ان کو ختم کرنے والے تھے ۔

مطالعہ کریں الاعلام ۷/۱۳۷ و ۱۳۸

دیگر ملحقہ مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔



قال الامام سلیمان بن الامام عبد الله بن شیخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب المتوفی ۱۲۳۳ھ وله وهی عشرون رکعة ای فی قول اکثر العلماء روی مالك عن یزید بن رومان کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرین رکعة له

قال العلامة الزرکلی - سلیمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب فقیه من اهل نجد من حفدة الشیخ محمد بن عبد الوهاب کان بارعا فی التفسیر والحدیث والفقه وشی به بعض المنافقین الی ابراهیم باشا بن محمد بن علی بعد دخوله الدرعیة واستیلائه علیها فاحضره ابراهیم واظهر بین یدیه آلات اللهو والمنکر اغاظة له ثم اخرجه الی المقبرة وامر العساکر ان یطلقوا علیه الرصاص جمیعا فمزقوا جسمه. له تیسیر العزیز فی شرح کتاب التوحید والاصل من تالیف جده ولم یتمه. طالع الاعلام ۱۹۲/۳

طالع هدیة العارفین ۴۰۸/۱ ۰ ایضاح المکنون ۳۳۸/۱ ، ۴۲۰

له هامش المقنع ۱۸۷/۱

امام سلیمان بن امام عبد اللہ بن شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب متوفی ۱۲۳۳ھ فرماتے ہیں کہ تراویح اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں، امام مالکؒ نے یزید بن رومانؒ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام ماہِ رمضان میں ۲۳ رکعات (تراویح) پڑھتے تھے جیسا کہ ہامش المقنع ۱۸۷/۱ میں ہے

علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجد سے ہیں اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کے پوتے تھے اور تفسیر و حدیث اور فقہ میں بلند پایہ رکھتے تھے اور منافقین کے بغض کی وجہ سے ابراہیم بن محمد بن علی باشا کو شیطانی اور چغلی کی ہے جبکہ یہ درعیہ میں داخل ہو گیا اور ابراہیم بادشاہ نے اس کو حاضر کیا اور اس کے سامنے اس پر غصہ کرتے ہوئے آلات لہو اور منکرات ظاہر کیے پھر مقبرہ کو نکال دیا۔
اور فوج کو حکم دیا کہ تمام آپ کو گولیوں کے ساتھ ماریں تو آپ کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اس کی شرح کتاب التوحید میں تیسیر العزیز ہے اور یہ اصل میں اس کے دادا کی تصنیف ہے اور اسے مکمل نہ کر سکے۔
مطالعہ کریں الاعلام ۱۹۲/۳ ، ہدیۃ العارفین ۴۰۸/۱ ، ایضاح المکنون ۳۳۸/۱ و ۴۲۳



الفصل الثالث

في بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند المالكية رحمهم الله تعالى

قال شيخ الاسلام الحافظ ابن عبد البر النمري[1] المتوفى ٤٦٣ھ وقيام رمضان سنة

---

[1] قال الامام السمعاني... النمري بفتح النون والميم وفي آخرها الراء هذه النسبة الى النمر بن قاسط.

طالع الانساب ١٣/١٧٩ و اللباب ٣/٣٢٦

[2] قال الحافظ الذهبي... ابن عبد البر الامام العلامة حافظ المغرب شيخ الاسلام ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر المالكي صاحب التصانيف الفائقة قال الحميدي. ابو عمر فقيه مكثر عالم بالقراءات وبالخلاف وبعلوم الحديث والرجال قديم السماع يميل في الفقه الى اقوال الشافعي.

طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ١٨/١٥٣ الى ١٦٣ • تذكرة الحفاظ ٣/١١١٨ الى ١١٢٠

- المشتبه ١/١١٢ • دول الاسلام ١/٢٧٢ • جمهرة انساب العرب ٣٠٢
- جذوة المقتبس ٣٣٩ • ترتيب المدارك ٤/٨٠٨ • وفيات الاعيان ٧/٦٦

فصل سوم تراویح کے بیان میں ہے کہ مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس رکعات ہیں۔

- شیخ الاسلام حافظ ابن عبد البر النمری[1] المتوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان سنت ہے۔

- امام سمعانی فرماتے ہیں۔ النمر نون اور میم کے فتح کے ساتھ ہے اور آخر میں راء ہے اور یہ نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے ... مطالعہ کریں الانساب ۱۳/۱۷۹ • اللباب ۳/۳۲۶
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن عبد البر امام حافظ مغرب علامہ شیخ الاسلام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن ابن عبد البر المالکی بلند کتابوں کا مصنف تھے۔ حمیدی فرماتے ہیں۔ ابو عمر فقیہ اور قرارات اور علوم الحدیث اور رجال کا عالم تھے۔ فقہ میں امام شافعی کے اقوال کی طرف مائل تھے۔

تفصیل مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۵۳ تا ۱۶۲



ربان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ابتدأها ثم تركها خشية ان تفترض
على أمته وسنّها عمر رضي الله عنه بحضر من الصحابة رضي الله عنهم فلم ينكر
عليه احد واجمعوا على العمل بها لقوله عليه الصلوٰة والسلام عليكم بسنّتي و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی ابتدا کی ہے پھر اس کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ایسا نہ ہو کہ امت پر
فرض ہو جائے پھر اس سنت کو عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہؓ کی موجودگی میں جاری کیا اور کسی نے اس سے انکار
نہ کیا بلکہ اس پر عمل کرنے پر اجماع کیا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور



سُنّۃ الخلفاء الراشدین المهدیین وقال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر فلهذا قلنا ان قیام رمضان سنۃ واقل قیام شهر رمضان اثنا عشر رکعۃ مثنی مثنی ثم الوتر وهی کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان وغیرہ واستحب جماعۃ من العلماء والسلف الصالح عشرین رکعۃ والوتر واستحب منهم اخرون ست وثلاثین والوتر لہ

- المختصر فی اخبار البشر ۲/۸۷ و ۱۸۸ • البدایۃ والنهایۃ ۱۲/۱۰۴
- تتمۃ المختصر ۱/۵٦٤ • تاج العروس ۳/۵۸٦ • الدیباج المذهب دیوان ۲/۳٦۷ • شذرات الذهب ۳/۳۱٤ • کشف الظنون ۱/۱۲، ٤۲، ۷۸، ۸۱، ۱٤۲، ۷۵۰ و ۲/۱۲٤۵، ۱۳۷۹، ۱۳۲۸، ۱٤٤۰، ۱٤٦۰ • فهرس الفهارس ۲/۸٤۲ للکتانی • هدیۃ العارفین ۲/۵۵۰
- الرسالۃ المستطرفہ ۱۵ • ایضاح المکنون ۲/۲٦٦

لہ الکافی فی فقہ اهل المدینۃ ۱/۲۵٦

خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی اتباع کرنا اور فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اتباع کرو اور اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ قیام رمضان سنت ہے اور کم مقدار ۱۲ رکعات دو دو رکعات پڑھنا پھر وتر پڑھنا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں تھی اور علماء اور سلف صالحین نے بیس تراویح کو جماعت سے مستحب سمجھا ہے اور تین رکعات وتر.... اور دیگر لوگوں نے ۳٦ رکعات تراویح اور وتر کو مستحب سمجھا ہے جیسا کہ الکافی ۱/۲۵٦ میں ہے۔

(نوٹ؛) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٣) قال الامام سلیمان المالکی الباجیؒ المتوفی ٤٧٤ھ ویحتمل امرہم عمرؓ باحدی عشرۃ رکعۃ وامدہم مع ذلک

- قال الامام السمعانی الباجی بالباء المفتوحۃ المنقوطۃ بنقطۃ من تحتہا الجیم المکسورۃ بعد الالف ھذہ النسبۃ الی ثلاثۃ مواضع (الانساب ٢/١٣، ١٤
- قال الحافظ ابن ماکولا - ذو الوزارتین القاضی الامام ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی من باجۃ الاندلس متکلم فقیہ ادیب شاعر رحل الی المشرق - الاکمال ١/٤٦٨
- قال الامام ابو الحسن علی بن بسام - فصل فی ذکر الفقیہ القاضی ابی الولید الباجی من باجۃ الاندلس بلغنی عن الفقیہ ابی محمد بن حزم انہ کان یقول لم یکن لاصحاب المذہب المالکی بعد عبد الوھاب مثل ابی الولید الباجی - طالع الذخیرۃ فی محاسن اھل الجزیرۃ ٣/٩٤ الی ٩٧
- قال الحافظ الذھبیؒ - ابو الولید الباجی الامام العلامۃ الحافظ ذو الفنون القاضی ابو الولید سلیمان بن خلف الاندلسی القرطبی الباجی طالع سیر اعلام النبلاء ١٨/٥٣٥ الی ٥٤٥
- طالع معجم الادباء ١١/٢٤٦ الی ٢٥١ • اللباب ١/١٠٣ • وفیات الاعیان ٢/٤٠٨ و ٤٠٩
- دول الاسلام ٢/٦ • تذکرۃ الحفاظ ٣/١١٧٨ • تتمۃ المختصر ١/٥٧٢، ٥٧٣

- امام سلیمان مالکی باجی متوفی ٤٧٤ھ فرماتے ہیں کہ احتمال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گیارہ رکعات پر امر کیا ہو

- امام سمعانی فرماتے ہیں کہ باجی فتح بار پھر الف بعد میں جیم مکسورہ یہ نسبت تین جگہوں کی طرف ہے۔ الانساب ٢/١٣، ١٤
- حافظ ابن ماکولا فرماتے ہیں ذوالوزارتین قاضی ابوالولید سلیمان بن خلف باجی اندلس کے باجہ سے ہیں اور یہ متکلم فقیہ ادیب شاعر تھے مشرق کو سفر (برائے علم) کیا ... الاکمال ١/٤٦٨
- امام ابوالحسن علی ابن بسام فرماتے ہیں یہ فصل ہے فقیہ قاضی ابوالولید باجی جو اندلس کے باجہ میں سے ہیں۔ مجھے فقیہ ابو محمد ابن حزم سے خبر پہنچی ہے کہ عبدالوھاب کے بعد مالکی مذہب والوں کے لیے ابوالولید باجی جیسا کوئی شخص نہیں تھا۔ مطالعہ کریں الذخیرہ ٣/٩٤ تا ٩٧
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابوالولید الباجی الامام العلامہ الحافظ ذوالفنون القاضی ابوالولید سلیمان بن خلف الاندلسی القرطبی الباجی تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٨/٥٣٥ تا ٥٤٥



بطول القراءة يقرأ القارى بالمئين فى الركعة لان التطويل فى القراءة افضل الصلوة[1] فلما ضعف الناس عن ذلك امرهم بثلاث وعشرين ركعة على وجه التخفيف عنهم من طول القيام[2]

- فوات الوفيات ۲/۶۴ و ۶۵ • البداية والنهاية ۱۲/۱۲۲ و ۱۲۳ • الديباج المذهب ۱/۲۷۷
- النجوم الزاهرة ۵/۱۱۸ • نفح الطيب ۲/۶۲ • تهذيب ابن عساكر ۶/۲۵۰ الى ۲۵۲
- شذرات الذهب ۳/۲۴۴ • كشف الظنون ۱/۱۹، ۲۰، ۴۱۹
- هدية العارفين ۱/۳۹۷ • الرسالة المستطرفة ۲۰۷ • ايضاح المكنون ۸/۲۷
- فهرس الفهارس ۱/۲۱۲

---

[1] ذهب قوم الى ان كثرة الركوع والسجود افضل فى صلوة التطوع من طول القيام والقراءة وعند اخرين طول القيام فى ذلك افضل طالع شرح معانى الآثار ۱/۲۷۶

[2] المنتقى شرح الموطا ۱/۲۰۸

اور ان کو امر کیا طول قرارت سے اور قاری کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے کیونکہ قراءت میں تطویل افضل الصلوٰۃ[1] ہے اور جب اس سے لوگ ضعیف ہوگئے تو ان کو ۲۳ رکعات کا امر فرمایا اور طول قیام کے بدلہ میں یہ تخفیف کی۔ جیسا کہ المنتقی ۱/۲۰۸ میں ہے۔

---

[1] بعض لوگ کہتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ زیادہ کرنا نفل نماز میں بہتر ہے قرارت اور قیام کے لمبا کرنے سے اور بعض کے نزدیک زیادہ کھڑا ہونا بہتر ہے۔ مطالعہ کریں۔
شرح معانی الآثار ۱/۲۷۶

(۴) قال الامام خلیل بن اسحاق بن موسی المالکی المتوفی ۷۶۷ھ تراویح ثلاث وعشرون ثم جعلت ستا وثلاثین ؎

(۵) قال الحافظ ابن حجر العسقلانیؒ: خلیل بن اسحاق بن موسی المالکی وکان یسمی محمدا ویلقب ضیاء الدین سمع من ابن عبد الهادی . . . وکان صینا عفیفا نزها شرح مختصر ابن الحاجب فی ستة مجلدات . طالع الدرر الکامنة ۸۶/۲ • النجوم الزاهرة ۹۲/۱۱
، کشف الظنون ۱۶۲۸/۲ ، ۱۸۳۱ ، ۱۸۴۳ ، ۱۸۵۵ •
، احال فی المعجم علی البستان ۹۶ ، ۱۰۰ • حسن المحاضرة ۲۶۲/۱
، الدیباج ۱۱۵ ، ۱۱۶ • نیل الابتهاج ۱۱۲ ، ۱۱۵

؎ مختصر ابی الضیاء مع الشرح الکبیر ۲۱۵/۱

(۴) امام خلیل بن اسحاق بن موسیٰ مالکی متوفی ۷۶۷ھ فرماتے ہیں ۔ تراویح ۲۳ رکعات ہیں (مع وتر) پھر ۳۶ (برائے تخفیف) بنائی گئیں ہیں جیسا کہ مختصر ابی الضیاء مع الشرح الکبیر ۲۱۵/۱ میں ہے
(۵) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ۔ خلیل بن اسحاق بن موسیٰ المالکی اور نام اس کا محمد تھا اور لقب اس کا ضیاء الدین اور عفیف اور پرہیزگار تھے ۔
اور مختصر ابن حاجب کی شرح چھ جلدوں میں لکھی ہے ۔ مطالعہ کریں الدرر الکامنہ ۸۶/۲
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

(۴) قال العلامة ابی البرکات الدردیر المتوفی ۱۲۰۱ھ[1] فی شرحہ علی مختصر ابی الضیاء. تراویح وہی ثلاث وعشرون رکعۃ بالشفع والوتر کما کان علیہ العمل ثم جعلت فی زمن عمر بن عبد العزیز ستا وثلاثین بغیر الشفع والوتر لکن الذی قد جری علیہ العمل سلفا وخلفا الاول[2]

---

[1] قال العلامۃ اسماعیل باشا البغدادی ... الدردیر احمد بن محمد بن احمد ابی حامد الفقیہ المالکی الشہیر بالدردیر ولد سنۃ ۱۱۲۷ وتوفی ۱۲۰۱ھ له من التصانیف اقرب المسالک الی مذہب مالکؒ فی شرح مختصر الشیخ خلیل طالع ہدیۃ العارفین ۱/۱۸۱ • ایضاح المکنون ۱/۱۱۲، ۲۳۸، ۲۲۹، ۲۳۵، ۲/۶۰۵

---

[2] الشرح الکبیر علی مختصر الامام ابی الضیاء ۱/۳۱۵

• علامہ ابوالبرکات الدردیر المتوفی ۱۲۰۱ھ[1] مختصر ابی الضیاء کی شرح میں فرماتے ہیں۔ تراویح ۲۳ رکعات ہیں شفع اور وتر کے ساتھ جیساکہ آج کل اس پر عمل ہے پھر زمانہ عمر بن عبدالعزیز میں ۳۶ رکعات بغیر شفع اور وتر بنائے گئے ہیں لیکن سلف اور خلف میں عمل اول (۲۳ رکعات) پر جاری ہے جیساکہ الشرح الکبیر ۱/۳۱۵ میں ہے۔

---

[1] علامہ اسماعیل باشا بغدادی فرماتے ہیں۔ الدردیر احمد بن محمد الفقیہ الدردیر کے ساتھ مشہور ۱۱۲۷ھ میں پیدائش اور ۱۲۰۱ھ میں وفات پاگئے ہیں، اس کی تصانیف سے اقرب المسالک الی مذہب مالکؒ شرح مختصر الشیخ خلیل میں ہے، مطالعہ کریں۔ ہدیۃ العارفین ۱/۱۸۱
• ایضاح المکنون ۱/۱۱۲، ۲۳۸، ۲۲۹، ۲۳۵، ۲/۶۰۵

قال العلامة عبدالحی الکتانی. الدردیر هو الشهاب احمد بن محمد الدردیر المالکی شیخ الطریقة الخلوتیة واحد المنسوب لهم التجدید علی رأس المائة الثانیة عشرة من المالکیة وصفه بذلك الشهاب المرجانی فی وفیات الاسلاف. طالع فهرس الفهارس ۱/۳۹۳

احال فی المعجم ۲/۶۷ علی عجائب الآثار ۲/۱۴۷ • الیواقیت الثمینة ۱/۵۶ • جامع الکرامات ۱۵۵

معجم المطبوعات ۸۶۹، ۸۷۱ • الکشاف ۹۲ • کنز الجوهر ۱۲۰

فهرست الخدیویه ۲۰۵، ۳۳۰ ۳۳۹ • ۲/۷۴، ۲۰۳ • ۳/۱۵۴، ۱۶۹ ، ۱۷۲ • فهرست المتیموریة ۳/۹۸ • فهرست دار الکتب المصریة ۲/۲۵، ۵/۱۵۶

علامہ عبدالحی الکتانی فرماتے ہیں الدردیر، یہ احمد بن محمد الدردیر المالکی ہے یہ خلوتیہ طریقہ کا شیخ ہے اور بارہ صدی کے ابتدا میں اس کو تجدید منسوب کی گئی ہے کہ یہ اس صدی کا مجدد تھا اور اس بر اس کو الشہاب المرجانی نے وفیات الاسلاف میں موصوف کیا ہے۔

مطالعہ کریں فہرس الفہارس ۱/۳۹۳

اور

مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔



(۵) قال العلامة محمد بن احمد الدسوقی[۱] المتوفی ۱۲۳۰ھ علی قول ابی البرکات کما کان علیہ العمل - ای عمل الصحابۃ رضی اللہ عنہم[۲]

---

[۱] قال العلامۃ اسماعیل باشا ... الدسوقی - محمد بن احمد عرفۃ المصری المالکی الشہیر بالدسوقی المتوفی ۱۲۳۰ھ ...

طالع ھدیۃ العارفین ۲/۳۵۸ • ایضاح المکنون ۱/۳۱۹ • الاعلام ۶/۲۴۱

• احال فی المعجم ۸/۲۹۲ علی فہرست الخدیویہ ۲/۱۷، ۵۰، ۳/۱۶۱، ۴/۱

• تاریخ اداب اللغۃ العربیۃ ۴/۲۵۶ • معجم المطبوعات ۲/۸۷۵ و ۸۷۶

• فہرس النحو ۱۳۱ • فہرس المنطق ٤ • فہرس مذہب مالک ۸ • تاریخ اداب اللغۃ ۱/۲۷ • عجائب الاثار ٤/۳۳۱

---

[۲] حاشیۃ الدسوقی ۱/۳۱۵ مع الشرح الکبیر

• علامہ محمد بن احمد الدسوقی المتوفی ۱۲۳۰ھ قول ابی البرکات پر فرماتے ہیں ... کما کان علیہ العمل یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل۔ حاشیہ الدسوقی ۱/۳۱۵ مع الشرح الکبیر

یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل تراویح اور وتر کے ساتھ ۲۳ رکعات کا پڑھنا تھا۔

[۱] علامہ اسماعیل باشا فرماتے ہیں الدسوقی - محمد بن احمد بن عرفۃ المصری المالکی جو الدسوقی سے مشہور تھے - اور سن ۱۲۳۰ھ میں وفات پا گئے ہیں -

مطالعہ کریں ھدیۃ العارفین ۲/۳۵۷، ایضاح المکنون ۱/۳۱۹ • الاعلام ۶/۲۴۱

اور مندرجہ بالا حوالجات مطالعہ کریں۔



(٦) قال الشيخ صالح عبد السميع الازهري فی شرحه علی حاشية الامام ابن ابی زيد القيروانی . وكان السلف الصالح وهم الصحابة رضی الله عنهم يقومون فيه ای فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی المساجد بعشرين ركعة وهو اختيار جماعة منهم ابوحنيفة والشافعی واحمد و العمل الان عليه ۱

(٧) وقال الشيخ محمد جمعة المفتش بالمعاهدة الازهرية . والتراويح برمضان وهی عشرون ركعة بعد العشاء غير الشفع والوتر ۲

---

۱ الثمر الدانی فی تقريب المعانی شرح رسالة ابن ابی زيد القيروانی ۳۱۲

۲ الجزء الاول من الكواكب الدرية فی فقه المالكية ۱۱۱

• شیخ صالح عبدالسمیع الازہری امام ابن ابی زید القیروانی کے حاشیہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ سلف صحابہ رضی اللہ عنہم زمانہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مساجد میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ جماعت (ائمہ) کا مختار ہے۔
ان میں سے امام ابوحنیفہ رح، امام شافعی رح، امام احمد ہیں اور آج کل اسی پر عمل جاری ہے جیساکہ ثمر دانی فی تقریب المعانی ۳۱۲ میں ہے۔

• شیخ محمد جمعہ مفتش معاہد ازہریہ فرماتے ہیں تراویح رمضان میں عشار کے بعد بغیر شفع اور وتر بیس تراویح ہیں۔
جیساکہ جزء اول کواکب دریہ ۱۱۱ میں ہے۔

التكملة

فی بیان اقوال الائمة الکرام من المحدثین والفقهاء و العلماء العظام

اعلم یا اخی وفقنی الله وایاك بانی اثبت التراویح عشرین رکعة بالروایات الصحیحة من سنن الخلفاء الراشدین المهدیین وقد استقر العمل علیها فی القرون المفضلة المبشرة بقوله علیه الصلوٰة والسلام. خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم کما رواه البخاری[1]

---

[1] طالع صحیح البخاری ۱/۳۶۲، و ۲/۹۵۱، ۹۸۵، ۹۹۰ م-ب
• سنن الترمذی ۲/۴۵، ۵۴ • الکفایة فی علم الروایة ۴۷ • الاصابة فی تمییز الصحابة ۱/۲
• الاستیعاب لابن عبد البر ۱/۷ • سنن ابی داود ۲/۲۹۲ • منهاج السنة النبویة ۱/۶

(تکملہ) یہ تکملہ ائمہ کرام محدثین اور فقہاء اور بڑے بڑے علماء کے اقوال میں ہے۔

جان لو اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق حق عطا فرماوے کہ میں نے بیس رکعات تراویح خلفاء راشدین سے صحیح روایات کے ساتھ ثابت کی ہیں اور قرون مفضلہ میں اس پر عمل جاری رہا۔ جن کی خوشخبری کی بشارت حدیث میں موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ پھر اس کے بعد پھر اس کے بعد جیسا کہ بخاری ۱/۳۶۲ و ۲/۹۵۱ و ۹۸۵ و ۹۹۰ اور دیگر مندرجہ بالا کتابوں

وفی روایۃ علیکم باصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب[1]
وقد جری العمل علی التراویح العشرین فی زمن الصحابۃ رضی اللہ عنہم والتابعین
والائمۃ المجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ ولذا قال الامام الترمذیؒ واکثر اھل العلم
علی ما روی عن علی وعمر رضی اللہ عنہما وغیرہما من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی وقال
الشافعیؒ ھکذا ادرکت ببلدنا مکۃ یصلون عشرین رکعۃ[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲/۳۹ ، الکفایۃ فی علم الروایۃ ۳۵ للخطیب البغدادی

[2] سنن الترمذی ۱/۹۹

میں حدیث موجود ہے

- اور ایک روایت میں ہے کہ تم پر لازم ہے میرے صحابہؓ کا عمل پھر ان کے بعد کا پھر ان کے بعد کا پھر جھوٹ پھیل جائے گا جیسا کہ ترمذی ۲/۳۹ الکفایہ ۳۵ میں ہے۔

اور بیس تراویح پر عمل کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین میں جاری رہا اس وجہ سے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل العلم اس پہ ہیں جو علیؓ اور عمرؓ وغیرہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے روایت کی گئیں ہیں اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو پایا ہے کہ وہ بیس تراویح پڑھتے تھے۔ سنن ترمذی ۱/۹۹

- وقال الامام علاء الدين ان عمر جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان على ابي بن كعب فصلى بهم كل ليلة ولم ينكر عليه احد فيكون اجماعا منهم على ذلك [1]
- وقال الامام القسطلاني والمعروف هو الذي عليه الجمهور انه عشرون ركعة
- وقال الامام الزيلعي. لنا ما روى البيهقي باسناد صحيح انهم كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب بعشرين ركعة وعلى عهد عثمان وعلي مثله فصار اجماعا [3]
- قال الامام ابن النجيم.. وعليه عمل الناس شرقا وغربا [4]

---

[1] بدائع الصنائع ۱/۲۸۸ [2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۲۶/۳

[3] تبیین الحقائق ۱/۱۷۸ [4] بحر الرائق ۲/۷۲

- امام علاء الدین فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا ان کو ہر رات بیس رکعات پڑھاتے تھے اور اس پر کسی نے انکار کیا تو یہ ان سے بیس تراویح پر اجماع ہوگیا جیسا کہ بدائع الصنائع ۱/۲۸۸
- امام قسطلانی فرماتے ہیں۔ معروف یہ ہے کہ جس پر جمہور علماء ہیں وہ بیس رکعات ہیں ارشاد الساری
- امام زیلعی فرماتے ہیں کہ ہمارے دلیل بیس تراویح کے اثبات کے لئے وہ ہے جو امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ صحابہؓ عمر بن الخطاب کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور زمانہ عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بیس اسی طریقہ سے پڑھتے تھے تو یہ اجماع ہوگیا۔ تبیین الحقائق ۱/۱۷۸
- امام ابن نجیم فرماتے ہیں کہ اسی (بیس رکعات) پر شرقا اور غربا عمل ہے۔ بحر الرائق ۲/۷۲

قال الامام الخوارزمی۔ وما رویناہ هو المشهور بين الصحابة والتابعين ۵
قال الامام ابن عابدین۔ وهو قول الجمهور وعمل الناس شرقا وغربا ۶
وقال الامام النووی وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداود وغيرهم
ونقله القاضی عیاض عن جمهور العلماء ۷

۵ الکفایة ۱/۴۰۷
۶ رد المختار ۱/۵۲۰ ۷ المجموع شرح المهذب ۴/۳۳ و ۳۴

امام خوارزمی فرماتے ہیں کہ یہ جو ہم نے (بیس رکعات) روایت کی ہے یہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے ہاں مشہور ہیں۔ الکفایہ ۱/۴۰۷
امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ یہ جمہور علماء کا قول ہے شرقاً اور غرباً (رد المختار ۱/۵۲۰
امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اسی (بیس رکعات) پر ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمدؒ اور داؤدؒ وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاض نے جمہور سے یہ قول نقل کیا ہے۔
المجموع ۴/۳۳ و ۳۴



- قال الامام الشعرانیؒ. واستقر الامر علی ذلک فی الامصار [1]
- قال الامام الحصنیؒ واجمع الصحابۃ معہ علی ذلک [2]
- قال الامام ابن قدامۃ (بعد بیان الادلۃ) وھذا کالاجماع واجمع علیہ الصحابۃ فی عصرہ [3]
- قال الامام المرداویؒ ھکذا قال اکثر الاصحاب [4]
- قال شیخ الاسلام ابن تیمیۃؒ ... وھو الذی یعمل بہ اکثر المسلمین [5]
- قال الامام سلیمانؒ عشرون رکعۃ فی قول اکثر العلماء [6]

---

[1] کشف الغمۃ ۱/۱۴۶ و۱۴۷ [2] کفایۃ الاخیار ۱/۱۷۲
[3] المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹ [4] الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف ۲/۱۸۰
[5] مجموع فتاوی شیخ الاسلام ۲۲/۲۷۲ [6] ھامش المقنع ۱/۱۸۷

- امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اس (بیس تراویح) پر تمام شہروں میں عمل جاری رہا کشف الغمہ ۱/۱۲۶
- امام حصنیؒ فرماتے ہیں صحابہؓ نے اجماع کیا ہے بیس تراویح پر، کفایۃ الاخیار ۱/۱۷۲
- امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے اور اپنے زمانہ صحابہؓ نے اس پر اجماع کیا ہے المغنی ۱/۷۹۹
- امام مرداوی فرماتے ہیں کہ اس پر اکثر اصحاب ہیں، الانصاف ۲/۱۸۰
- شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس پر اکثر مسلمانوں کا عمل رہا ہے مجموع فتاوی شیخ الاسلام ۲۲/۲۷۲
- امام سلیمان فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں ھامش المقنع ۱/۱۸۷

قال الامام ابن علان وهی عندنا عشرون رکعة بعشر تسلیمات کما اطبقوا علیه ٧ه

قال شیخ الاسلام ابن عبد البر استحب جماعة من العلماء والسلف الصالحین بالمدینة عشرین رکعة ٨ه

قال الامام الدردیر .... جری علیہ العمل سلفا وخلفا ٩ه

قال الامام الدسوقی ... ای عمل الصحابة رضی اللہ عنہم ١٠ه

٧ه دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ٦/٣٦٠

٨ه کتاب الکافی فی فقہ اہل المدینة ١/٢٥٦

٩ه الشرح الکبیر علی مختصر الامام ابی الضیاء ١/٣٠٥

١٠ه حاشیة الدسوقی ١/٣١٥

- امام ابن علان فرماتے ہیں کہ یہ تراویح ہمارے نزدیک بیس تراویح دس سلاموں کے ساتھ ہیں جیسا کہ ان کا اس پر اتفاق ہوا ہے دلیل الفالحین ٦/٣٦٠
- شیخ الاسلام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ علماء اور سلف صالحین کی جماعت نے مدینہ میں بیس۲۰ رکعات تراویح مستحب سمجھا ہے ۔ کتاب الکافی ١/٢٥٦
- امام ابن دردیر فرماتے ہیں اس پر سلفاً اور خلفاً عمل جاری رہا الشرح الکبیر ١/٣٠٥
- علامہ دسوقی فرماتے ہیں اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل رہا ۔ حاشیة الدسوقی ١/٣١٥

- قال الامام على القاريؒ اجمع الصحابة على ان التراويح عشرون ركعة [1]
- قال العلامة الجنجوهيؒ قال ابن عبد البر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الكوفيون والشافعيؒ والفقهاء وهو الصحيح عن ابی بن کعب من غير خلاف من الصحابة رضى الله عنهم [2]
- وقال الامام شيخ شيخنا المحدث كشميريؒ لم يقل احد من الائمة الاربعة باقل من عشرين ركعة فى التراويح واليه جمهور الصحابة رضى الله عنهم [3]
- وقال شيخ شيخنا المفسر حسين علىؒ فهذا كالاجماع من غير نكير منكر [4]
- قال الشيخ الازهرى وهو اختيار جماعة منهم ابو حنيفة والشافعى احمد والعمل الآن عليه [5]

---

[1] مرقاة المفاتيح لشرح مشكوٰة المصابيح ۱۷۵/۲ [2] فتاوى رشيديه ۹۲
[3] العرف الشذى ۳۰۹

- امام ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں جیساکہ مرقاۃ ۱۷۵/۲ میں ہے
- علامہ جنجوہیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ یہی (بیس رکعات کا قول) جمہور علماء کا ہے اور اسی پر کوفیوں اور شافعیؒ اور فقہاء قائل ہیں اور یہی ابی بن کعبؓ سے صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اس کا کوئی مخالف نہیں۔ جیساکہ فتاوی رشیدیہ ۹۲ میں ہے
- اور ہمارے استاد کا استاد محدث کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ بیس تراویح سے کم پر کسی ایک امام نے ائمہ اربعہ سے قول نہیں کیا ہے اور اس پر جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جیساکہ العرف الشذی ۳۰۹ میں ہے
- اور ہمارے استاد کا شیخ مفسر حسین علیؒ فرماتے ہیں کہ بغیر انکار کرنے کے یہ بمنزلہ اجماع ہے جیساکہ تحریرات حدیث ۸۹/۱ میں ہے۔
- اور شیخ ازہریؒ فرماتے ہیں کہ یہ (بیس تراویح) اختیار کردہ جماعت ہیں ان میں سے ابو حنیفہؒ الشافعیؒ اور احمدؒ ہیں اور آج کل اسی پر عمل ہے جیساکہ الثمر الدانی ۲۰۲ میں ہے

وقال العلامة عبد الرحمن الجزريؒ .. وقد بين فعل عمر رضي الله عنه ان عددها عشرون ركعة حيث انه جمع الناس اخيرا على هذا العدد في المسجد ووافقه الصحابةؓ على ذلك ولم يوجد لهم مخالف ممن بعدهم من الخلفاء الراشدين وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ [1]

- وقال الشيخ المحقق عبد الله بن زيد رئيس المحاكم الشرعية لامشاحة في زيادة عدد الركعات الى عشرين ركعة مع اختصار القيام والركوع والسجود كما عليه عمل ائمة المذاهب [2]
- وقال الشيخ العلامة ابن حجر قاضي المحكمة الشرعية — وصح ان الناس كانوا يصلون على عهد عمرؓ وعثمانؓ وعليؓ عشرين ركعة وهو رأي جمهور الفقهاء من الحنفية والحنابلة وداود (ثم ذكر ما قال الامام الترمذي) [3]

85

[1] كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ١/٣٤١ - [2] مجموعه رسائل ١/٥٢٠ و ٥٢١ - [3] الاجوبة الجلية مكتبة السلفية لكهنو

علامہ عبد الرحمن الجزری فرماتے ہیں عمل عمر رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے بعد تراویح کی عدد بیس رکعات ہیں کہ آپ نے مسجد میں لوگوں کو اسی عدد (بیس رکعات) پر جمع کیا اور آپ کے ساتھ صحابہ متفق تھے اور ان سے

کوئی خلفائے راشدین سے مخالف نہ تھے اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے میری سُنّت اور خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اس کو داڑھوں سے مضبوط پکڑے رہو جیسا کہ کتاب الفقہ ۱/۳۴۱ میں ہے۔

- شیخ علامہ محقق عبد اللہ بن زید رئیس المحاکم الشرعیہ فرماتے ہیں کہ کوئی فکر نہیں کہ تراویح کی عدد بیس رکعات تک کریں اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں اختصار کریں جیسا کہ اس مذاہب کے ائمہ کرام ہیں مجموعہ رسائل ۱/۵۲۰ و ۵۲۱
- شیخ علامہ ابن حجر قاضی محکمہ شرعیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے زمانہ میں لوگ (صحابہؓ) بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ احناف اور حنابلہ کے جمہور فقہاء کی رائے ہے بعد داود (پھر امام ترمذیؒ کا قول ذکر کیا ہے

اجوبۃ ہندیہ ۸۵

Scanned by PDFer

• وقال العلامة السيد السابق وصح ان الناس كانوا يصلون على عهد عمرؓ وعثمانؓ وعليؓ عشرين ركعة وهو رأي جمهور الفقهاء من الحنفية والحنابلة وداود قال الترمذي واكثر اهل العلم على ما روي عن عمر وعلي وغيرهما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي وقال هكذا ادركت الناس بمكة يصلون عشرين ركعة [1]

• قال الدكتور مصطفى وغيره من العلماء وهي عشرون ركعة بعشر تسليمات [2]

---

[1] فقه السنة ۱/۲۰۶

[2] نزهة المتقين شرح رياض الصالحين ۱/۸۴۵

اور علامہ سید سابق فرماتے ہیں کہ یہ صحیح بات ہے کہ صحابہؓ زمانہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ جمہور فقہائے احناف اور حنابلہ اور داؤد کا قول ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں جو عمرؓ اور علیؓ وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعات ہیں اور یہ قول ثوریؒ اور ابن المبارک اور شافعیؒ کا ہے اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح مکہ میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔
فقہ السنۃ ۱/۲۰۶

ڈاکٹر مصطفیٰ وغیرہ علماء فرماتے ہیں۔ کہ یہ بیس رکعات دس سلاموں کے ساتھ ہیں جیسا کہ نزہۃ المتقین ۱/۸۴۵ میں ہے۔



هذه اقوال الائمة الاعلام من الاحناف والشوافع و
الحنابلة والمالكية تنادى باعلى نداء بان عدد التراويح
عشرين ركعة ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين
رضى الله عنهم وقد صرحوا بان المشهور فى الصحابة والتابعين و
الائمة المجتهدين كان العمل بالعشرين وعليه كان العمل
شرقا وغربا وعليه جرى عمل السلف الصالحين فهذا كالاجماع
من غير نكير منكر ومع هذه التصريحات اجترأ الشيخ الالبانى وقلد
محمد بن اسماعيل الصنعانى المتوفى سنة ١١٨٢ھ صاحب سبل السلام وقلد عبد الرحمن
المباركفورى المتوفى سنة ١٣٥٣ھ صاحب تحفة الاحوذى وقال ان عدد
العشرين فى التراويح بدعة بحوالة سبل السلام ... وقال الالبانى ليس فى البدعة
ما يمدح بل كل بدعة ضلالة رسالة صلاة التراويح ٨٠
فيعلم من قول الالبانى بان من يصلى التراويح عشرين ركعة فهو مبتدع ضال
لان قيام المبدأ بالشيء علة لحمل المشتق عليه فالالبانى يفتى بضلالة
الخلفاء الراشدين والائمة المجتهدين والتابعين والفقهاء من المذاهب الاربعة
فكيف ينكر عن التصريحات المردودة

خبردار یہ اقوال ائمہ اعلام احناف وشوافع اور حنابلہ اور مالکیہ کے بلند آواز سے پکارتے ہیں کہ
بیس رکعات کا عدد خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت سے ثابت ہیں اور اس پر تصریح
کی ہے کہ صحابہؓ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے عہد میں بیس رکعات پر عمل کرنا مشہور تھا اور اسی پر شرقاً اور
غرباً عمل جاری رہا... اور اسی پر سلف صالحین کا عمل بغیر انکار منکر کے رہا ہے اور ان تصریحات
کے باوجود شیخ البانی نے اتنی جرأت کی ہے کہ محمد بن اسماعیل صنعانی متوفی ١١٨٢ھ صاحب سبل السلام
اور عبدالرحمن المباکفوری متوفی ١٣٥٣ھ صاحب تحفۃ الاحوذی کی تقلید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بیس
تراویح پڑھنا بدعت ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بدعت میں کوئی ایسی ممدوح چیز نہیں بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔
رسالہ صلوٰۃ التراویح ۸۰
تو البانی کے قول سے معلوم ہوا کہ جو حضرات بیس رکعات پڑھتے ہیں تو وہ مبتدع گمراہ ہیں کیونکہ مبدأ کا قیام کسی شی کے ساتھ علت ہے
مشتق کے حمل کیلئے اس بنا پر تو البانی خلفائے راشدین اور ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذاہب کے فقہاء پر گمراہی کا فتویٰ لگا
رہے ہیں اور یہ ان تصریحات مردودہ کے بارے میں کیسا انکار کرتا ہے۔

فی رسالته یو بانهم زادوا علی ذلك فاتهمونا بلعن السلف جميعا وكذلك المكر فی ۳۵ ولما كان عدد التراويح عشرين ركعة بدعة ضلالة عند الالبانی فالخلفاء الراشدون كانوا فاعلين لهذه البدعة الضلالة وان لم يثبت عنهم فی ظن الالبانی فلا شك ولا مرية بان الائمة المجتهدين والتابعين وفقهاء المذاهب الاربعة والمحدثين كانوا فاعلين لهذه البدعة الضلالة عند الالبانی لانه لا يمكن له الانكار عن التراويح العشرين عنهم فهل هو اتهام او اقرار بتضليلهم وانحرافهم عن الصراط المستقيم.

والعجب على تجاهل الالبانی بانه لا يعتمد على الائمة المجتهدين ولا على التابعين ولا على المحدثين ولا على فقهاء المذاهب الاربعة

کر سکتا ہے کہ لوگ مجھ کو طعن سلف پر متہم کرتے ہیں اور اسی طرح ۳۵ میں انکار کیا ہے اور جب بیس تراویح پڑھنا البانی کے نزدیک گمراہی ہے تو خلفائے راشدین ابن بدعت اور گمراہی کو کرنے والے تھے اگر البانی کے نزدیک ان سے ثابت نہ ہو تو اس میں شک وشبہ نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذاہب کے فقہاء اور محدثین تو تمام اسی بدعت کے کرنے والے تھے البانی کے نزدیک کیونکہ البانی تو اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ تمام حضرات تو بیس رکعات پڑھنے والے تھے تو یہ اتہام ہے یا یہ تصریح ہے ان کی گمراہی اور صراط مستقیم سے انحراف پر۔

اور البانی کی جہالت پر تعجب اس بات پر ہے کہ یہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور محدثین اور چاروں مذاہب کے

بل يقلد المباركفوري والصنعاني ولذا قال لا اجماع على العشرين لقد تبين لنا من التحقيق السابق ان كل ما روى عن الصحابة فى انهم صلوا التراويح عشرين ركعة لا يثبت منه شئ فى ادعاء البعض ان الصحابة اجمعوا على ان التراويح عشرون ركعة مما لا يعول عليه لانه مبنى على الضعيف وما هو مبنى على الضعيف فهو ضعيف ولذلك جزم العلامة المباركفورى فى التحفة ۲/۷٦ انها دعوى باطلة ويؤيده انها لو كانت صحيحة لم يجز لمن بعدهم

فقہاء پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ مبارکپوری اور صنعانی کی تقلید کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ بیس رکعات پر اجماع نہیں اور کہتے ہیں کہ سابقہ تحقیق سے واضح ہوگیا کہ جو صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعات پڑھتے تھے ان میں سے کوئی ثابت نہیں کہ بعض دعوٰی کرتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اس پر اعتماد نہیں کیونکہ یہ ضعیف قول پر مبنی ہے اور جو ضعیف پر مبنی ہو تو وہ بھی ضعیف ہے اسی وجہ سے مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی ۲/۷٦ میں بیان کیا ہے کہ یہ دعوٰی (اجماع) باطل ہے اسی کی تائید اس سے معلوم ہوتی ہے کہ اگر یہ دعوی صحیح ہوتا تو پچھلے لوگوں کے لئے

ان يخالفوهم (رسالة الالبانى ٧٢) اقول لما تبين مما سبق بان عدد التراويح
عشرين ركعة ثابتة عن الخلفاء الراشدين بالروايات الصحيحة و
عمل عليها الصحابة والائمة المجتهدون والتابعون والمحدثون
وفقهاء المذاهب الاربعة فادعاء العشرين مبنى على دليل قوى وما
هو مبنى على القوى فهو قوى فادعاء العشرين قوى لا يخالفه الا غوى
ولا يقدر الالبانى واتباعه ومتبوعوه باثبات قول واحد من الائمة المجتهدين
والتابعين وفقهاء المذاهب الاربعة بانهم قالوا بكون عدد التراويح عشرين
ركعة بدعة ضلالة واما الصنعانى والمباركفورى فلا يصلون الى كعب
هؤلاء الائمة الاعلام فمن يدعى عدد التراويح عشرين ركعة فهو
قول صحيح وخلافه امر قبيح

فمن يصلى التراويح عشرين ركعة فهو عامل بسنن الخلفاء الراشدين المهديين
والعامل بها عامل بسنة سيد المرسلين لانه عليه الصلوة والسلام قال
عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

مخالفت ان سے جائز نہ تھی رسالہ البانی ۷۲
میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ ماسبق سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بیس رکعات کا پڑھنا خلفائے راشدین
سے صحیح روایات کے ساتھ ثابت ہے اور اسی پر صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین اور تابعین اور محدثین اور
چار مذہب کے فقہاء نے عمل کیا ہے تو بیس رکعات پڑھنے کا دعوی دلیل قوی پر مبنی ہے اور جو قوی
پر مبنی ہو تو وہ بھی قوی ہوتا ہے تو بیس رکعات پڑھنے کا دعوی قوی ہے اور اس کی مخالفت بے وقوف
کے سوا کوئی نہیں کرتا ۔۔ اور البانی اور اس کے تابع اور متبوع تمام کی یہ طاقت نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور
تابعین اور چار مذہب کے فقہاء سے کسی کا قول ثابت کریں کہ انہوں نے کہا ہو کہ بیس رکعات پڑھنا
بدعت اور گمراہی ہے اور مبارکپوری اور صنعانی تو ان بڑے علماء کرام کے ٹخنوں کو بھی نہیں پہنچے تو بیس
رکعات تراویح کا قول کرنے والا قول صحیح ہے اور اس کا خلاف کرنا قول قبیح ہے ۔ تو جو بیس رکعات
پڑھتے ہیں تو یہ خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کے تابعدار ہیں اور اس پر عمل کرنا سنت
سید المرسلین پر عمل کرنا ہے ۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین
جو ہدایت یافتہ ہیں، کی سنت کی تابعداری لازم ہے ۔

فالمنكرون الملعون الملزمون الطاعنون على الذين يصلون التراويح عشرين ركعة خيرٌ ام العابدون الراكعون الساجدون القائمون فی شهر رمضان بالعشرين [1]

اقول كما قيل

كلام الله عزوجل قولی — وماصحت به الاثار دينی

وما اتفق الجميع عليه بدأ — وعودا عن حق مبين

فدع ما صدعن هذا وخذها — تكن منها على حق مبين

---

[1] اعلم ان مقصودنا بالتراويح اللتی هی مشتملة على الخشوع والطمانية فی الركوع والسجود وليس المراد منها مايفعلها بعض ائمة المساجد فی عشرة دقائق لان هذه ملاعبة بالدين

تو جو لوگ بیس تراویح سے منکر ہیں اور بیس تراویح پڑھنے والوں پر طعن در الملام لگاتے ہیں یہ بہتر ہیں یا وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں اور رکوع اللہ سجود کرتے ہیں اور ماہِ رمضان میں بیس رکعات پڑھتے ہیں [1]

میں کہتا ہوں جیسا کہ کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام میرا قول ہے — اور جس پر صحیح آثار وارد ہیں وہی میرا دین ہے

اور جس حق پر ابتدا اور اخیر میں اتفاق کیا ہو — وہی میرا دین ہے

اور اس سے منع کرنے والے سے اعراض کر اور یہی سیدھی راہ پکڑ تو تم حق واضح پر ہو گے۔

---

[1] جان لو کہ ہمارا مقصود بیس تراویح سے وہ بیس رکعات تراویح ہیں جو خشوع اور رکوع اور سجدہ کی تعدیل پر مشتمل ہو اور اس سے ہمارا وہ بیس تراویح مراد نہیں جو بعض ائمہ مساجد دس منٹ میں پڑھاتے ہیں کیونکہ یہ دین کے ساتھ کھلونا ہے اور ان اماموں کا سوائے صد وفطر



وليس مقصودهم الا حصول صدقات الفطر فماربحت تجارتهم
وماكانوا مهتدين۔
ولاشك ان اداء ثمان ركعات مع الخشوع والطمانية افضل من هذه الواجبة
فى العشرين تدبر

حاصل کرنے کے سوا کوئی غرض نہیں ہوتی ہے اور ان کی تجارت کامیاب نہیں
اور یہ ہدایت پانے والے نہیں اور اس میں شک نہیں کہ آٹھ رکعات خشوع
اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا یسے بیس رکعات کمکرنے سے بہتر ہے ۔

Scanned by PD

الجزء الاول